

علاج المبوہ نشی

جس میں

گائے۔ میل بھینس وغیرہ کے اقسام اور طریق پرورش
بیان کرنے کے ساتھ ان کے بڑے بڑے امراض

اور ضروری علاج قلمبند کیئے گئے ہیں

کارخانہ پکشیہ اخبار لاہور میں مرتب ہو کر

پہلی مرتبہ ۱۹۰۴ء میں

کارخانہ پکشیہ اخبار لاہور کے خادم اعلیٰ سٹیم پریس میں

منشی محمد عبدالعزیز منبر کے ہتھامہ درج ہے

علاج الموشی

دیباچہ

دستان کی اسی فیصدی آبادی کا مدار زمین کی پیداوار پر ہے اور پیداوار زیادہ تر ایسی آبپاشی پر منحصر ہے جو موشی سے کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں موشی قلبہ رانی گاڑیوں میں جوتے اور بوجھ لاہنے کے کام آتے ہیں۔ کھلیان کو کچل کر غلہ نکالتے ہیں۔ گلے اور بھینس کا دودھ اور کھن سب لوگوں کی غذا میں کام آتا ہے۔ غرض انکا چڑھ اور گوبر تک نہایت کارآمد چیزیں ہیں مگر جب تک ہندوستان کا دار و مدار کمیتی باڑی پر ہے اسوقت تک تو موشی ہمارے لئے نہایت کارآمد چیز ہیں۔

اس لئے کقدر ضروری ہے کہ موشی کی پرورش اور علاج معالجہ سے عام لوگ اور خصوصاً زراعت پیشہ لوگ واقف ہوں۔ اس رسالہ میں ہندوستان کے ہر حصہ کی سیلوں کی مشہور نسلوں کا ذکر کر کے ان کی صحت کے زمانہ کی پرورش اور نگہداشت اور بیماری زمانہ کا علاج تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب عوام الناس کیلئے مرتب کی گئی ہے اس میں علمی اصطلاحات کو دخل نہیں دیا گیا۔ بلکہ نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں اسے لکھا گیا ہے۔ جو یقین ہے کہ جن لوگوں کے لئے اسے مرتب کیا گیا ہے انہیں مفید معلوم ہوگی۔

محبوب عالم۔ پبلیشر
۶۔ نومبر ۱۹۳۳ء

باب اول

ہندوستان و انگلستان کے مشہور و معہ

نسل کے موشی

اس سے پہلے کہ موشیوں کے پالنے اور رکھ رکھاؤ کی ہدایات بیان کی جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اصلاخ کے موشیوں کی صورت شکل جسمانی ساخت اور طرز زندگی کو بیان کر دیں تاکہ گلے پالنے والے عمدہ قسم کے جانور خرید کر پرورش کریں اور نفع خاطر خواہ اٹھائیں۔

میوہ

فی الواقعہ خاص میوہ کے موشی سبک خرامی چالاکی مضبوطی اور سختی برداشت کرنے میں عظیم المثال ہیں قوی الجھڑ۔ طبیعت کے نیز ۱۲ سے ۱۵ ہفتہ تک طویل چوڑی مضبوط گردن پر تپتا ہوا سر نہایت خوبصورتی سے رکھا ہوا جس میں بڑی بڑی ابھری ہوئی سرخ چمکدار آنکھیں مثل انگارہ۔ متوسط کبھ سیدھی کمر اور پیٹی دم کشادہ سینہ گول سیدھی صاف اور گھلی ہوئی ٹانگیں ملائم کھال جس پر چھوٹے چھوٹے نرم بال ہوتے ہیں اس کی خوشنما کی کا ثبوت ہیں اور دو فینٹ سے تین فینٹ لمبے شاندار سینگ۔ نیم۔ تھوکتی اور چشم بزمگ سیاہ اسکی بہادری اور آن بان کو دوبالا کرتی ہیں۔ قدرتی تند خوئی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو گا کہ گائے تک کے ناتھ ڈالی جاتی ہے جب قابو میں آتی ہے پھر بھی نرمی اور مہربانی کا برتاؤ نیکیا جاوے اور گوالہ سختی و درستی سے کام لے تو قابو میں آنا دشوار۔

معمولی بیل کی جوڑی ستر روپیہ سے ڈیڑھ سو تک۔ اور اعلیٰ درجے کے بچڑوں کی جوڑی تین سو روپیہ تک۔ اور چھٹی گائے ۳۵ سے ستر روپیہ تک فروخت ہوتی ہے۔

میسور کے علاقہ میں مشہور اور معروف مویشی امرت محل۔ مید سواران۔ اور کن کن بالی کے ہیں لیکن عام طور پر انھیں کے دو غلی نسل کے جانور کثرت سے ملتے ہیں چنانچہ امرت محل کے حالات بوجہ دلچسپ اور تاریخی واقعہ ہونے کے بیان کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔

کہتے ہیں کہ قدیم زمانے میں راجگان میسور نے گنور کھٹنا کے خیال کو مذہبی اور مقدس جانکر ایک وسیع دول فریب مرغزار جو مویشی کی ضروریات و زندگی سے پُر تھا وقف کر دیا جس میں یہ جانور مدت دراز تک آزادانہ زندگی بسر کرتے رہے نہ وہاں کسی شکاری کا خدشہ تھا نہ جوتی درندہ جانور کا خطرہ قدرتی تسنہ زار میں چہرتے پھرتے اور خوش زندگی بسر کرتے ہاں گو سالہ میں کچھ مادہ گاؤں و وڈوں کے لئے پالی جاتی تھیں۔ لیکن جب حیدر علی نے تخت میسور کو رونق بخشی اور تاج شاہی زیب سر کیا تو اس محکمہ سے ہنایت مفید اور ضروری کام یہاں یعنی تہ چٹاکی سے گائے بیل منگا کر اور میسور کے جانوروں سے ملا کر وہ عمدہ تسلیں حاصل کیں جو بنام ہلیکار مشہور اور تمام محکموں میں اعلیٰ درجے کی خیال کیجاتی ہیں پھر انکو توپ کشی اور جنگی اسباب بار برداری کے لئے سدا یا چنانچہ نتیجہ حب مراد حاصل ہوا جسے کہ تاریخوں میں اس نسل کی جیتی و چالاکی و تیز روی کی بہت سی مثالیں مندرج ہیں مثلاً چیلیمبرم کا محاصرہ توڑنے کے لئے خود حیدر علی نے صرف ڈھائی روز میں سو میل سفر کیا اور بحالت شکست اپنی اتواب کو ہمیشہ دشمنوں سے صاف نکال لے گیا۔ اسی طرح ٹیپو سلطان نے بیدر کے چھڑنے کے لئے جزیرہ نکا کو ایک ماہ کے عرصہ میں غور کر لیا اور اکثر دوروز میں ۱۳ میل سے کم سفر نہیں کیا۔ تیز ایک موقع پر جنرل پریملر نے ۲۵ دن

میں ۳۶ میل راستہ طے کیا۔ بعد فتح سرنگا پٹم کمپنی بہادر نے امرت محل کا انتظام راجہ صاحب کے اختیار میں دیا لیکن وہ جلد خراب ہو گیا اور جس مقصد کے لئے حیدر علی بادشاہ اور ٹیپو سلطان نے اس کو درت کیا تھا بالکل مفقود ہو گیا ناچار ۱۳۸۷ھ میں گورنمنٹ انگریزی نے ۱۰۹۱۴ راس موشی جو راج کو دئے تھے واپس لے لئے اور تین ہی سال کے عرصہ میں زیر اہتمام کمپن ہاری صاحب اُن کی تعداد ۱۴۳۹۹ راس موشی تک پہنچ گئے اور ۹۰۰ راس بلی جو کسر میٹ کی بار برداری کے لئے بھیجے گئے وہ علیحدہ تھے ۱۳۸۷ھ میں اُن کی مقدار دُگنی ہو گئی۔ اُن کے تیس لگے بلاتر تیب مقرر تھے جن میں کم از کم دو صد راس اور زائد ۷۰۰ راس موشی تھے جو ملک کے مختلف حصوں میں چرائی کے لئے بلحاظ موسم تقسیم کئے گئے تھے اور فیصدی راس پر دو ملازم گڈرئے مقرر تھے۔

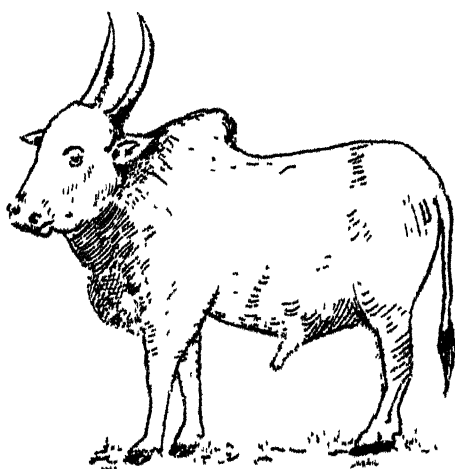
امرت محل میں تین قسم کے موشی بلیکار۔ ہلکوا دی۔ اور چتیلدرگ کے شامل ہیں اور بآسانی دیگر ہندی نسلوں سے بوجہ اپنی خوبصورت شکل اُن وہاں دھوڑے سینہ پہچانے جاتے ہیں۔ انکا قد ۵۰ سے ۵۳۔ اچھے تک بلند ہوتا ہے جوڑی اور لمبی گردن سڈول بھرا ہوا جسم مضبوط اعضاء چوڑا سینہ تیز رفتاری و چالاکی اودنے صفات ہیں۔ مادہ کا عام رنگ سفید لیکن زردی اگی اور پچلی ٹانگوں پر نیلگوں دہتے ضرور ہوتے ہیں اور ایک قسم میں تمام جسم رنگین بھی پایا جاتا ہے اگرچہ اس کو کم درجہ میں شمار کرتے ہیں گلے سیر بھر سے کچھ زائد دودھ دیتی ہے کچھ دن بھر مان کے ساتھ رہتا ہے لیکن شب کو گڈرئے کی سپردگی میں جب تک کہ پورے تین ماہ کا نہو جائے اور خود چرچک کر اپنا پیٹ بھر کے موسم سرما میں چارہ بکثرت ہوتا ہے اس لئے پانچ ماہ کے عرصہ میں اس کا دودھ چھڑا کر لپچے سے اچھے سرسبز چراگاہ میں جو قریب ہو چھوڑ دیتے ہیں اور سبز چارہ کے علاوہ کوئی شے نہیں کھلاتے۔

بچھیا ساڑھے تین سال سے چار سال کی عمر میں گیا بھن ہونیکے قابل ہو جاتی ہے اور چھ سات بار بچہ دیتی ہے بچھرا پانچ سال کا گیا بھن کرنے کے لایق سمجھا جاتا ہے اور دس سال تک اس قابل رہتا ہے تعجب کی بات ہے کہ گلوں میں نر اور مادہ بچے بمقدار مساوی پیدا ہوتے ہیں پانچ مادہ کے بعد سے ۱۲ ماہ کے اندر اندر بچھروں کو ماہ نومبر میں اکثر خضی کرتے ہیں کیونکہ کم عمر میں اس عمل سے بہترین نتیجہ حاصل ہوتا ہے اور موسم سرما میں زخم بھی جلد مندمل ہوتا ہے چار سال بعد گلہ سے علیحدہ کر کے انکو سدھاتے ہیں اور پانچویں سال سے بار برداری وغیرہ کا کام لینا شروع کرتے ہیں سات سالہ اپنی پوری جوانی پر ہوتا ہے اور بارہ برس تک خوب مضبوط رہتا اور پندرہ برس تک اچھی طرح کام دیتا ہے لیکن پھر بوڑھا اور کمزور ہو کر اکثر ۱۵ سال کی عمر میں مر جاتا ہے اس نسل کے مویشی چراگاہ میں قدرتی طور پر رہتے ہیں ان کے واسطے کوئی سایہ دار یا محفوظ مکان نہیں بنایا جاتا ہے وہ بڑے تیز مزاج ہوتے ہیں غیر آدمی بلا مدد گڈ ریٹے کے ان کے پاس پسٹکنے نہیں پاتا۔

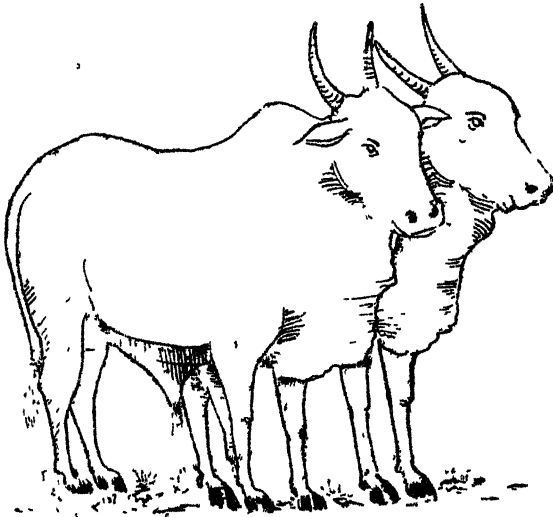
ان کے سدھانے اور بار برداری کے لایق بنانے کو چند ماہ چاہئیں اس وحشی حالت سے ان کو پکڑنا بھی دشوار امر ہے چنانچہ جب بزرگاؤ تین سال کے ہو جاتے ہیں تو اول اول ان کو ہٹکا کر ایک مضمونی احاطہ یا گیر میں لیجاتے ہیں جو خاص اسی کام کی واسطے بنایا جاتا ہے اور اس کے ایک گوشہ میں دوسرا چوکور گھیر ہوتا ہے جس کا ہر ایک ضلع ہافٹ کا اور فٹ کی اونچی بنلیاں اس کی دیوار کو بناتی ہیں بمشکل بچھروں کو گھیر گھیر کر اس مربع میں لے آتے ہیں اور دروازہ بند کر کے سدھانے والا ایک بلی پر چڑھ کر بچھرے کے سینگوں میں پھندا ڈال کر دوسرا سرائن ادیموں کو دیدیتا ہے جو احاطہ کے باہر اسی مطلب کے لئے مستند اور متعین رہتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ ہیندا پڑے ہوئے جانور کی رستی کینچے رہیں جو دو بلیوں کے درمیان کی چھری سے

سدھانے والا باہر کی طرف پھینک دیتا ہے پھر سدھے ہوئے بیڑوں کو احاطہ میں لا کر ایک ایک بچھڑے کی گردن کے ساتھ باندھ کر رستی ڈھیلی کرتے ہیں اسوقت وہ وحشی جانور بھاگنے کی سخت کوشش کرتا ہے لیکن رستی کا پھندا جو اس کے سینگوں میں اسوقت تک بند ہوتا ہے اسکو اپنے ارادہ سے باز کرتا ہے پھر خاص خاص اوقات پر جنگل میں مضبوط پلیٹوں سے یا درخت کے ٹہنوں سے جو اسی مطلب کے لئے نصب کر دیتے ہیں وحشی جانور کو باندھ دیتے ہیں اور اس کے گلے میں ایک رستی بھی ڈال دیتے ہیں دو روز کے عرصہ میں وہ اپنی کوشش فراری میں ناکامیاب ہو کر اور اپنے سدھے ہوئے بیل کو ہر وقت دیکھ کر کچھ کمزور ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی وحشت بھی کم ہو جاتی ہے۔

میوہ کا نرگاؤ از امرت محل



توپخانے کے زگاؤ از نسل ہانسور



میڈسواران

یہ نسل بیگیری رنگن کی پہاڑیوں اور جنگل سے جو سلطنت میسور کی سرحد پر واقع ہیں لائی جاتی ہیں۔ امرت محل کے جانوروں سے زیادہ لمبے لیکن ڈھیلے ڈھالے بدن کے بہاری اور سست ہوتے ہیں مگر ہلکار کے مویشیوں کے ساتھ جوڑا ملانے سے اچھی نسل پیدا ہوتی ہے گاڑی میں جوتے مل چلا وغیرہ میں خوب مدد دیتی ہے اور اس علاقے میں عام طور سے گاڑیوں میں یہ جوتے جاتے ہیں۔

کن کن مالی

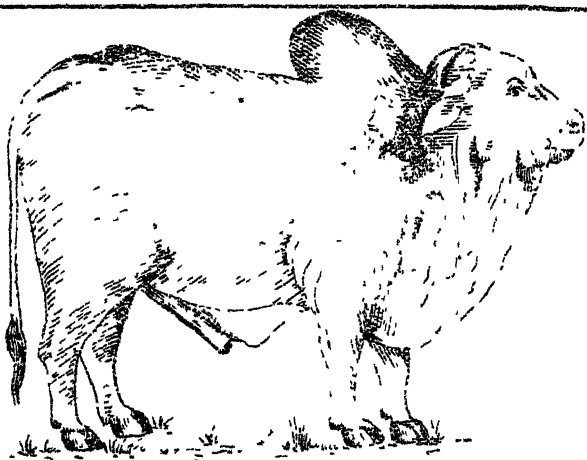
میسور کے جنوب مشرقی علاقہ میں عام طور پر اس نسل کے مویشی بہت ملتے ہیں یہ امرت محل کے جانوروں سے قد میں چھوٹے چوڑی پیشانی اور موٹے سینک کے سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور باقی عادات و خصائل

میں میڈسواران کے موشی سے مشابہ ہوتے ہیں۔ مادہ گاؤاگزیر بھر سے تین سیر تک روزانہ دودھ دیتی ہیں اور بچھڑے باوجود نائے ہونے کے اپنی جسامت سے زیادہ کام کرتے ہیں۔

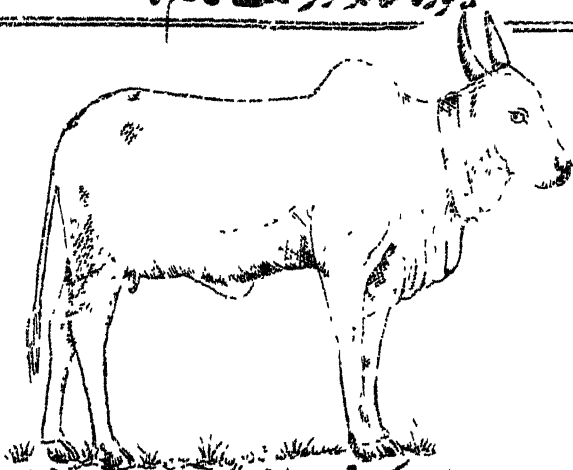
نیلور

اس ضلع کے موشی بھی قدیم زمانے سے نہایت مشہور ہیں۔ نرسبک خرائی تیز رفتاری اور چالاکی میں اور مادہ زیادہ دودھ دینے اور بچے دینے میں۔ اچھا جانور اسے ۱۷ ہاتھ بلند جیم مصنوع اور طبیعت کا نرم نہایت چھوٹے سینک والا ہوتا ہے۔ جو تین اینچ سے شاذ و نادر ہے ۱۲۔ انچہ لمبے اور گاؤم ہو کر کند لوک پر ختم ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی ابھری ہوئی آنکھیں چوٹا پردہ لمبے کان۔ سیاہ دم کھڑا اور دو آنکھیں چھوٹی مضبوط گردن پر تنہا ہوا سر جس کے پیچھے ابھرا ہوا کنبھہ چھوٹی کمر کشادہ سینہ اور بھاری گردن کے نیچے نوٹھرا دکھا ہوا صاف اور مضبوط ٹانگیں ایسی خصوصیتیں ہیں کہ انسان ایک بار دیکھ کر اس پر پوری یاسی خوشنما شکل کو ہرگز بھول نہیں سکتا۔ سیدھی اور خوبصورت کشادہ ٹانگیں ٹالیم کھال اور نرم بال سفید رنگ نرم مزاج بڑے قدم باز۔ محنتی اور بوجھ اٹھانے والے ہوتے ہیں اچھی سڑک پر ۲۵ من بوجھ کینچ سکتے ہیں گائے اکثر دس بارہ سیر دودھ روزمرہ دیتی ہے بدیں وجہ دوسروں پر قیمت بانی ہے اور معمولی بیلوں کی جوڑی سو ڈیڑھ سو کو اور اعلیٰ درجہ کی ۳۰۰ روپیہ تک فروخت ہوتی ہے اس نسل کا اثر ضلع کرشنا تک پھیلا ہوا ہے۔

اضلاع وزیگیا پٹم۔ گوداوری گنجام۔ اور اڑیسہ میں اونے درجہ کے موشی ملتے ہیں قد میں بارہ ہاتھ سے چھوٹے اور اینچ سے ۱۲۔ اینچ تک لمبے سینک کے ہلکے جسم کے پائے جاتے ہیں بل جوتے اور ان پہاڑی قلعہات کی بار برداری کے لئے اچھے ہیں۔ ضلع گوداوری کی مادہ گاؤاگر چھوٹے



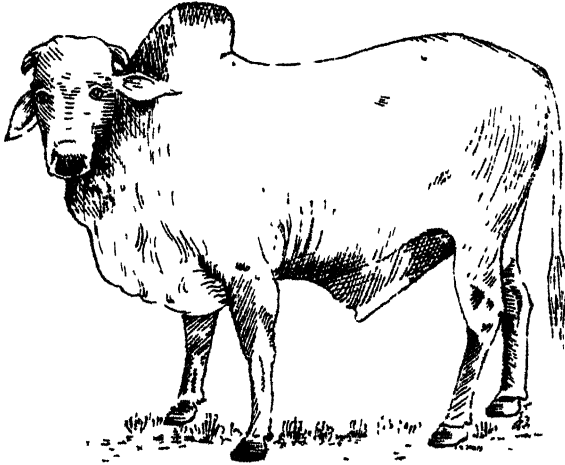
نیلور کا سانڈ کورنٹ فارم کا



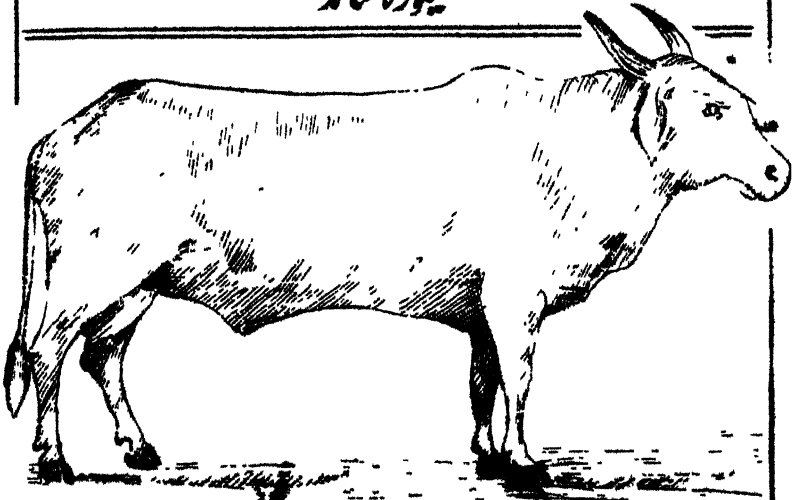
نیلور کی انعام یافتہ گائے

قد و قامت کی ہوتی ہے لیکن ۴ سیر تک دودھ دیتی ہے ۲۵-۳۰ روپیہ کو
آتی ہے اور نر گاؤں کی اچھی جوڑی پچاس ساٹھ روپیہ کو۔ ہلکے پھورے۔ اور
سرخ یا نائل سیاہی نائل رنگ کی ہوتی ہے لیکن آڑیہ میں رنگ بالکل سفید
ہوتا ہے۔ گڈا پا اور ملیا رخی کے علاقہ میں میسور کی نسل کے مویشی ملتے ہیں
جو اپنی خوبوں میں مشہور ہیں لیکن خالص نسل کے نہیں ہوتے اس لئے

اس قدر قیمت نہیں پاتے پھر ہی ۳۵ سے ۷۰ تک کی مادہ گاؤں اور ۸۰ سے ۲۴۰ روپیہ کو بیلوں کی جوڑی حسب قدر و قامت فروخت ہوتی ہے۔



نیلور کا سانڈ



نیلور کی گائے

شمالی آرگاٹ

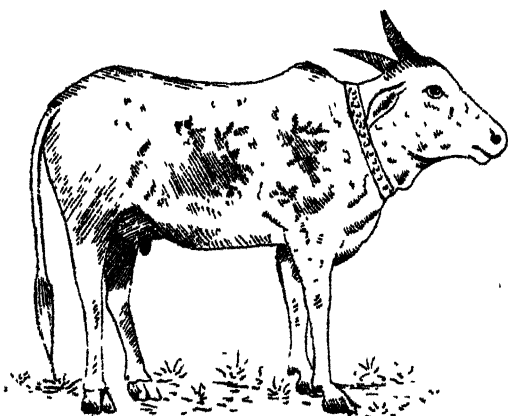
اس کلکٹری میں بمقام پونٹانور۔ ویلور۔ کے غم باوی۔ گویاٹم۔ اور کنگوتھی

وغیرہ میں مویشی پائے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے قد و قامت کے لیکن میسرور کی پٹنی سے شکل و صورت میں ملتے جلتے ہیں ان کے سینگ ڈیڑھ دو فٹ طویل اور دھیرے رنگ سفید پھورا۔ سیاہ۔ سُرخ و سیاہی مائل۔ بھورا۔ خاکی اور زرد وغیرہ ہوتا ہے کاشتکاری اور باربرداری اور تجارتوں کا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے کام میں آتے ہیں۔ زرگاؤ کی جوڑی ستر روپیہ تک اور مادہ گاؤ کی بیس سے چالیس روپیہ تک فروخت ہوتی ہے۔

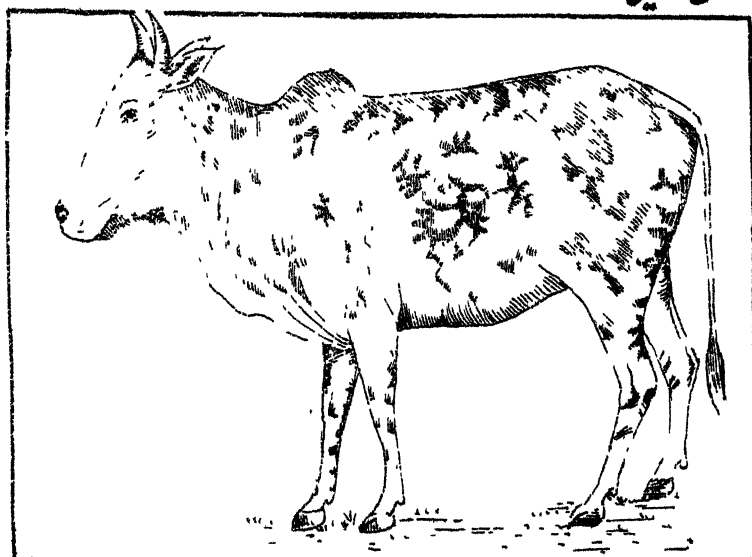
Checked
1987

جنوبی آرکاٹ

اس ضلع میں گوئی پور۔ مامون تحور۔ سور و پاکم۔ سنکیر پورم وغیرہ گاؤں میں چوپاؤں کے گلے پائے جاتے ہیں یہ معمولی قد و قامت کے ہوتے ہیں اور معمولی کاشتکاری کے کام سرانجام دینے کو اچھے ہیں اسی وجہ سے قیمت بھی سستی ہے یعنی بیس سے پینتیس کوہل کی جوڑی اور ۱۵ سے ۳۵ روپیہ کو مادہ گاؤ فروخت ہوتی ہے اور ان جانوروں میں کوئی ایسی خاص بات نہیں جو نام و نشان میں نہ ہو۔



آرکاٹ کی گائے



تجور

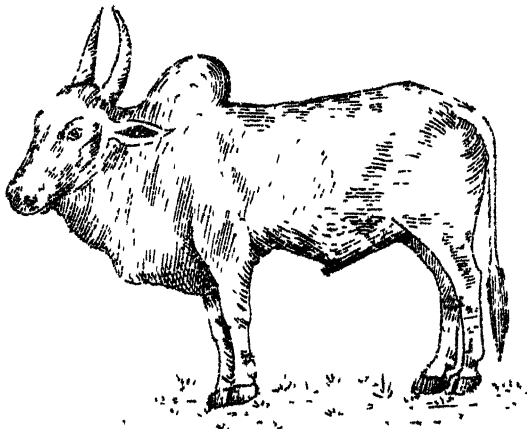
اس صلیق کے موشی قد کے چوٹے ہوتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک قسم میں زیادہ کے سینگ بالکل نہیں ہوتے بلکہ جس مقام پر دیگر گائے کے سینگ ہوتے ہیں ان کی بجائے ٹیگ وسط میں ایک چھوٹی سی اٹھری ہوئی کڑی ہوتی ہے۔ یہ ہل چلانے اور گاڑیاں کھینچنے کے لئے کافی لائق ہیں اور بیلوں کی جوڑی ۳۵ سے پچاس روپیہ تک آتی ہے۔

ترچاپلی

اس صلیق کے موشی بھی قد کے چوٹے اور موٹی شکل و صورت کے ہوتے ہیں سینگ دس سے ۱۵ انچ لمبے رکھتے ہیں اور کاشتکار کے عام کاروبار میں بخوبی مدد دیتے ہیں گراں قیمت بھی نہیں ہیں۔

چھی نسل کے موشی اس صلیق میں بکثرت دستیاب ہوتے ہیں گو قد کے

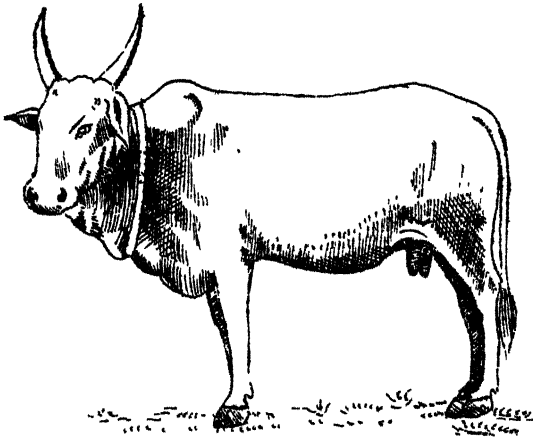
ناتے ہوں لیکن اوصناع و اطوار میں میسور کے جانوروں سے مشابہ ہیں بہادر
تیز چالاک۔ سبک رو اور محنتی ہوتے ہیں۔ ۱۔ ہٹور۔ مکمل۔ دھرم پوری۔
و: نیم باوی۔ اوسور۔ اوتھن کھیر۔ تریپا تور وغیرہ کاٹور میں بوجہ چراگاہ قریب
ہونے کے، ان کے گٹے پائے جاتے ہیں۔ عموماً سفید رنگ چھوٹا چہرہ متوسط
طول کے سینک تیز اور ابھری ہوئی آنکھیں اور تیزی و چالائی ان کی نسل
کی خاص چچان ہے ہلکی گاڑیوں میں اگر جوتے جائیں تو خوب اڑان بھرتے ہیں
میل کی جوڑی ۳۵ سے ۷۰ کو لیکن قدم باز جوڑی ایک سو بیس روپیہ کو بکتی ہے
گائے میں روپیہ سے ۳۵ روپیہ تک قیمت پاتی ہے اور ۳ سیر تک دودھ دیتی ہے
اس نسل کے پھڑے سلیم۔ پالکھاٹ۔ مدوسا۔ اور تناولی میں جا کر فروخت
ہوتے ہیں۔



ترگاوا از سلیم

کوہیم بیٹور

اس علاقے میں بھی چھوٹے قدر کے چوپائے ہوتے ہیں اور معمولی
طور پر کاشتکاری کے کام میں مدد دیتی ہیں گائے دودھ بھی کافی مقدار



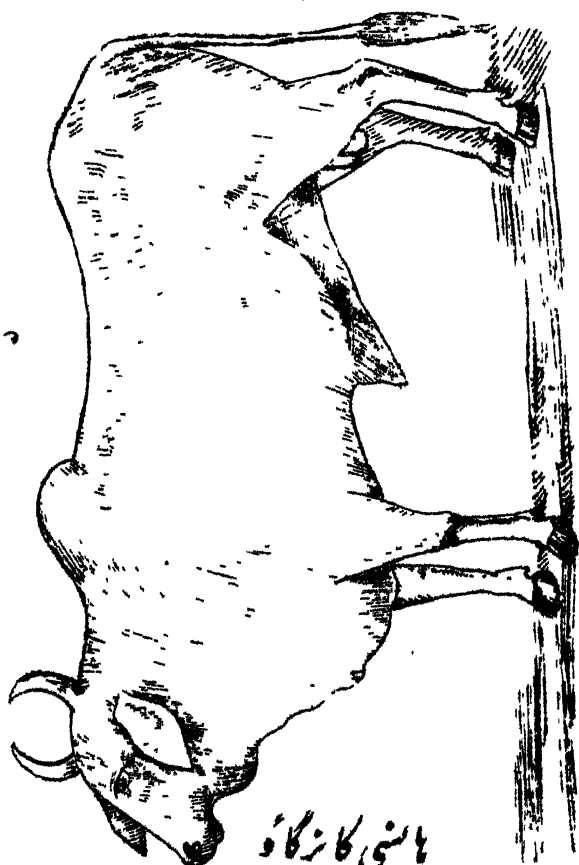
مادہ گاؤ از سلیم

میں دیتی ہے قیمت میں بھی گراں نہیں ۲۵-۳۰ روپیہ کو اچھی گاٹے اور ۲۵ سے پچاس روپیہ تک بیل کی جوڑی بلجاتی ہے لیکن اضلاع کوہی میں ایکسل ایسی پائی جاتی ہے جو نسل میو سے ملتی جلتی ہے صورت و سیرت میں اچھی اور تیز رو اور محنتی و مضبوط ہوتی ہے اور اس کا عام رنگ سفید ہے۔ لیکن جنوبی کوئیم بیٹور میں ۵۲-انچہ بلند جوڑی ایک سو روپیہ کو فروخت ہوتی ہے اور صورت شکل میں خوبصورت اور مضبوط ہونے کے علاوہ بہت محنتی بھی ہوتی ہے۔ مالابار میں اچھے جانور نہیں ہوتے اس لئے سلیم اور میو کے علاقہ سے آکر فروخت ہوتے ہیں اور جنوبی کنارے کا بھی یہی حال ہے کہ چھوٹے چھوٹے مرل سے جانور سیاہ رنگ کے پتلی گردن کے ہوتے ہیں۔

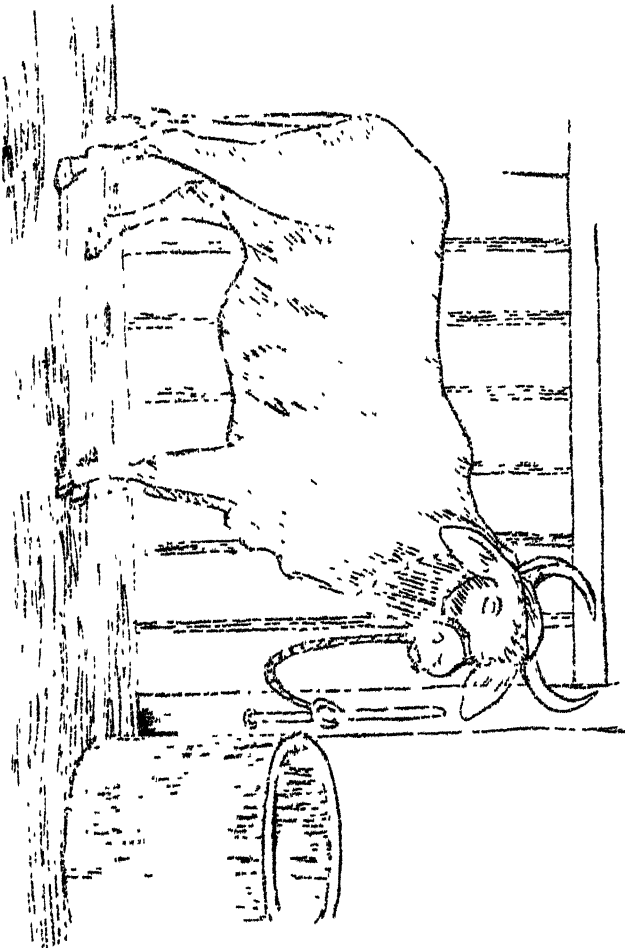
ہانسی اور حصار

دکن اور جنوبی ہندوستان میں جس طرح میو کے گاٹے بیل اعلیٰ درجہ کے خیال کئے جاتے ہیں اسی طرح سے شمالی ہند بنگالہ و پنجاب میں علاقہ ہانسی اور حصار کے مویشی بھی مشہور و معروف ہیں قد کے بڑے

چھوٹی گردن پر تنا ہوا خوبصورت اور مضبوط سر بلند گھہ اور اگلی ٹانگیں بہ نسبت
بچھلی کے بڑی۔ نرم بالوں کی گچھے دار دم جوڑا سر لمبے کان اور اندر گوتے سے
ہوئے خدار سینگ بہاری بھرا ہوا بدن چھوٹی سی قوت تھنی ابھری ہوئی چمکدار چھین
ادامیں بانگیں اس نسل کی خصوصیتیں ہیں غیر نسلوں سے ایک نظر میں اس کی
پہچان ہو سکتی ہے۔ نر گاؤں بہاری بہاری گاڑیاں کھینچتے اور بل جلاستے ہیں اور
مادہ گاؤں زیادہ دودھ دینے میں نزدیک دور مشہور ہیں کیونکہ اس نسل کی گائے
چھ سیر سے ۱۶ سیر تک دودھ دیتی ہے اور اس کی قیمت کا اندازہ دودھ دینے
کی مقدار پر دس روپیہ فی سیر یا قدرے کم و بیش ہوتا ہے۔



ہاسنی کا نر گاؤں

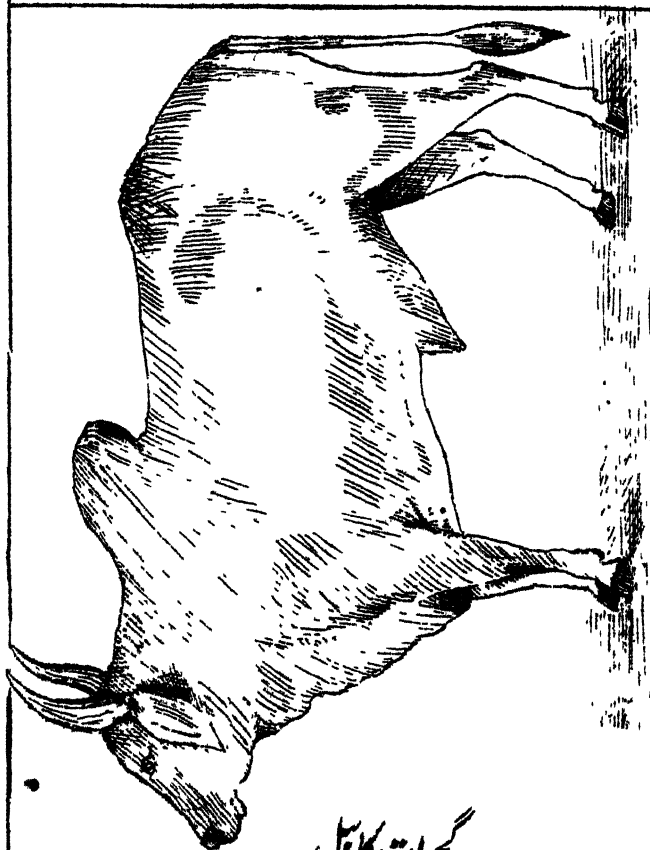


ہاشی کی گائے

گجرات اور کاٹیہا واڑ

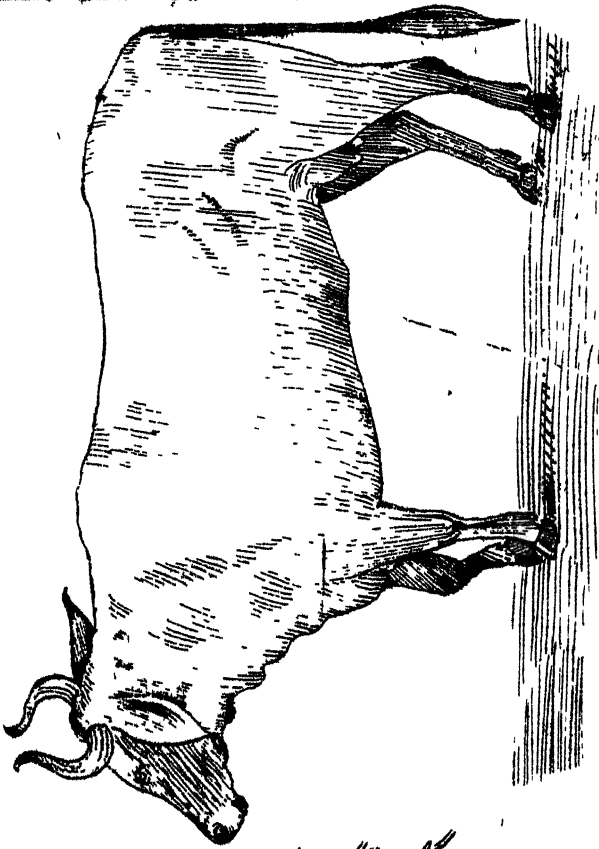
ان اصلاخ کے موشی بھی بوجہ اپنی خوبی اور خوبصورتی کے بہت پسند کئے جاتے ہیں ان میں بہ نسبت ہاشی حصار کے جانوروں کے صرف تھوڑا سا فرق ہوتا ہے جسے ہوشے کان لمبی ہڈیاں اور بہاری بدن چھوٹا کبھ

اور عموماً چھوٹے سینگ۔ اور گائے بھی ۱۶ سترہ میٹر تک دودھ دیتی ہے۔



گجرات کا بیل ناگوری مویشی

یہ نسل فی الحقیقت ناگپور کی ہے لیکن اب دہلی اور اضلاع مغربی و شمالی میں دستیاب ہوتی ہے قدم کے نہایت اونچے ہلکے سڈول جسم چھوٹے سر اور لمبے خمیدہ سینگوں کے خوبصورت گچھے دار دم کے ہوتے ہیں ان کے سینگ اکثر بیڑی کی طرح کو خمیدہ ہوتے ہیں اور رنگ ہمیشہ خاکی اور نیلگوں سفیدی بیل ہوتا ہے خالص نسل کیا ہے۔ اور دو تھلے بکثرت۔ ان کی



گجراتی گائے

سیک خراچی اور دوڑ نہایت مشہور ہے اسی مطلب کے لئے قدیم زمانہ سے
ابتک پالے جاتے ہیں۔ مادہ دودھ بھی زیادہ دیتی ہے اور خوبصورت چالاک
شکل کی ہوتی ہے چنانچہ یورپ میں اس کی دوغلی نسل کے جانور مثل مانسی
حصار کے مویشی کے بکثرت موجود ہیں۔

علاقہ ملتان میں ایک نسل مسے بہ گور گاریا متوسط قد و قامت خوبصورت شکل
مضبوط ہاتھ پیروں کی سیاہ رنگ کی موجود ہے لیکن گائے دودھ کم دیتی ہے
اس لئے اکثر دوڑ جا کر فروخت نہیں ہوتی۔

بنگالہ

بنگالہ کے گائے بیل بہت چھوٹے قد کے ہوتے ہیں اور اپنی قد و قامت کے لحاظ سے گاڑیاں کھینچنے اور ہل چلانے میں پوری مدد دیتے ہیں اور مادہ گائے اکثر دو تین سیر تک دودھ دیتی ہیں۔ اس کا سر چوڑا، بوڑی پیشانی، چھوٹے مٹھے ہوئے سینک لمبا اور جھکا ہوا جسم اور ٹانگیں چھوٹی ہیں موزوں فیضیہ مچھے دار دم اور صاف چمکیلی کھال سے اور بھی خوش نما معلوم ہوتی ہے۔

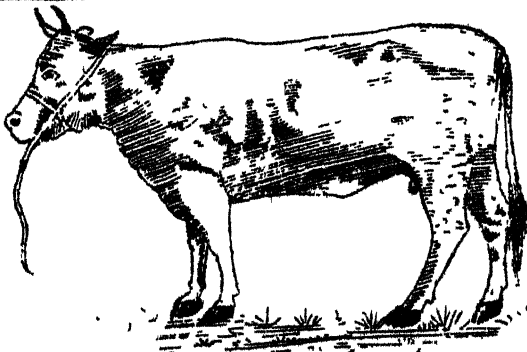
عدن

جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغربی کنارہ پر ایک چھوٹی سی سیتی کا نام عدن ہے یہاں کے موشی علاقہ مدراس میں کبھی کبھی براہ سمندر آکر فروخت ہوتے ہیں انکا قد ۴۸- اینچ اونچا اور جسم سینگوں کے وسط سے دم تک ۷۲- اینچ لمبا اور اکثر شانوں کے نیچے ۷۰- اینچ کا گھیر ہوتا ہے بعضوں کے سینک بالکل نہیں ہوتے کوٹان بلند ہوتا ہے اور شکل و صورت میں بنگالی بیل سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں گائے کے یا تو سینک ہوتے ہی نہیں یا نہایت چھوٹے ابھار پائے جاتے ہیں وہ دو ڈھائی سیر تک دودھ ۲۴ گھنٹے میں دیتی ہے اور نہایت نرم مزاج ہوتی ہے۔

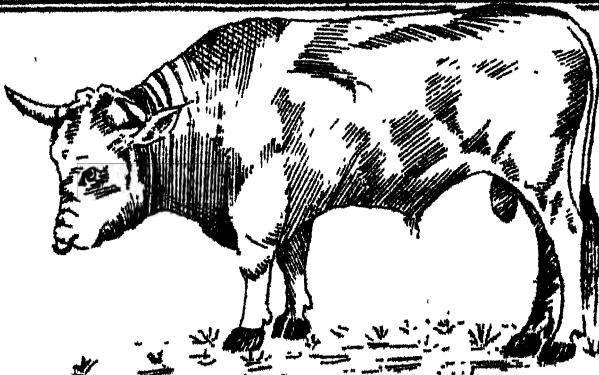
انگلستان

یہاں بھی دو قسم کے گائے بیل ہوتے ہیں ایک لمبے سینک کے جن کا طول دو ڈھائی فٹ کا ہوتا ہے اور دوسرے چھوٹے ۳- اینچ سے ۱۲- اینچ طویل سینک والے چنانچہ طویل سینک والے جانور کم پسند کئے جاتے ہیں اور چھوٹے سینک والوں کی طرف زمانہ قدیم سے زیادہ توجہ رہی ہے اسی وجہ سے اس نسل میں

نہایت درجہ کے مویشی ہوئے اور اس قدر گراں قیمت پر فروخت ہوئے کہ شاہی دنیا میں اس قدر قیمت کو دوسرے ملک کے مویشی بکے ہوں یہ نسلیں امریکہ میں بھی پھیلانی گئیں اور اچھی طرح سے نشو و نما ہوئے لیکن ہندوستان گرم ملک ہے اس لئے باوجود حفاظت اور نگہداشت کے بھی غیر ملک کے جانور اپنی اصلی صحت اور تندرستی کو قائم نہیں رکھ سکتے چھوٹے سینگ والے جانور اکثر سرخ رنگ کے یا سرخ و سفید ملتی ہوتے ہیں اور اکثر پیٹ اور تن سفید دیکھے گئے ہیں۔ اصلاح دیون اور بسکس کے مویشی دیگر اصلاح کے مویشیوں سے جوڑا ملانے کے لئے عمدہ خیال کئے گئے ہیں ان کے سینگ مومی رنگ کے ہوتے ہیں مادہ گاہ دودھ بھی زیادہ دیتی ہے۔

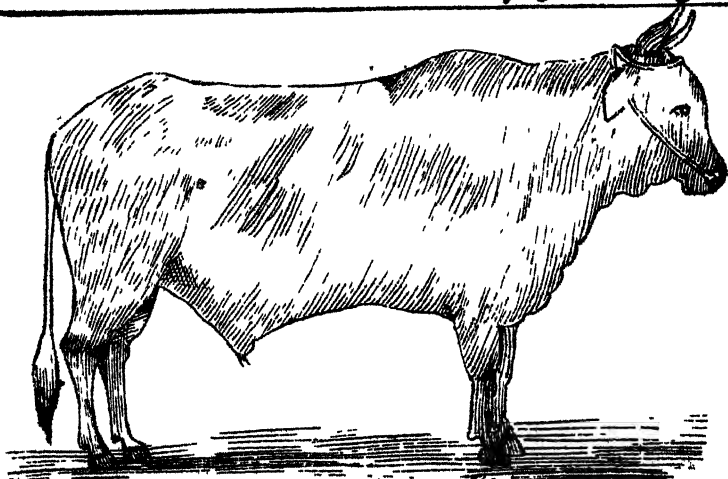


دیون کی انعام یافتہ گائے



دیون کا انعام یافتہ بیل

الدرنی کی گائے اگرچہ معمولی درجے کی ہوتی ہے لیکن اس کا دودھ با صحت مقوی ہوتا ہے۔ اسی شائر کی گائے کے دودھ بہت ہوتا ہے۔ اور ایسی ہی کیری کی گائے ہوتی ہے۔



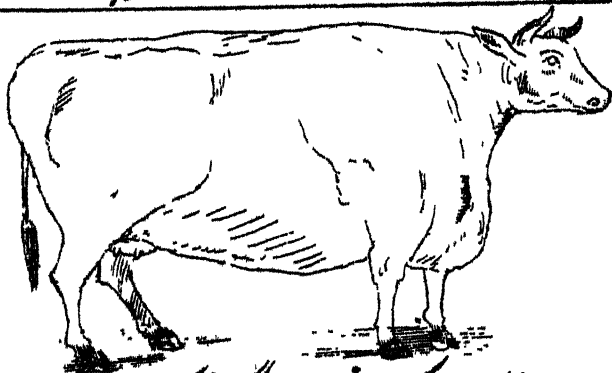
چھوٹی سینگ والی نسل کا دو غلابیل

ہاں چھوٹے سینگوں والے نسل کے مویشیوں کی تاریخ قدیم زمانہ سے زمانہ حال تک ۲۹ جلدوں میں امریکہ میں مرتب ہوئی ہے جس میں اس کے پالنے والوں کے حالات مفصل طور پر درج ہیں کہ کس زمانہ میں کس کس قیمت پر یہ جانور فرو ہوئے اور کیسی محنت مشقت سے گلہ پالنے والوں نے لگاتار سعی کر کے نسل آباد نسلان کو اس درجہ پر پہنچایا چنانچہ ہم حید حیرت انگیز مثالیں صرف اہل ہند کی واقفیت بڑھانے کے لئے اس جگہ درج کرتے ہیں تاکہ ان کو بھی اپنے ملک کے مویشی کی اعلیٰ نسل تیار کرنے کا خیال پیدا ہو اور وہ بھی مہذب دنیا کی طرح نیک نام ہوں۔

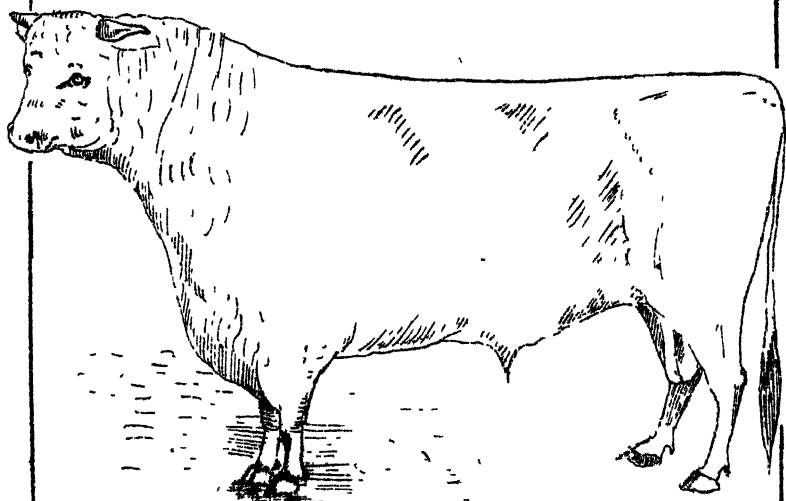
۱۸۹۰ء کے بعد کا ذکر ہے کہ روبرٹ اور چارلس صاحب نے وریک شائر کے کنارہ پر چراگاہ خرید کر عمدہ قسم کے مویشی پالنے شروع کئے چنانچہ مقام قدیم کے ایک سائڈ کو پانچ سال تک کھلائی دیکر ایسا تیار کیا کہ اس کا وزن

۳۰۳۲ پونڈ (قریب ۳۸ من) کا ہو گیا اس وقت یعنی سنہ ۱۹۷۰ میں بقیہ ۱۲۰ پونڈ یعنی ۲۱۰۰ روپیہ کو فروخت کر دیا خریدار نے اس کو اسٹے ایک گاڑی تیار کر کے پانچ ہفتہ تک اس کو بطور عجوبہ روزگار کے مختلف شہروں میں پھر کر بدست جون ڈے مبلغ ۲۵۰ پونڈ (۳۷۵ روپیہ) کو بیچ ڈالا چنانچہ جون موصوف پھر سال تک اس کو انگلینڈ کے مشہور شہروں میں لئے پھرے مگر بمقام اوکسفورڈ اتفاق سے اس گوشت کے لو تھڑے یا ہاتھی کے بچے کی کوٹھے کی ہڈی اتری اس لئے مجبوراً اس کو ذبح کرنا پڑا چونکہ بوجہ ٹانگ کے صدر کے وہ بہت دبلا ہو گیا تھا لیکن پھر بھی اس میں سے ۲۳۲۲ پونڈ گوشت ۱۵۶ پونڈ چربی اور ۱۷۲ پونڈ کمال اتری دس سال کی عمر میں اس کا وزن پورا ۳۴۰۰ پونڈ کا تھا چونکہ وزن کا پونڈ ساوی نصف سیر کے ہوتا ہے اس لئے منوٹکا حساب خود کر لیجئے۔

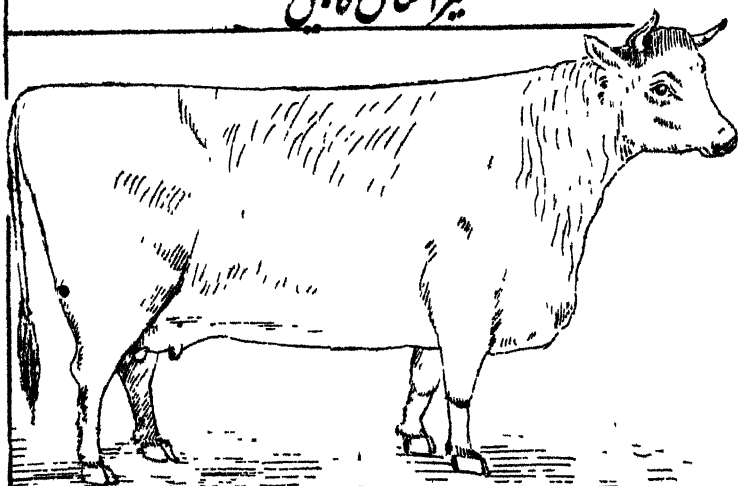
اسی طرح پر روبرٹ صاحب کی ایک اور بچیا کا ذکر ہے جس کی تصویر بھی ذیل میں درج کرتے ہیں کہ اس کا رنگ بالکل سفید تھا اور یہ بھی نمائی طور پر چند سال تک بھرائی گئی زندہ کا وزن ۲۳۰۰ پونڈ کا تھا اور بعد ذبح ہونے کے بھی ۱۸۲۰ پونڈ کار آمد اشیا یعنی گوشت پوست وغیرہ اس میں سے حاصل ہوا۔ چونکہ یہ بانج نعتی اور صاحب اولاد نعتی اس لئے اس کو بچیا لکھا گیا۔



اعلیٰ درجہ کی جیم سفید رنگ کی بچیا



تیرا سال کا بیل



تین سال کی کائے

۱۹۵۳ء کے قبل مسٹر بیٹس کے ۶۳ ماس مویشی مبلغ ۶۶۶۰ روپیہ کو فروخت ہوئے اور چند سال بعد بمقام کنگلی بعض نر گاؤ اور مادہ گاؤ تین ہزار سے ۱۸ ہزار روپیہ فی راس فروخت ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں جس بڑے قیمت پر اس نسل کے

جانور امریکہ میں فروخت ہوئے اور بعد اشتہار دینے کے یورپ اور امریکہ والوں نے جس ذوق و شوق سے خرید امید نہیں کہ شاید ہی آئندہ کہیں فروخت ہوں یعنی کل راس موشی جو تعداد میں صرف ۱۰۰-۱۰۱ ملکیت و الکیٹ و کیمبل صاحب کے تھے بذریعہ نیلام ایک ایک فروخت ہوا۔ سب سے بڑی قیمت ایک راس مادہ گاڈونے پائی یعنی نوے ہزار روپیے اور کل روپیہ گیارہ لاکھ چالیس ہزار وصول ہوا۔ گویا بڑی رقم کا نام سنکر سخت تعجب ہوتا ہے لیکن کچھ تو تھا جس کی اس قدر قیمت دی گئی تھی۔ اور انوس ہے تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اس قسم کے چرچے اور مشاغل ہی نہیں کہ علمی طور سے کسی شے کو بتدریج محنت و سعی سے مراتب اعلیٰ کو پہونچائیں اور اس کی خوبی و محبوبی کا دیگر اقوام سے مقابلہ کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں۔ اس قدر تہی کہی اپنے فیاض ہاتھ سے کسی شے میں خاص کر شہہ ظاہر کر دے تو کر دے ورنہ یہ اللہ کی بنائی لکیر کے فقیر بنے رہتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ پورا صبر ہی نہیں ساتھ ہی شکایت بھی لگی ہے اور دوسرے کو کرتے ہوئے دیکھ کر بھی خود کو کرنے کی قسم کھائی ہے۔ اگر اچھی طرح پرورش کیا جائے تو ڈھائی سالہ بچہ ۱۶۰۰ پونڈ کا اور تین ساڑھے تین سال کا ۲۰۰۰ پونڈ کا وزن میں ہوتا ہے۔ اور غیر ولایت کی نسل پر کیا منحصر ہے اگر سعی و کوشش کی جائے تو ہندوستان کے ہائنی جھارنا گوری اور میسور کے علاقہ کے موشی بھی چند پشتوں میں اعلیٰ درجہ پر پہونچ کر دیگر مالک کے جانوروں کے ہم پلہ ہو سکتے ہیں۔



باب دوم

پرورش و حفاظت موشیان

موشیوں کے گلے ایسی جگہ پالنے چاہئیں جہاں چراگاہ کا قرب ہو اور کوئی قدرتی پانی کا چشمہ بھی بہتا ہو نیز کسی بڑے شہر یا منڈی کے بھی پاس ہو تاکہ موشی براے فروخت و مال آسانی سے پہنچ جایا کریں۔ زمین ایسی ہو جہاں ایکہ۔ مولی گاجر۔ وغیرہ بھی ضرورت کیوقت بونی جاسکے۔ اور نہ ایسی نشیبی ہو کہ اُس کی تری مضرت پہنچے ہو ایسے مقام پر جانوروں اور آدمیوں کے رہنے کے لئے کھڑک اور مکانات تعمیر کر دیئے جائیں اور دوب کی قسم کی گھاس کی کاشت میں سعی و بیعی کی جائے جس میں غذائیت بہت ہوتی ہے اور عمدہ دودھ حاصل ہوتا ہے موشی کا گو بر ہر روز جمع کر کے ایک بڑے غار میں ڈال دیا کریں اور کبھی کبھی بھیل کر اس میں چونہ بھی ملا دیں تاکہ وہ اچھی طرح پر گل سٹرکہ عمدہ کھات بن جائے موتم برسات میں اس ڈبیر پر چہرہ سرور چھادیں ورنہ بہت سے قیمتی اجزا پانی میں ڈھنکڑھٹائے ہو جائیں گے اس کھات کو بارش سے کچھ پہلے زمین کو سارون پھر کر پھیلا دیں پانی پڑتے ہی نہایت عمدہ گھاس بھوٹے گی اور بکثرت تیار ہوگی۔ اگر گو بر دستیاب نہواور بھیر کی میٹگلیاں طجائیں تو وہ بھی عمدہ کھات ہے۔ اگر کھات کو پانی میں گھول کر استعمال کیا جائے تو وہ خوب موثر ہوتی ہے بعض لوگ کٹڑی یا ٹپ کے برتنوں میں بنو کہ اسی اور کھل وغیرہ کی ساقی بنا کر چراگاہ میں رکھ دیتے ہیں اور جانور اسی میدان میں کھا کہ گو بر بھی وہیں کرتے ہیں لیکن پھر بھی اس کو پھیلا نا پڑتا ہے۔ طریقہ بالا اس سے زیادہ بہتر ہے۔ جانوروں کا قاعدہ ہے نہ کہیت میں چارہ بمقدار کھاتے نہیں جیسقدر خراب کرتے

ہیں اس لئے اگر چارہ کو کاٹ کر جمع کر رکھیں اور ہاتھ سے کھلایا کریں تو زیادہ فائدہ ہوگا اور جو محنت اور اجرت چارے کی کٹائی میں صرف ہوگی اس کا بدلہ اس طرح پورا ہوگا کہ جانور ہاتھ کے کھلانے سے زیادہ دودھ دیا کرے گا۔ اور جب چاہے کسی گائے پر امتحان کر لو۔ اگر گھاس کیے سچ کی ضرورت ہو تو سلینٹے اور پرائس لینڈ سے اسٹریٹ کلکتہ سے طلب کریں۔ تجربہ ثابت کرتا ہے کہ گھر میں باندھ کر کھلائے ہوئے جانور تنہا دودھ زیادہ دیتے ہیں بہ نسبت جنگل کے چرنے والوں کے اور جس گھر میں ایک دو گھوڑے ہوں وہاں گائے کی پرورش باسانی ہو سکتی ہے اور گھر میں عمدہ دودھ مکھن چھاچھ اور گھی ہر وقت مل سکتا ہے۔

چراگاہ کی وسعت پر گائے کے مویشی کی تعداد منحصر ہے انگلستان میں ایک ایکڑ زمین یا تین ایکڑ کم در زمین ایک بڑے جانور کے لئے کافی ہوتی ہے لیکن ہندوستان میں بوجہ زرخیز ہونے کے اس مقدار میں دو گاؤں پر درش پاسکتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ ہندوستان ایک چھوٹی سی دُنیہ ہے اس میں سب قسم کی زمین موجود ہے اس لئے کمی بیشی پیداوار کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے نیز جانور کی نسل کا بھی کیونکہ مویشی چھوٹے بڑے سب قسم کے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی نسل کے مویشی جو کم دودھ دیتے ہوں ہر گز پرورش نہیں کرنے چاہئیں وہ گلہ پالنے والے کو بجائے فائدہ کے نقصان دینگے کیونکہ چھوٹی اور بڑے مویشی کی نگہداشت میں صرف اوقات یکساں ہوتا ہے۔

اگرچہ انگلستانی کاشتکار اپنے ملک کی گائے اور بیل کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور صلاح دیتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ہندوستانی بھی ان کی پرورش کریں لیکن ہندوستان گرم ملک ہونے کی وجہ سے ان کی صحت کو برقرار نہیں رکھ سکتا اور جب کہ پہلواری کے تخم کا بار بار تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ دو سال تک ولایتی بیج سے خوبصورت اور بڑا پھول پیدا ہوتا ہے لیکن تیسرے سال اس کا قد و قامت کم ہو کر مثل معمولی پھول کے ہو جاتا ہے اور اکثر تخم بالکل اُگتے

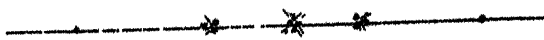
بھی نہیں ایسا ہی حال مولیشیوں کا بھی سمجھنا چاہیئے لیکن دیسی نسلوں کی اگر سرورق کی طرف پوری توجہ کیجائے گی تو چند سال بعد نہایت بیش قیمت نسلیں حاصل ہونگی جن کی اہل یورپ بھی تعریف کریں گے۔ لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جبکہ لکے پڑھے اور متمول کاشتکار اس طرف توجہ کریں گے کہتے ہیں کہ آکڈرنی کی گائے متوسط قد کی زیادہ دودھ دینے والی اور گرمی کو برداشت کرنے والی ہوتی ہے۔ ایک فرنگی اور اکثر ہندوستانی تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ زیادہ دودھ دینے والی گائے کے تھنوں پر پانٹوں کی چوڑی دھاری ہوگی اور حیدر چوڑی دھاری ہوگی اس قدر زیادہ دودھ ہوگا۔ سہرا بچھیا ہمیشہ پالنے کے لئے خریدنی چاہیئے اس سے زائید یا کم عمر کے اچھے نہیں عمدہ گائے وہ ہے جس کے بڑے تھن علیحدہ علیحدہ ٹھٹھیاں چھوٹی ٹانگیں چوڑی چکلی ہڈیاں اور کمر چھوٹا پتلا چہرہ پتلی گردن ڈھیلی کھال کمر کی طرف کو موڑے ہوئے سینگ۔ پتلی اور باریک بالوں کی کپتے دار دم ہو۔ بڑھی گائے کو ہرگز نہ خریدیں لیکن اچھی نسل کی سات سالہ تک کی ہو تو مضائقہ بھی نہیں کیونکہ اس کے بچے ہونگے اور بھاری سہی و حفاظت سے وہ جلد مضبوط اور خوش نما ہو جائے گی

اندازہ عمر

مولشی کی عمر اکثر اس کے پچھے دانتوں یا سینگ کے گرد کے حلقوں سے اندازہ کیجا سکتی ہے ہر سال ایک حلقہ سینگ میں بنجاتا ہے لیکن چونکہ حلقہ تیسرے سال کے بعد سے نمایاں ہونا شروع ہوتا ہے اسلئے تین سال کا اضافہ ہی عمر کا اندازہ کرنے وقت لگانا چاہیئے مثلاً جس جانور کے سینگ میں چھ حلقے ہوں تو اس کی عمر سال کی سمجھو مگر عمر کا اندازہ دانتوں سے اور بھی زیادہ صحیح ہوتا ہے گواں میں بھی ایک مثل ہے کہ سامنے کے دو دانت پہلے نکلے نہیں پہلے صحیح طور پر عمر نہیں بتلا سکتے نیز پانچ سال کے بعد اکثر چھ سال کی عمر میں

پورے آٹھ دانت نکل آتے ہیں اور جڑے بھر جاتے ہیں اس لئے چھ سال سے زائد عمر صرف قیاس پر شمار کیجاتی ہے۔ لیکن تجربہ کار آدمی دانتوں کی سختی اور گھساؤ کو دیکھ کر اور سینگوں کے حلقے کو خیال کر کے عمر ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہیں وقت پیدائش نیچے کے جڑے میں صرف دو دانت سامنے کے ہوتے ہیں اور اوپر کا جڑ بالکل خالی ہوتا ہے دو ہفتے میں چار دانت اور تین ہفتے میں چھ دانت اور پورے ایک ماہ میں آٹھ دانت پورے ہو جاتے ہیں سن بعد عمر کا اندازہ ان کے گھسنے پر اس طرح کرتے ہیں کہ چھ ماہ کے بعد ایک سال کے اندر بیچ کے دانت گھس جاتے ہیں اور سوا برس میں چار دانت وڈیڑھ سال میں چھ دانت اور پورے دو سال میں سب پھر سب پہلے سامنے کے پکے دو دانت پھوٹتے ہیں جو اپنی شکل و صورت اور ساخت میں دودھ کے دانتوں سے علیحدہ ہوتے ہیں چنانچہ تین سال کی عمر میں چار دانت اور چار سال بعد چھ دانت اور پانچ سال میں پورا جڑا بھر جاتا ہے اور چھٹے سال سے پھر سلسلہ وار گھسنے شروع ہوتے ہیں۔

ان ہاؤزوں میں بچہ دینے کی قوت عرصہ تک رہتی ہے ایک سالہ بچہ کیا بھن ہو سکتی ہے اور بیس سال تک بچے دیتی رہتی ہے اسی طرح سے ایک سالہ بچہ کھا بھن کرنے کے قابل ہے اور اگر تین سال تک روکا جائے تو اس کا بدلہ بچوں کی عمر کی اور مضبوطی سے پورا ہو جاتا ہے اس عمر سے پہلے کام میں لانا اس کو برباد کرتا ہے۔



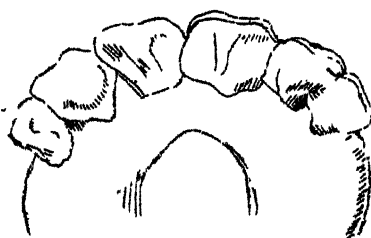
تصویر موشیوں کے دانتوں کی عمر کے لحاظ سے



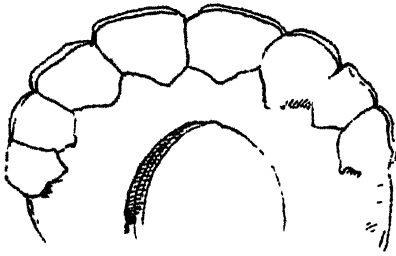
وقت پیدائش



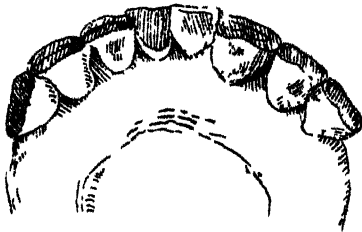
دو ہفتہ



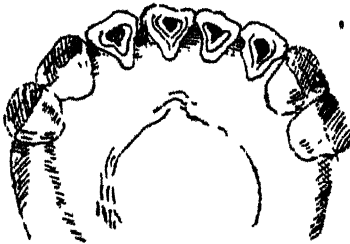
تین ہفتہ



یک ماهه



آبضا ماهه



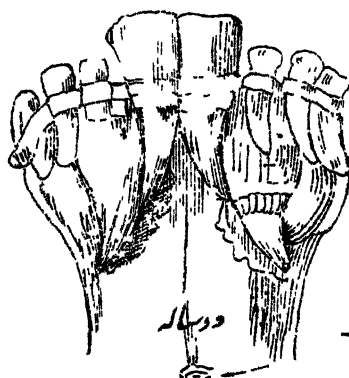
گیارہ ماهه



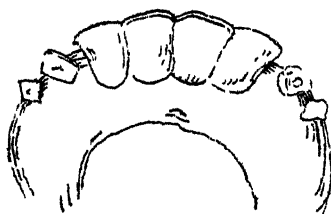
سوا برسین



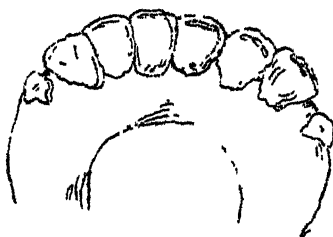
دویم ساله



دو ساله



تین ساله



چهار ساله



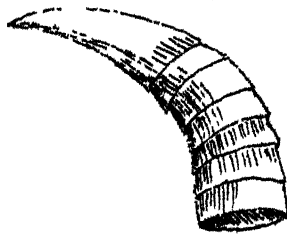
پنج سالہ



بچھ سالہ



دس سالہ



سینگ کے حلقے

خستہ حمل

حمل رہنے کے پانچویں مہینے بعد مادہ گاڈ کے پیٹ بڑھنے سے آسانی حاصل ہونا ثابت ہوتا ہے اور بچہ جو تھے اور پانچویں مہینے پیٹ میں پھرنے لگتا ہے اس لئے پیڑ کو اگر انگلیوں سے ٹٹولا جائے تو ایک سخت شے ماتہ کو محسوس ہوگی یا گائے کو کیبارگی ایک ڈول یا فی پلایا جائے اور پیچھے سے دیکھا جائے تو پیڑ کے مقام پر بچے کے پیروں کی حرکت نظر آئے گی اور اگر اس مقام پر ماتہ رکھیں تو بھی حرکت محسوس ہوگی۔ علاوہ بریں اگر حاملہ نہوگی تو جلد پھر گرا جائیگی ورنہ بحالت حمل اس کو خواہش نہوگی۔ اگر پہلو کے پاس استہسکوپ (آلہ سینہ بین) لگا کر کان میں سنیں تو بچے کے دل کی حرکت معلوم ہوگی اور صرف کان لگا کر سنا جائے تو بھی آواز آدے گی لیکن دل کی حرکت سے کان آخرا بھی ہونے چاہئیں نئے آدمی کو بچا ننا مشکل ہے۔

مدت حمل

بچہ گائے کے پیٹ میں اکثر ۲۲ دن یا ۹ ماہ تک پرورش پاتا ہے کبھی کبھی ڈھائی سو یا تین سو دن تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے لیکن اوسط ۲۸۵ روز ہیں اور جو بچہ اس مدت سے پہلے پیدا ہو وہ پیش از وقت کھلائیگا۔

بیاہنے کے چار یا پانچ ہفتہ بعد مادہ کو نر کی خواہش ہوتی ہے اور کبھی کبھی یہ مدت ۶ ماہ یا ۹ ماہ تک بڑھ جاتی ہے خاصہ کر نیلور کی گائے ۹ ماہ تک وڈ دیتی رہتی ہے اور حاملہ ہو کر بھی ۳ ماہ تک سلسلہ قایم رکھتی ہے یعنی اس حساب سے سال بھر پورا دودھ اور ڈیڑھ یا دو سال میں ایک بچہ ملتا ہے اور نیلور کی اچھی گائے کے ۱۸ سیر دودھ روزمرہ ہوتا ہے۔

سليم اور کويم پتور کی گائے اکثر بچہ دینے کے تیسرے چوتھے مہینے

کرم ہو جاتی ہے اور بعض تو ہر سال ایک بچہ دیتی ہیں۔ اگرچہ بیاہنے کے دو ہفتہ یا ایک ماہ قبل سے دودھ تھنوں میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن اس دودھ کو استعمال کرنا بچے کی پرورش میں خلل انداز ہوتا ہے اس لئے نکالنا بہتر نہیں۔

گائے کے گرانے کی علامت

ایسی حالت میں دودھ کم ہو جاتا ہے اور طبیعت میں بے چینی ہوتی ہے ایک گائے دوسری پر چڑھنے لگتی ہے گو برکتی بار کرنے لگتی ہے یا غل جاتی ہے بوک میں کمی آتی ہے اور بار بار دودھ کو اٹھاتی ہے اندام نہانی میں اجتماع خون کے آثار پائے جاتے ہیں اور شفاف رطوبت اکثر دو روز تک یا چار پانچ گھنٹے تک بہتی رہتی ہے اور یہ علامتیں اکثر متواتر ہر تین ہفتے بعد ہو کر رہتی ہیں۔

بیاہنے کے ۳ ماہ گزرنے سے پہلے مادہ کو حاملہ کرانا اچھا نہیں کیونکہ رحم یا بچہ دان اس حالت میں سڑتا رہتا ہے اور بیوہ حمل قرار نہیں پاتا۔

استقاط حمل

بعض دفعہ گائے بچہ گر دیتی ہے اور ایسا پہلے ماہ سے ساتویں ماہ تک ہونا ممکن ہے لیکن بعد اس مدت کے جو بچہ پیش از وقت پیدا ہو وہ اکثر زندہ بھی رہتا ہے۔

اس حالت کی علامتیں یہ ہیں کہ گائے یکایک سست ہو کر جگالی کرنا چھوڑ دیتی ہے اگر دودھ دیتی ہو تو وہ بھی بند ہو جاتا ہے اور تھن بھاری اور سخت پڑ جاتے ہیں اور بکالت دیگر یکایک تھنوں میں دودھ بھرتا ہے اور سوجھ بھی جاتے ہیں نہ پیرو کا تھن دھم ہو کر دب جاتا ہے اور جائے مخصوصہ سے سرخ رنگ کی رطوبت بہنے لگتی ہے اور یہ استقاط کی علامت خاص ہے۔

من بعد کچھ خارج ہو جاتا ہے اور باہر کی حرکات سے بے چینی اور پریشانی ظاہر ہوتی ہے۔

اسقاط کے اسباب یکایک خوف۔ پیڑ و پرچوٹ لگنا یا گر ٹپنا یا چلنے پھرنے سے نہایت تھک جانا یا بیل کا سستانا یا اعضا تناسل میں بیماری کا پیدا ہونا یا اسقاط حمل کی ابتدائی حالت کا معائنہ کرتے ہی مریض کو علیحدہ مکان میں آرام سے رکھیں اور کمر اور بھلو و پیر سر و پانی ڈالیں نیز دو تین اولسنس (چٹانک ڈیڑھ چٹانک) اسپم سالٹ چانول کچے پیچ میں گھول کر پلاویں تاکہ اسکا اثر یلین طبع ہو لیکن اگر رطوبت متعفن ہو تو جان لیں کہ بچہ مر گیا اس وقت میں چٹانک ڈیڑھ چٹانک دیسی شراب مع ڈیڑھ پاؤ گرم کا کچی کے دن میں تین بار پلاویں تاکہ بچہ دان سکڑے اور جلد خالی ہو جائے۔ اس حالت میں ہلکی غذا دیں اور بخمال صفائی سو حصہ تلی کے تیل میں پانچ حصہ کاربالک ایسڈ ملا کر استعمال کریں۔ اور یاد رکھیں جو گائے ایک بار بچہ گرا دیتی ہے وہ اس بات کی عادی ہو جاتی ہے اور ٹھیک اتنے ہی عرصہ کے بعد ہر حمل کے وقت اس قسم کے آثار نمایاں ہوتے ہیں لہذا فوراً اس کو حرب ضرورت ہلکا سا شہل وید کریں اور دیگر حاملہ گائیوں سے جب تک کہ بالکل تندرست نہ ہو جائے دور اور پوشیدہ رکھیں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اس رطوبت کی بو سے دوسری گائے بھی حمل ہٹا کر دیتی ہیں۔

وضع حمل

بحقہ ریباہنے کے دن قریب ہوتے جاتے ہیں پیڑ و جو پہلے خوب تنا ہوا ہوتا ہے دب جاتا ہے اور تھنوں میں تناؤ اور بوجھنے وودہ کے حج ہونے معلوم ہوتا ہے۔

بعض جانور شائدہ اور آنتوں میں خراش پیدا ہونے سے بے چین معلوم ہوتے

پچھاری یا نلی پھکری یا سفید جستی یا شوگر انٹ لیڈ پانی میں حل کر کے داخل کریں ان ادویات کا اثر قابض ہے اور بازار سے مل سکتی ہیں نیز چٹا مکہ بھرا فیون گول کر چانول کے بیج کے ساتھ بلا دیں یا ایک چٹانک کو پانی میں گول کر تشنج دفع کرنے کے لئے رحم میں داخل کریں اگر مفید زیادہ کھنی ہوئی ہو تو سہل دیں تاکہ بڑی آنتیں خالی ہو جائیں اور زیادہ مقدار میں گرم پانی کا آنتوں پر تڑپا دیں۔ اور چونکہ سچی حرکت بیکت قائم رہتی ہے اور استہمال ہو کہ رحم دوبارہ بھرلے آئیگا تو ابلی کیکر جاسن۔ موسری۔ آنب جھاؤ وغیرہ کی چھال کو پانی میں جوش دیکر اور کپڑا اوس میں تر کر کے شل گدہی کے فرج پر باندھ دیں۔

بعض کسان یہ تدبیر عمل میں لاتے ہیں کہ بید کو موڑ ۳ یا چار باج قطر کا گول حلقہ بنا کر اور رحم کو اندر داخل کر کے دونوں پچھلی ٹانگوں کے درمیان پٹرو کے مقام پر رکھ کر پھنسا دیتے ہیں اور چھ سے ۱۲ گھنٹے تک اُس کو نہیں نکالتے نیز چانول کو قریب کے تالاب میں لیجا کر گھرے پانی میں چند گھنٹے تک کھڑا رکھتے ہیں حتیٰ کہ تشنج دفع ہو جاتا ہے پھر اس حلقے کو نکال ڈالتے ہیں۔

بخار شیر

چونکہ بچہ ہونے میں اور دودھ کے یکایک تھنوں میں چڑھنے سے تمام صم میں تھکان پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ عارضی بخار اول اور بچہ ہونے کے بعد ہو جایا کرتا ہے کبھی تو فوراً معلوم ہو جاتا ہے اور ہفتہ عشرہ بعد یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں پچھلی ٹانگ کا بار بار اٹھانا پریشانی کے آثار سرعت تنفس۔ منہ کا بار بار کھولنا۔ اور رال کا ہنا۔ اگر شدت زیادہ ہو تو جانور تھک کر بیٹھ جاتا ہے اور پھر بدن چھو لنا شروع ہوتا ہے اور اگلی پچھلی ٹانگیں سرد ہو جاتی ہیں اور جازا لگے سرو پینہ آنے لگتا ہے اس وقت نبض بیقاعدہ ہو جاتی ہے اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے سو جاتا ہے۔

علاج۔ گائے کی فصد کھول کر سیاہ دو تین سیر خون نکالو اور آدھ سیر یا ڈھائی پاؤ ایسٹ سالٹ کو ڈیڑھ دو سیر چانول کی کابجی میں گھول کر ملا دو نیز ڈھائی تولہ اور کبھی اس میں ملا دو یا ارٹھی کے تیل کا جلاب پلاؤ اگر جالوز بید نہ کرے تو پاؤ بھر ایسٹ سالٹ پھر پلاؤ نیز ۳ چٹانک ارٹھی کے تیل میں ڈھائی تولہ صابون حل کر کے گرم پانی ڈیڑھ سیر یا دو سیر ملاؤ اور شہد میں پیچکا۔ سی کرو۔ اگر تھنوں میں دودھ کی زیادتی ہو تو دونوں وقت نکال دیا کرو اور سوجن گھٹانے کو پوست تنخاش دھینا اور مکوہ پانی میں جو شہد کیر لگو۔ کر دینی گرم گرم ادویہ کو کپڑے میں باندھ کر تھنوں پر لگاؤ اور سب پوٹی ٹھنڈی معلوم ہو تو جو شہد عرق میں پوٹی کو غوطہ دیکر پھر لگاؤ اور پندرہ بیس منٹ تک سینکے رہو۔ اگر دودھ پینے میں بچہ کی ٹکر لگنے سے تھن سوجھ جائے تو بدی اور چونہ پیکر گرم پانی میں گاڑھا گا۔ یا لیسپ کر دو یہ ہر قسم کی چوٹا میں بلا خوف و خطر استعمال ہو سکتی ہے اگر تھنوں میں گانٹھ پڑ گئی ہوں اور تو جھہ کیجیجائے تو نتیجہ یہ ہے کہ بھٹی کا سورج بند ہو جائیگا۔

اگر جتنے میں زیادہ تکلیف ہوئی ہو تو دو تین رتی افیون کھلا دو یا نیم اور چرائیہ پانی میں جو شہد لیکر پلا دیا دونوں وقت ایک ایک بوتل شراب بیر کی پلا دیا کرو۔

دودھ دوہنا

دودھ دوہنا ایک سہل کام ہے لیکن پھر بھی مشق کے بغیر ہر شخص اس عمل کو انجام نہیں دیکتا۔ زیادہ مشاق آدمی موسم گرما میں ۸ گائے کا دودھ نکالتا ہے۔ درجہ عام طور پر ۱۲ گائے کا دودھ نکالنا آدمی کا کافی کام سمجھا جاتا ہے دودھ نکالنے کے دو طریقے ہیں۔ طریق اول میں بھٹی کو جڑ سے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے پکڑ کر نیچے کو گسیٹتے ہیں تاکہ جو دودھ اس میں موجود ہے وہ دیکر نکل جائے اور دوسرے ہاتھ سے ہی یہ عمل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ

اس وقت تک جاری رکھتے ہیں کہ تمام دودھ تھنوں میں سے نکل آئے طریق
دویم میں ساری انگلیاں اور انگوٹھے سے یعنی مٹھی میں تھنی کو پکڑ کر نیچے کو کھینچتے
ہیں اور یہ ہی سلسلہ جاری رکھتے ہیں اگرچہ دونوں طریق اچھے ہیں اور دودھ
سب طرح سے نکل آتا ہے لیکن گوالہ کی مشق پر اور عادت پر منحصر ہے بعض
گوالے ایک ہی جائز کے ساتھ دونوں عمل کرتے ہیں لیکن انگلستانی عمل
دویم کو بہتر خیال کرتے ہیں۔ بعض گائے جب اُن کے آگے سانی رکھ کر پچھلے
کو تھنوں سے لگاتے ہیں تب دودھ دیتی ہیں اگرچہ چند منہ مارنے کے بعد بچہ
کوماں کے قریب باندھ دیتے ہیں اور گوالہ پچھلی ٹانگوں کے قریب اُگڑوں
بٹھیکر اور بٹوئی (دبترن) اپنی دونوں ٹانگوں میں رکھ کر دونوں ہاتھ سے
دودھ دوہنا شروع کرتا ہے اور بعض بلا تکلف خواہ کچھ قریب ہو یا نہ دودھ
دیدیتی ہیں لیکن کم ایسی ہوتی ہیں جو ضرارت کئے بغیر کیا ممکن کہ ایک قطرہ
دودھ کا دس تجربہ سے ثابت ہوا کہ نرمی سے جہاں تک برتاؤ کیا جائے اس میں
ضرور کامیابی ہوگی درشتی مار پیٹ سخت الفاظی یا گھڑکی کا عادی کرنا نہ چاہئے۔ بچہ
ہونے کے چار روز بعد تک دودھ کا قوام زیادہ گاڑھا ہوتا ہے اور جو ضرورینے
سے وہ جم جاتا ہے جسکو پیوسی بولتے ہیں اور بلا تکلف کہاتے ہیں ہندوستان
میں دوبار سے زیادہ دودھ کسی جگہ نہیں نکالا جاتا ہے صبح کو اکثر سورج نکلنے
سے پہلے اور شام کو سورج غروب ہوتے وقت حالانکہ یہ مشورہ ہے کہ غیر وقت
بھی دودھ تھنوں میں خوب ہرا ہوا معلوم ہوتا ہے اس لئے اگر تین بار نکالا جائے
زیادہ بہتر ہوگا لیکن گائے کی حیثیت یہی کہینی چاہئے جو گائے بہت زیادہ
دودھ دیتی ہو اسکو تین بار دھنا مناسب نہیں نیز سارا دودھ تھنوں میں سے
نکالنا بھی نہیں چاہئے کچھ بچہ کا حصہ ضرور چھوڑ دیں ورنہ اس کی پودش میں خلل واقع
ہوگا۔ اور دودھ دہنے کے بعد دو تین گھنٹے تک اس کو اپنی ماں کے پاس
بند رکھیں پھر علیحدہ باندھ دیں اور جہاں تک ہو گا گائے کو ایسی عادت نہ لائیں

کہ بنیہر پھرت کے قریب ہوئے وہ دودھ نہ دے موجودہ زمانہ میں چونکہ
استانی توجہ آدمی دنیا کی طرف زیادہ راجح ہے اور روز بروز ہر قسم کے
آلات اور کھس تیار ہوتی ہیں اس لئے موجودوں نے گائے کے دودھ دوستانہ
کی مٹین بھی بنا ڈولی اگرچہ وہ کئی ٹسرہ کی ہیں لیکن عمدہ وہ ہے جس میں زہر کی
نی بھٹنی کے سوراخ میں داخل کر کے دوسری تلی برتن میں ڈال دیتے ہیں اور
پھر پکاری کا عمل شروع ہوتا ہے دودھ نکل نکل کر برتن میں جمع ہو جاتا ہے
اور طاف یہ ہے کہ کئی جانوروں پر ایسا ہی عمل کر سکتے ہیں۔ اور رکھوالے اور
گوالے کے مکرو فریب سے بچنے کا عمدہ طریقہ ہے کیونکہ یہ لوگ اکثر دھوکہ دہی
سے مالک کو پورا دودھ نہیں دیتے بلکہ غیر وقت میں خود نکال لیتے ہیں اور گاؤ
کو کبھی بیمار اور کبھی آسیب زدہ مشہور کر دیتے ہیں۔

دودھ اور اس کے مضرکبات

دودھ چونکہ قدرتی غذا ہے اس لئے اس میں عجم کی پرورش کے تمام
اجزاء موجود ہیں یہ ایسی ہلکی غذا ہے کہ بچے بڑھے کمزور اور بیمار سب کو موافق
آجاتی ہے بجز اس کے کوئی ایسی شے موجود نہیں جس میں پرورش کے
تمام اجزاء موجود ہونے کے علاوہ ہر عمر کے آدمی کیلئے مفید ہو۔ اس کی
زیادتی اور کمی موشی کی نسل غذا اور موت پر منحصر ہے۔ سوکھی گمانس۔ کل اور
سبزی خاصیت اور دودھ کی مقدار کو بھی بڑھاتی ہیں اگر گائے کو صرف دو بار
۲۴ گھنٹے میں دو ہیں تو بہ نسبت چند بار ایک دن میں دو ہونے کے زیادہ
کھن نکالے گا۔ اس طرح صبح کا دودھ بہ نسبت شام کے زیادہ مقوی اور
شروع کا بہ نسبت پچھلے حصہ کے کمزور ہوتا ہے۔ پانی کا اثر دودھ کے خواص
اور مزہ بدلنے میں بڑا مددگار ہوتا ہے بعض نسلوں کا دودھ زردی مائل ہوتا
ہے اس طرح بعض نسلوں میں کھن زائد ہوتا ہے مثلاً انگلستان کی عمدہ گائے

سے روزمرہ آدھ سیر مکھن حاصل ہوتا ہے۔ مضبوط اند تندرست لگائے کے زیادہ دودھ ہوگا۔ اور بد شکل اور بیمار کے کم۔ انگلستان میں ہلکے رنگ کی اور خاص کر سُرخ رنگ کی لگائے بہ نسبت سیاہ یا سفید کے زیادہ دودھ والی سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس بات کا جنہاں لحاظ نہیں ہے اسی طرح جنگل میں چرنے والے جانور سے گھر میں باندھ کر کھلائی ویکر بالٹو جانور کا دودھ مقدار میں زیادہ اور مزہ میں شیریں اور طاقتور ہوگا۔ اور جب خاص عمر پر لگائے پہنچتی ہے۔ تو اس کا دودھ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور وہ زمانہ تیسرے بار گیا بھن ہونیکا ہے۔ یا پانچ سال کی عمر کیونکہ اس حالت میں شیر بنایا والے اعضاء خوب نشوونما پا چکے ہیں اور یہ حالت باؤ سال تک رہتی ہے۔ من بعد مقدار شیر میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور جب گلے گرا جاتی ہے۔ یا قریب گرا نیلے ہوتی ہے۔ تو اس کا دودھ خراب ہوتا ہے اور یہی حالت پھر ہونیکے بعد تہفہ عشرہ تک رہتی ہے۔ دودھ اس علاوہ پانی کے شکر مکھن چند قسم کے نک اور چھا چھوڑا کیسین ہوتی ہے۔ اور کیسین وہ شے ہے جو ماندہ سفیدی بے مضامین رستی سے بچھ ہو جاتی ہے۔ اور خالص پانی میں حل نہیں ہوتی اور جب دودھ میں ترشی یا لکھی اور گلے کے بچے کے معدہ کا ذرا سا ٹکڑہ ڈال دینا مکھن اور کیسین بطور پیہ کے جم جاتا ہے۔ اور پانی میں شکر اور نمک باقی رہ جاتا ہے چنانچہ دودھ میں چکنائی مکھن کی ہوتی ہے جس سے جسم میں چربی بنتی ہے لہذا اس دودھ کی شکر کی کمی ہوتی ہے۔ گاڑا پین کیسین کا جس سے گوشت بنتا ہے۔ اور خاص مزہ نمک کا ہے۔ جیسے فاسفیٹ آف لایم جس سے ہڈی کی پرورش ہوتی ہے اور فاسفیٹ آف سوڈا جو مضامین غذا میں مدد دیتا ہے۔ اور پانی فرحت بخش ہونیکے علاوہ ان تمام اشیاء جسم کے مختلف حصوں میں بحالت سیال پہنچاتا ہے۔ تاکہ جسم کے سب حصے اپنی خواہ حاصل کریں۔ اگر عرض دودھ نہایت سفید شے ہے لہذا تر و تازہ دودھ زرد مضامین فرحت بخش ہوتا ہے جو شکر دیکر یا زیادہ گاڑا کر کے چھوڑا کہانیکو مضامین کہتا ہے

انسان اور مختلف مویشیوں کے دودھ میں مذکورہ بالا اشیاء کی مقدار کا فرق نقشہ ذیل سے ایک نظر میں معلوم ہو سکتا ہے۔

اجزا	شیر مادہ گاؤ	شیر بڑ	شیر مادہ خر	شیر عورت
کیسین	۴۵۴۸	۴۶۰۲	۱۱۸۲	۱۱۵۲
لکھن	۳۱۱۳	۳۶۳۲	۰۱۱۱	۳۱۵۵
شکر	۴۱۷۷	۵۱۲۸	۶۵۰۸	۶۱۵۰
نمک	۰۶۶۰	۰۱۵۸	۰۶۳۲	۰۶۴۵
مجموعہ اجزا باللا	۱۳۶۹۸	۱۳۱۲۰	۸۱۳۵	۱۲۶۰۲
مقدار پانی	۸۷۶۰۲	۸۶۱۸۰	۹۱۶۶۵	۸۷۶۹۸
میزان کل	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

نقشہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر میں اجزا اٹھوس زیادہ مقدار میں ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ جسم کی پرورش بھی کرے گا۔ اسکے دوسرے درجہ پر گائے اور گدھی کا دودھ ہے۔ اور پھر انسان کا بھینس کے دودھ میں اجزائے مٹنی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے دیر ختم ہے۔ اور جسم کو پھلتا ہے۔

اور برسات کے موسم میں مرطوب ملکوں میں اسکا استعمال بخار پیدا کرتا ہے۔ خاص کر صا جان مرض طحال یا بخار کو اسکا استعمال ناجائز ہے۔

دودھ پانی کی طرح سرد ہو کر منجمد ہو جاتا ہے۔ اور پانی کے کھولنے کے درجے پر اس میں پٹیلی سی بھتی کیسیں بڑ جاتی ہے۔ اگر ہلکی آتش پر رکھا رہے۔ تو ترش نہیں ہوتا۔ دودھ کے تیزاب کو اصطلاح میں لیٹیک اسڈ کہتے ہیں عذرا دودھ کا قوام نہ گھٹتا ہوگا۔ نہ پتلا۔ اگر ایک بوند کسی برتن پر ڈالیں۔ اور وہ ٹایم رہے بہ جائے تو بھوکہ خالص ہے اور اسکا وزن مخصوص ۱.۰۳۴ ہوتا ہے اچھا دودھ خوش ذائقہ ہے بوسفید نیلی جھلکا۔ کا نہایت ہلکا زرد فام ناشاف

ہوتا ہے۔ اور بالائی چند گھنٹہ میں سطح بالائی پر تیر آتی ہے۔ اس کام کے واسطے کشادہ اور کم اونچا برتن یعنی جو ایک لیٹر سے زائد بلند نہ ہو۔ چاہئے۔ کیونکہ اگر گہرا برتن ہوگا۔ تو بالائی اوپر نہ آسکیگی۔

دودھ میں پانی کی مقدار بچانے کے لئے جو آدھ شیشہ کا تجویز کیا گیا ہے۔ اسکا نام لیکٹومیٹر ہے۔ شیشہ کے برتن میں دودھ بھر کر آدھ شیشہ ڈال دو۔ جسے ذیل کے نشان کندہ ہونگے۔

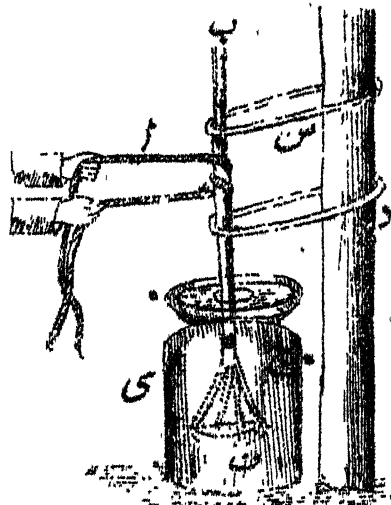
شیر خالص	۸
تین حصہ خالص دودھ اور ایک حصہ پانی	۳
نصف دودھ اور نصف پانی	۲
ایک حصہ شیر و یک حصہ پانی	۱
آب خالص	۰

پس جس نشان تک ہ آدھ دودھ میں ڈوبے۔ وہی شے اُس میں لی ہوئی سمجھو مثلاً نشان ۱ پر آدھ تیر جائے۔ تو نصف دودھ اور نصف پانی ہوگا۔

مکھن نکالنا

کچے دو ٹکڑا گر بلویا جائے۔ تو مکھن کم نکلتا ہے۔ اسلئے اول اسکو جوش دو اور تھوڑا سا زرش دہی ملا کر مٹی کے برتن میں بھر دو۔ آٹھ گھنٹہ کے عرصہ میں بلکہ اس سے کم میں وہ جم کر دہی بن جائیگا۔ پھر اس میں پانی ملا کر مٹی میں ڈال کر رہی (دہ پانی) سے بلو دس عرصہ دس بیس منٹ کے اندر مکھن سطح چھ پر تیرنے لگتا ہے۔ اسکو جمع کر کے تھالی میں رکھ کر انگلی سے دباؤ تاکہ آب زاید رفع ہو جائے لیکن موسم سرد میں یہ کام ہلکے شیر گرم پانی سے اور موسم گرم میں سرد پانی سے بلکہ برف سے اور نمک سے یا دونوں سے سر انجام پاتا ہے۔ مگر تھوڑی مقدار میں مکھن نکالنا منطوریہ جیسا کہ سفر میں ہوتا ہے۔ تو تازہ دودھ بوتل میں بھر کر منہ بند کر دے اور میں مجلس میں خوب حرکت دو جب مکھن سطح پر نمایاں ہو جمع کر لو۔ کہتے ہیں کہ ڈھائی یا دو دودھ میں ۲۱ ٹور مکھن سے چھٹا تک بھر

تک حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ کمی بڑھتی و درہ کی حالت پر منحصر ہے۔ عمدہ مکھن درہ ہے۔ جو ہلکا خوش مزہ بھینی بھینی خوشبو رکھتا ہو۔ اور زردی کی جھلک پائی جائے ترش ملائی میں سے مکھن زیادہ نکلتا ہے۔ لیکن مزے میں دوسرے درجہ پر ہوتا ہے۔ یورپ۔ ایران۔ روم۔ چین وغیرہ ممالک میں مکھن کا ہستیا زیادہ ہے۔ لیکن ہندوستان و عرب و افریقہ کے گرم ملکوں میں مکھن جلد خراب ہو جاتا ہے۔ اسلئے اُس سے گھی بنا لیتے ہیں۔ گھی بنا نا نہایت سہل ہے۔ مکھن کو برتن میں ڈالکر آج پر رکھ دو۔ اجزائے مائی جل کر روغن باقی رہ جائیگا۔ جو عرصہ تک اگر محفوظ رکھا جائے۔ تو اپنی حالت نہیں بدلتا۔ اور مکھن سے نصف گھی حاصل ہوتا ہے۔ یورپ میں جھوٹی بڑی۔ مختلف قسم کی مکھن نکالنے کی کلیں جنہیں منول درہ بلو یا جاسکتا ہے۔ تیار ہوتی ہیں۔ اور ہندوستان میں فردخت ہوتی ہیں لیکن غریب کسان جس محنت اور کم خرچ آلہ سے یہ عمل انجام دیتے ہیں۔ اُس کا نقشہ درج ذیل ہے۔ اور چونکہ اکثر لوگ اس عمل سے وقف ہیں۔ اس لئے زیادہ محتاج بیان نہیں ۴



دورہ پوسنے کا آلہ

۲ رسی کا ٹکڑہ ہے۔ جسکو دونوں ہاتھ میں پکڑ کر حرکت دیتے ہیں۔

ب ریبی یا مدہانی بانس کی ہے۔

س سیر کے دو گول حلقے ہیں۔

د لکڑی زمین میں کڑھی ہوئی ہے۔

ج سنی یا سید کی بندش ہے۔ تاکہ بانس چڑھ نہ جائے۔

کا برتن ہے۔

ف ریبی کے دوسرے انجام کی شکل ہے

جہاں بانس نہ ملے۔ تو لکڑی کی مدہانی بنا کر کام نکال لیتے ہیں۔

اگر ٹھکی کا مزہ خراب ہو جائے۔ تو فی سیر ٹھکی میں آدہ سیر چھا چھ ملا کر ہلکی

آنج پر اتنے عرصہ تک کھوکھ مائیت چل جائے۔ خوش مزہ ہو جائیگا +

پنیر بنانا

گرم موسم میں پنیر مشکل سے جمتا ہے۔ اور اس کام کی واسطے بکری یا گائے

کے دودھ چیتے بچے کا معدہ جسکو اصطلاح میں چُستہ بولتے ہیں دیکار ہے

اور یورپ میں بوجہ سرد ملک ہونیکے صرف تھوڑا سا نمک ڈالنا کافی ہے

لیکن اس ملک میں نمک ملکر اور اسپر چھڑک کر مٹی کے برتن میں رکھ دیتے

ہیں۔ اور بوقت ضرورت نصف چستہ لیکر لکڑی کے ٹکڑے کر کے دو چار

لیموں کا عرق اسپر چھڑک دے اور دو تولہ لونگ پسلی ہوئی۔ ڈال کر دہائی پاؤ

یا آدہ سیر ہلکا گرم پانی ملا کر بند کر کے رکھ چھوڑ دے اور روز ملا دیا کرے۔ ایک مہینے

مصلح تیار ہو جائیگا۔ اور آٹھ دس تولہ اسمیں سے بیس سیر دودھ منجمد کر سکو

کافی ہے۔ سرد موسم میں دودھ میں مصلح مذکورہ ملا دے اور برتن پر کیبل رکھ کر

کے پاس رکھ دے۔ تھوڑے عرصہ میں تلچھٹ آتے نشین ہو کر پانی اور پرہ جائیگا۔ پھر

کو کپڑے میں باندھ کر بارہ گھنٹے تک لٹکا دے۔ تاکہ پانی ٹپک جائے۔ پھر ساچھ

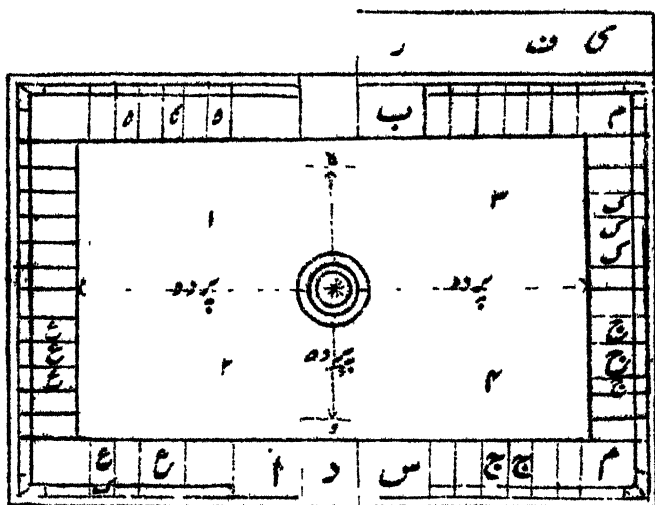
کپڑو بچا کر اور حاصل میں نمک ملا کر بھروسہ اور ملکے وزن کے نیچے دبا دو۔ دوتین روز میں وہ خوب بستہ ہو جائیگا۔ اسکو نکال کر کام میں لاؤ۔ اگر زیادہ سخت کرنا ہو۔ تو کھلی ہوئی ہوا میں رکھو۔ ہندوستان میں اسکی ٹیکیاں دوا پنچ موٹی۔ اور چار پانچ انچ قطر کی فردخت ہوتی ہیں۔ اسکے پتلے پتلے کتر کتر اور نمک برج لگا کر گھی میں تل کر بھی کھاتے ہیں اگر دودھ چھٹ جائے یا ترش ہو جائے۔ تو اسکا پنیر بنا کر نہایت پس پس سے ازل باریک کپڑے میں باندھ کر لٹکا دو۔ جب تمام پانی نکل جائے۔ نمک ملا کر غل کوٹو بالا کر دو۔ ہندوستان میں پنیر کی حکمتی بنانے کے سانچے بانس کی تیلیوں کے بنکر بناتے ہیں۔ جو مثل ڈب کے ڈھکنے دار ہوتے ہیں۔ سفائدہ اسکا یہ ہے کہ پانی بسانی ٹیکس سکے۔ اور ہوا بھی لگتی رہے۔ لیکن انگریزی سانچے تانبے وغیرہ کے قاشی دار ہوتے ہیں۔

اور انگریزی مصالحہ کا نسخہ یہ ہے۔ مرتبان میں پانچ سیر پانی بھر کر۔ تانہ اندھ توڑ کر ڈال دو۔ اور پیچ کے چھ معدے (جستے) قدر سے نمک سے صاف کر کے داخل کرو۔ اور چند روز بعد تیار جانو۔ مگر یہ غل کرم قطعات میں کار آمد نہیں ہوتا صرف واقفیت بخلافے خودیج کرو یا ہے۔ حکما پنیر کو جسم کا غریبہ کرنے والا بتلاتے ہیں۔

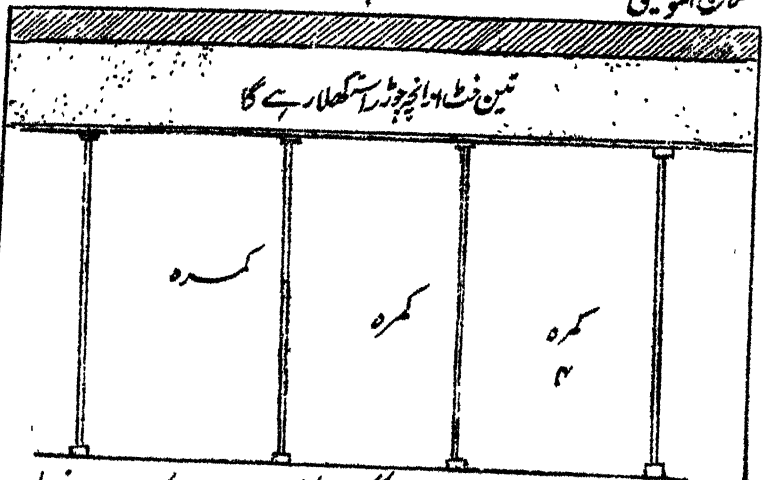
گو سالا

موشی کی پرورش کے لئے ایسا مکان بنانا چاہئے۔ جو ہر موسم کے لحاظ سے آرام دہ ہو۔ اور پانی پینے نہ لانے کے علاوہ مکان کے فرش وغیرہ ہونے کے لئے کافی ہو۔ بلند جگہ پر ہو۔ تاکہ مستعملہ پانی اور بارشیں کا یا سانی پہنچنے کیونکہ نشیب کی زمین میں قری کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسلئے جانور اکثر بیمار ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں ایک مکان کا نقشہ زمینی بطور نمونہ کے بنا کر دکھایا ہے جسکے کمرہ حسب ضرورت کم و بیش کر سکتے ہیں۔ اس میں تمام ضروری کمرے

علیحدہ علیحدہ موجود ہیں۔



۲۱۲۔ چارہ دو گراستیہ اور دنی کے گودام جب۔ کہہ سانی وغیرہ
 بنائیکا۔ س۔ دودھ گھر۔ د۔ ساند کا مکان اور ی اسکا چوک۔ ف ف
 مکان کے چاروں طرف پھیرے کے لئے راستہ ہے۔ تاکہ ساندوں ہلیوں
 گالیوں۔ بچھڑواں وغیرہ کو چارہ ڈالنے میں آسانی ہو۔ ۱۔ بچھڑواں کا۔ ۲۔
 دودھ نہ دینے والی گالیوں کا۔ ۳۔ دودھ دینے والی گالیوں کا۔ اور ۴۔ حاطہ
 گالیوں کا چوک ہے۔ اور پردہ کی دیواریں گل صحن کو چار حصوں میں تقسیم کرتی
 ہیں۔ گ۔ گ۔ کمرلی یا چارنی ہے۔ یعنی جبکہ چارہ ڈالا جاتا ہے۔ ۵۔ ۵۔
 بچھڑواں کے کمرے۔ ۶۔ ۶۔ مادہ گاؤں کے کمرے۔ ۷۔ ۷۔ حاطہ کا پونکے
 کمرے۔ ج۔ ج۔ دودھ دینے والی گالیوں کے کمرے ہیں۔ ۸۔ ۸۔ وضع حمل
 کے کمرے۔ و۔ و۔ راستے۔ ن۔ وسط میں پانی کا حوض ہے جس سے سب
 جانور اپنے اپنے احاطہ میں یہاں پہنچ سکتے ہیں۔
 یہ نقشہ مضطرب مذکورہ کا تشریحی نقشہ ہے۔ اس میں ایک جانور کیلئے فیٹ



۴۔ اچھ طویل اور ۴ فٹ عرض جبکہ گھیری گئی ہے۔ پردہ کی دیوار جاڑیٹ سے کم بلند کسی حالت میں نہ ہونی چاہئے۔ اور کھانا پہنچانے کا راستہ بھی ساتھ تین فیٹ چوڑا رکھنا چاہئے۔ کہرنی کو بعض لوگ دو فیٹ بلند پسند کرتے ہیں اور بعض سٹے ناپسند کرتے ہیں۔ کہ جانور اگر بیٹھا ہو۔ تو اپنا چارہ نہیں کھا سکتا۔ اسلئے سطح ارض کے سطح اگر نہ رکھیں۔ تو قدرے بلند کریں۔ تمام حالتوں میں اصطبل کا فرش سچتہ بنایا جائے۔ اور ڈھلوان ہو۔ ورنہ صفائی غیر ممکن اور صفائی چونکہ لازمہ صحت ہے۔ اسلئے نہ چرچ کا کچھ خیال نہ کریں۔ بلکہ عدم صفائی کے بڑے خطر نتیجہ کو خور کریں۔

اصطبل کے کنارے کنارے ایک موری بچتہ فروز بناو۔ تاکہ مٹیاب اور اصطبل کے دھونے کا پانی اس میں بہ جایا کرے۔ کل نعن اصطبل کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے اگر دیوار نہ بنائیں۔ تو موٹے ٹاروں کی روک لو ہے یا لکڑی کے کچرک خاص خاص دوری پر گاڑ کر جیسا کہ اکثر ریل کی پٹری کے ہر دو جانب ہوتی ہیں۔ بناو۔ ساندے کے چوک کے گرد بھی احاطہ کی دیواریں بناویں۔ چونکہ ہندوستان گرم ملک ہے لہذا بہت شدہ آہنی چادر گرال قیمت ہوتی ہے اسلئے چھت پر پھر بلکہ پھر بل ڈالنا بہت مناسب ہے۔ دیواریں ۵ فٹ

سے کم بلذ بہتر نہیں ہاں دوفیٹ کی چنائی اس طرح پر کم ہو سکتی ہے کہ ۶ یا ۷
فیٹ کی بلندی پر چشتے چنائی میں چھوڑ دو جن میں لکڑی یا بانس وغیرہ کی جمعہ
کام کی ٹٹی لگا کر رنگ پھر دودھ روشتی اور ہوا بہم پہنچائیں گے۔ اور موسم سرما
میں اینر بوریا باندھ دو یا پونس کی تیلی سی ٹی ہوا روکنے کو لگا سکتے ہیں۔
جانوروں کے باندھنے کے لئے تمام دیوار کے ایک سرے سے دوسرے
سرے تک آہنی گول سریا نصب کر کے ہر صطیل میں ایک ایک زنجیر
لٹکا دو جس کا طول اس قدر ہو کہ مویشی آرام حرکت کر سکے گو دام کی چھت اگر
دو ہر امکان بنا دیں تو بچتہ رکھیں اور جسے توسع حفاظت کریں کہ تری چارہ
کو نہ پونچے جس سے وہ نہایت خراب ہو جاتا ہے۔

جو مویشی فریہ کرنے کی غرض سے پالے جائیں ان کے لئے بھی ایسا
ہی تھان بنا نا چاہیے لیکن ان کو چراگاہ میں بالکل نہ بھیجیں بلکہ تھان پر
ہی کھانے پینے کا بند و بست خوب کر دیں اور صفائی کا بید خیال رکھیں
ورنہ مویشی بیمار ہو جائیگے۔ روزمرہ پیشاب کی نالیوں کو اور اگر ممکن ہو تو
تھان کو بھی دھوا دیا کریں اور گو بر وغیرہ روزمرہ اٹھوا دیا جانا چاہئے۔ جو
جانور تھان میں رکھ کر پرورش کئے جاتے ہیں وہ بہت جلد نہایت فریہ اور
سولے ہو جاتے ہیں اور انکا گوشت بھی لذیذ ہوتا ہے۔

اغذیہ

دودھ کی زیادتی اور کمی اور مرہ غذا پر منحصر ہے چری بہت کھل بھوسی وغیرہ
کثرت سے ذخیرہ میں فصل پر خرید کر حج کر لینی چاہئے اگر ہنر کرد (لوکی) یا
کدو سے شیریں۔ سلجم۔ مولی۔ گاجر۔ ایکھ۔ باجرے اور جوار کی چری سبز
گھانس وغیرہ بھی کمیت میں رکھا جائے اور بوقت ضرورت خرچ کرے
رہیں تو پرورش مویشی کے لئے بہترین اشیاء میں سے ہیں مگر اور چناؤ

نہایت موٹا کرنے والی غذا ہے اس لئے با احتیاط برتنی چاہئے کیونکہ بھرجان
موشیوں کے جو ذریعہ کرنے کے لئے پائے جائیں دیگر گائوں کا نہایت ذریعہ
کرنا انکو سست اور بیکار بنانا ہے غذا میں بھی تغیر و تبدل بلحاظ موسم کے کرنا
چاہئے کیونکہ ایک ہی قسم کی غذا سے عمدہ نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ علی الصبح تھوڑا
بھوسہ جو اگیہوں کا کھلانا چاہئے جو یہ نسبت چانول کے بھوسہ کے اچھا ہوتا
ہے اور دودھ دوہنے کے بعد بھوسی یا مٹر کے چمکے اور بھوسہ پانی میں
تر کر کے کھلا دیں۔ اور پھر پانی پلانے لے جائیں پھر تھوڑی سی گھاس اگر مٹر کے
درہ خشک کھلا دیں دو پھر کو قدرے جوار یا باجرہ دیں عام طور پر ہندوستان
میں علی الصبح اور شام کو سانی کھلانے کا دستور ہے مگر اچھا نہیں ہے
مذکورہ بالا طریق پر عمل کیوں۔ اناج ہمیشہ کوٹ کر اور سانی بنا کر کھلایا کریں
ثابت کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور ٹیڑھے بارشام کا دودھ نکالنے
کے بعد سانی دیں۔ اور ہمیشہ نالج کو جوش دیکر اور کھلی کو گوٹ کر ملا کر کھلا دیں
مرکب فیل کی اکثر لوگ تعریف کیا کرتے ہیں۔

اسی یا بیسی کی کھل ہو زن ملا کر یا علیحدہ ایک سیر

جو یا گندم کا بھوسہ ٹریڈ سیر

جو گئے ہوئے ایضاً

دلے ہوئے چنے آدھ سیر

آبی یا ولی ہوئی اسی ایضاً

گئے ہوئے بنولے یا اوس کی کھل ایک سیر

بھوسی ایضاً

نمک ٹریڈ چٹانک

گندہ دو تین چٹکی

اگر کاسے چرائی پر گئی ہو تو مذکورہ بالا اجزا میں تین یا چار سیر سبز گھاس

ورنہ بارہ پندرہ سیر گمانس ملا کر کل مرکب کو دن میں ۳ یا ۴ مرتبہ کر کے کھلاؤ اور اس کے علاوہ جقدر سبز چارہ وہ کھانا پسند کریں اگر گائے زیادہ فربہ ہو جائے گی تو اُسکا دودھ کم ہو جائیگا اور بیل کی خواہش ظاہر کرے گی۔

مذکورہ بالا مقدار غذا کی ایک متوسط قد کی یعنی کوئی آٹھ سیر دودھ دینے والی گائے کے لئے چھوٹی گائے کے واسطے کم اور بڑے جانور کے لئے حسب ضرورت زیادہ کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں ماش کی دال بھی کھلائی جاتی ہے لیکن اس سے اکثر پیٹ پھول جاتا ہے اس لئے استعمال اچھا نہیں بنولہ کی کھلی سے دودھ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور بخار و کئی اور جینے سے فربہ بھی آتی ہے۔ لیکن دودھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ بھوسی خواہ جو کی ہو یا گیوں کی دودھ بڑھاتی ہے لیکن اُس کے خواص اور اجزاء پر کچھ اثر نہیں کرتی ابھر اور کساری کی دال بھی گائے کو ہرگز نہ کھلائیں۔ اُبے ہوئے چانول یعنی خشک نہایت مکی غذا ہے اور اس سے دودھ بھی کم پیدا ہوتا ہے۔ گیہوں کی نشست جو زیادہ مقوی اور صحت بخش ہوتے ہیں۔ میوؤں سے دودھ زائد پیدا ہوتا ہے خصوصاً پیپتاجس کے استعمال سے روکا ہوا دودھ جاری ہو جاتا ہے اسی طرح آبالے ہوئے سبز کدو سے بھی دودھ بڑھتا ہے۔

الشی کی کھلی سے مقوی اور عمدہ دودھ حاصل ہوتا ہے اور ناریل کی کھلی اس سے دوسرے درجے پر ہے لیکن سرسوں کی کھل گرم ہوتی ہے اس لئے سرد موسم میں کھلائی بہتر ہے۔ تل کی کھلی عمدہ ہے لیکن بعض دفعہ بنگال میں اس کے استعمال سے آنتوں میں کیرے پڑ جاتے ہیں۔ اگر سبز چارہ گائے کو دیا جائیگا تو اس کی صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ دوب گمانس۔ بچلا ہوا۔ ایکھ۔ مولی۔ جئی۔ سبز جو۔ اور گندم۔ چری وغیرہ متوسط مقدار میں ضرور کھلائی جائے گی۔ کرم کلمہ۔ اور فلیجم بھی جو شش دیکر کھانا بہتر ہے۔

بمولہ کے کھلانے میں اتنی احتیاط ضرور ملحوظ رہے کہ ابھر روئی کاڑواں

بالکل باقی نہ رہے ورنہ اس کے استعمال سے درد تو لے لیج پیدا ہوگا اور اس کے صاف کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ ہلکی آگ پر کڑا ہی رکھ کر تھوڑے تھوڑے بنولے اس میں ڈالو اور حرکت دو تاکہ رُواں جل جائے اور خود بنولہ نہ جلے۔ بھوسی کو سانی کو تیار کرتے وقت سب سے اخیر ملانا چاہئے۔ اور کھل کو جب سانی ہو رہی ہو کو ٹا کر ملا دیں جن برتنوں میں سانی تیار کریں ان کی صفائی کا بہت خیال رکھیں اور اسی طرح بیٹھا اور صاف پانی پیچنے کو دیں تاکہ بیماری سے دور رہیں۔

جنوبی ہند میں دودھ دینے والی گایوں کی غذا

بنولہ کوٹ کر یا ثابت پانی میں بھگو کر تنہا یا دیگر اشیاء کے ساتھ ملا کر دن رات میں دو ڈھائی سیر تک کھلایا جاتا ہے اگر تل کی کھلی یا چانول کی بھوسی کے ہمراہ دیں تو وزن میں کم دیں ڈاکٹر رائل صاحب کی تحقیقات سے بنولہ میں پانی۔ شکر۔ البومن۔ فاسفورس۔ اور سلیکا وغیرہ غذائیت بخش اجزاء موجود ہیں۔ اگر کھل کی صورت میں دیں تو دو گھنٹے تک پانی میں تر رکھیں۔ تل کی کھل۔ مونگ پھلی۔ اور ناریل کی نہایت پرورش کنندہ شے ہے دودھ بڑھانے کے علاوہ جسم میں طاقت اور خون میں کثرت پیدا کرتی ہے۔ مٹر کی دال بھی گوشت پیدا کرنے والی چیز ہے اور وزمرہ دوسیر سے چار سیر تک تنہا اور دیگر اشیاء کے ساتھ ملا کر بمقدار نصف کھلائی جاتی ہے لیکن پہلے پانی میں اچھی طرح ہلگو دیتے ہیں۔ گیہوں اور چانول کی بھوسی بھی مٹر کی دال کی طرح ہے اور کسی قسم کا اناج ہندوستانی اس لئے نہیں کھلاتے کہ ان کے خیال میں حرارت جیسی بُرا کردہ دودھ میں کمی کر دیتا ہے۔

عام طور پر پیٹنے کے لئے چانول کا دھوون یا چانول کی باسی پیچ جسکو کائی بولتے ہیں لہجہ سانی کھلانے کے دیتے ہیں اور جو جانور چرائی پر نہیں

جاتے انکو سبز تازہ گمانس شام کیوقت دیتے ہیں دس پندرہ سیر سبز گمانس اور اسی قدر سبز چانول کا چارہ کافی سمجھا جاتا ہے لیکن جو چرائی پر آئی ہو اس کو سبز گمانس نہیں دیتے بلکہ بھوسہ کھلاتی ہیں اگرچہ بھر نمک دوسرے تیسرے روز دودھ دینے والی گایوں کو دیا جائے تو مناسب ہے جنگلی جھاڑ سیری کے پتے یا پالا سبز گیہوں۔ سرسوں۔ سبز۔ جوار۔ اور کی۔ چولائی کا ساگ وغیرہ بھی دودھ بڑھانے والی اشیاء میں سے ہیں جس گائے کے بچہ ہونے کے بعد دودھ میں کمی ہو تو دودھ میں گریا راجھ ملا کر پلاؤ اور جو اور گیہوں کا ڈلیا پکا کر کھلاؤ۔

اصلاح کویم بتور میں اچھے کام کرنے والے جانوروں کو یہ خوراک ملتی ہے۔ اور کافی سمجھی گئی ہے۔ بھوسہ ۵ سیر۔ چنانچہ ۱ سیر۔ (جو جوش دینے سے دگنا ہو جاتا ہے) گمانس ۲۵ سیر۔ اور کھلی حوادہ کسی قسم کی ہو آدھ سیر نیز چولائی۔ بوسی وغیرہ ایسی کوئی شے جس سے وہ اچھی حالت میں رہیں ہرگز

بچڑوں کا انتظام

بچڑوں کو صرف چانول کی پیچ پر جس میں نمک ملا ہو گزارا کرانا یا صرف خشک کھانا ان کی پرورش کو روکتا ہے کیونکہ یہ غذا اور ان کی ماں کا تھوڑا سا دودھ مضبوط ہڈی بنانے کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے۔ ان کو اگر دو چار سیر بھانچہ علاوہ دودھ کے دیجائے تو بھی کچھ قوت پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک فیض کے بچہ کو اس کی ماں کا بہت سنا دودھ پلانا چاہیے۔ بعد ازاں دن میں ۳ بار ماں کے پاس باندھ دیں اور ہری دوب۔ کھل وغیرہ تھوڑی تھوڑی کھلانے کی عادت ڈالیں بھنوں کی رائے ہے کہ ان کو مٹر اور پھلیاں زیادہ کھلانی چاہئیں اور گیہوں کے پھول میں بیر شراب ملا کر بطور گولی کے روڑ دیں جس سے ان کو غفلت کی نیند آوے گی اور مینہ سے وہ جلد مرے

ہو جائیں گے دو ماہ بعد ان کو فرج کر سکتے ہیں اگر فروخت کینیکے لئے پالے جائیں تو جو کے آٹے کا حریرہ جس میں کھل اسی یا تلی کی ملا کر پکائی جائے چانول کی پیچ یا چھچھ کے ساتھ ملا کر کھلانا چاہیے گیہوں یا جوہی پکا کر کھلانا ہیں لیکن تھوڑا دودھ ضرور دیں۔

بیل یا سانڈ

سانڈ ہمیشہ اچھی نسل کا خریدنا چاہیے کیونکہ اس کی عمرگی پر ہمارے گلہ کی بہبودی اور فائدہ منحصر ہے سانڈ میں جو خرابی اور عجیب ہوگا وہ اس کی اولاد میں ضرور ہوگا۔ عمر میں دو سالہ اپنی پوری طاقت میں ہوتا ہے اور کسی حالت میں تین سال سے زائد نہ ہو اور صورت شکل میں مردانہ اور دلیر ہو۔ ہر سال اس کے ایک بچہ کو سانڈ ضرور بناؤ جو وقت ضرورت اگر تمہارا سانڈ بیمار ہو جائے یا مر جائے تو کام آ سکتا ہے یا دیگر کاشتکاروں کے گایوں کے بھرنے سے فائدہ اٹھا سکتے ہو یا اس کو تمام سال کٹرک میں جھکا صحت کشادہ ہو کر کھنا چاہیے اور قدرہ اگر ممکن ہو تو باہر بھی پھرایا جائے نیز ہاتھ سے کچھ خوراک کھلائی جائے تاکہ وہ سہ جائے اور بندھا بندھا غضبناک نہ ہو جائے نیز اس کے ہاتھ بھی ضرور ڈال دینی مناسب ہے۔

بیل ۱۶ ماہ میں گیا بھن کرنے کے لائق ہو جاتا ہے اور گلے ہمیشہ تین تین ہفتے بعد گرانی رہتی ہے۔ ایک سانڈ ساٹھ گایوں سے بھی زائد کو بھر سکتا ہے لیکن ایک یا دو ماہ متواتر اس سے کام نہ لیں بلکہ اگر اس کی صحت اور طاقت کو برقرار رکھنا منظور ہو تو چھ ماہ یا ایک سال میں اس قدر کام لیں نیز اگر کئی سانڈ موجود ہوں او ماپنے بچے تیار ہو گئے ہوں تو ہر تین باہ سال کے بعد نیا سانڈ بدل دیا کریں اور بچھڑے کی عمر جب تک پوری تین سال کی نہ ہو جائے بچہ نہ لو۔ اگر مادہ سانڈ کے پاس جاتے سے انکار کرے

تو اُس کو اس گائے کا دودھ پلاؤ جو گھیا بھن ہو چکی ہو بلکہ مگر بھی دودھ چھڑک
یا گر کھلاؤ تو وہ خوب گرما جائیگی۔

کہتے ہیں کہ مزیا مادہ بچہ لینا اس طرح ممکن ہے کہ جو ہیں گائے گرائے
فورا اس کو گھیا بھن کرادو تو مادہ بچہ پیدا ہوگا اور جو آخری وقت میں یعنی جب
اُس کی حرارت کمزور ہو گئی ہو حاملہ کراؤ گے تو بچہ پیدا ہوگا لیکن یہ امر
پورے طور پر پایہ ثبوت کو نہیں پہونچا۔

بانجھ گائیں

ہندوستان میں بوجہ گرمی کے بہت کم گائیں بانجھ جلتی ہیں لیکن برعکس
اس کے انگلستان اور یورپ میں یہ خرابی موجود ہے اور اس کی وجہ
مصنوعی غذا یا گھاس کے ساتھ آرگٹ آف رائ کا بلا اطلاق کما لینا ہے
جس کا اثر خاص کر اعضائے تناسل و رحم پر ہوتا ہے۔ انگلستان میں دس
فیصدی گائیں بانجھ دیکھی گئی ہیں ایسے جانوروں کو یا جو بچہ گرا دیتی ہوں
فروخت کر ڈالنا چاہئے۔ اگر فرہ کرنا مطلوب ہو تو ہلکی غذا دیں کیونکہ جب
وہ بچہ دینے کے ناقابل ہیں تو بیفائدہ قیمتی غذا کو خراب کرنا نادانی ہے۔
ایک چٹانک نمک ۳ سیر اسی کی کھل اور ۳ سیر چنے ہو سہ میں روزانہ کھلانا
کافی ہے۔ لیکن پانی میں بہگو کر دینا لازم ہے پہلے پہلے کم غذا دیں اور
آخر میں خوب کھلا دیں تو فرہ ہی جلدی آتی ہے بلکہ مقدار مذکورہ دن میں
بچہ دفعہ کر کے دینا چاہئے فرہ ہونے والے جانوروں کو شب و روز مکان
میں رکھنا چاہئے ان کو پانی پلانے ہی دور نہ لیجائیں تاکہ خوب تیار ہوں۔
گورنمنٹ فارم سینڈاپٹ کی سالانہ رپورٹ کا خلاصہ بابت ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء
بوجہ دلچسپ اور مفید ہونے کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک گائے مبلغ ساٹھ روپیہ کو مہدیک ماہہ بچے کے خریدی گئی جس

کی خوراک اس وقت ۲ سیر مونگ پھلی کی کھل سیر بھج بھوسی گندم کی اور دس سیر بنر چارہ اور ساڑھے سات سیر گھانس اور پونے دو تولہ نمک تھی صبح کو دودھ دوہنے کے بعد اس کو دو گھنٹے کے لئے پاس کے چرگاہ میں چھوڑ دیا جاتا تھا اور باقی وقت وہ تھان پر بندھی رہتی تھی جہاں اسکو کافی مقدار میں پانی بھی ملتا تھا۔ صبح کو بکے اور شام کو پانچ بکے دودھ نکالا جاتا تھا اس حالت میں اس کو کھل کھانے کو ملتی تھی اور پھر پاس باندھ دیا جاتا تھا تاکہ کچھ حصہ دودھ کا باقی رہا ہو پلایا جائے اور باقی وقت بچہ کو ماں سے علیحدہ رکھا جاتا چنانچہ بارہ ہفتے کے دودھ کا اوسط وزن بحساب روزانہ دس پینٹ (پینٹ مساوی ہے ڈھائی پاؤں کے) ہوا اور جب قدر دودھ بڑھتا گیا جانور کا وزن بھی زیادہ ہوتا گیا چنانچہ بوقت خریداری ۲۶ سیر کا تھا لیکن چار ماہ بعد ۳۸ سیر ہو گیا۔

تجربہ دیگر:- نیلور کی گائے اور دیون کے بیل سے جو بچہ ہوا یہ تجربہ اس کا ہے اور بچہ ہونے کے تیسرے روز سے چھ ماہ تک روزانہ دودھ کی مقدار وزن کر کے درج رہی گئی یہ اس گائے کا تیسرا بچہ تھا۔ اس عرصہ میں اس کی خوراک ۲۰ سیر بنری دو سیر مونگ پھلی کی کھل ایک سیر گیہوں کی بھوسی اور ۲ تولہ نمک رہے چنانچہ بھوسی اور کھل ملا کر نصف صبح اور نصف شام کو دی جاتی تھی۔ اور دو گھنٹے چرگاہ میں چھوڑنے کے بعد شب و روز تھان پر بندھی رہتی۔ صبح سات بجے اور شام کو ۵ بجے دودھ دوھا جاتا۔ اور بچہ کو اس کی قریب باندھ دیتے تاکہ کچھ مقدار دے بھی جاتی۔ چنانچہ چھ ماہ کا اوسط وزن روزانہ دودھ ۱۳ پینٹ حاصل ہوا۔ اور چھ ماہ میں بچہ کا سبز چارہ۔ عید کی کھل۔ عید کی بھوسی۔ تھے کا ہوس اور نمک اور عید خرچ لازم کے صرف ہونے سے عید بیکل مع عید خرچ ہونے اور ۱۳ پینٹ دودھ حاصل ہوا۔ اگر اس میں سے عید بچہ کی قیمت

کم کر دیں تو جسے دو دھند کو رہ کی قیمت ہوتی ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مونگ پھلی کی مکمل مثل چنے کے مفید ہوتی ہے اور خاص موسم پر بہت سستی بکتی ہے۔ اور کام کرنے والے جانوروں کے لئے دوسیر مکمل اور چارہ کافی غذا ہے چنانچہ گورنمنٹ فارم میں سرد موسم میں ۹ گھنٹے اور گرم موسم میں ۸ یا ۱۰ گھنٹے موشی سے خدمت لی جاتی ہے۔ اور گاڑیوں میں ساڑھے بارہ من سے پندرہ من تک بوجھ لادھا جاتا ہے اور رفتار گاڑی دوسیل فی گھنٹہ کے حساب سے شمار ہوتی ہے ذیل کی فہرست اغذیہ بابت ۱۸۸۳ء و ۱۸۸۴ء بھی ملاحظہ ہو۔

انڈیہ	کام کرنوالا موشی	گانے	جوان بیل	بچھڑا	کم عمر بچھڑا
مونگ پھلی کی مکمل	۲ سیر	۲ سیر	۱ ۱/۲ سیر	۱ سیر	۱/۲ سیر
بھوسی	x	۱	x	۱	۱
دال کے چھلکے	۲	۲	۲	۱	x
نمک	یک چٹانک	پونے چار تولہ	۱/۲ چٹانک	۱/۲ چٹانک	۱/۲ چٹانک
سبز چارہ	۶ ۱/۲ سیر	۲۰ سیر	۱۵ سیر	۱۰ سیر	۲ ۱/۲ سیر
خشک چارہ	۳۰	x	x	x	x

زندہ موشی کا وزن دریافت کرنے کا قاعدہ

فٹوں میں دونوں شانوں کے ذرات نیچے سے بل کا گردناپ کر مرلج کر لو اور شانہ کے لنگے جسے سے دم تک ناپ کر پانچ میں ضرب دو پہنہ دو اعداد کو آپس میں ضرب دیکر کیس پر تقسیم کرو تو وزن اسٹون میں معلوم ہو جائیگا اور ایک اسٹون مساوی ۷ سیر کے ہوتا ہے فرض کرو کسی کاٹے کا گردنا ۶ فٹ اور طول ۱/۲ فٹ ہو تو ۵ فٹ ہو تو ۵ فٹ ہو تو ۶ x ۱/۲ = ۳

فیٹ کے ہوا اور $\frac{1}{2} \times 5 = \frac{5}{2}$ فیٹ اس واسطے $\frac{1}{2} \times 22 = 11$ فیٹ کے ہوا اس کو ۲۱ تقسیم کیا تو باون استون یعنی پانچ من و سیر گائے کا وزن ہوا۔ اگر جانور بہت فریہ ہو بلکہ حصہ کل وزن کا اور زائد کر لو اور بہت ڈبلا ہو تو بلکہ حصہ کل وزن کا کم کر لو۔ اور یاد رہے کہ کہاں کا وزن کل جسم کا $\frac{1}{2}$ اور چربی کا $\frac{1}{4}$ ہوا کرتا ہے۔

باب سوم

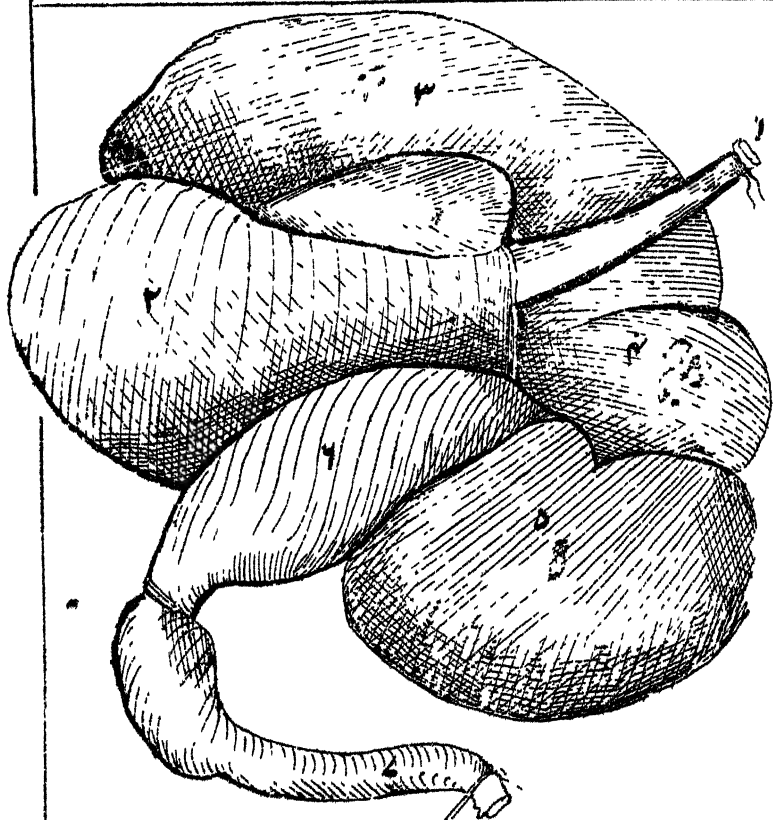
علاج الموشی

امراض اور علاج لکھنے سے پہلے مناسب معالج ہوتا ہے کہ آلات ہضم اور تنفس وغیرہ کا مختصر حال بیان کر دیا جائے کیونکہ علاج وہی شخص خوب کر سکتا ہے جو کم از کم اتنا جانتا ہو کہ موشی کی مشین کے اندرونی پیرزے کیا کام کر رہے ہیں اور حالت مرض اور حالت صحت میں کیا کیا فرق اور کس کس قسم کی تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں۔

معدہ

جگالی کرنے والے جانوروں میں چار حصے ہوتے ہیں۔ غذا براہِ قریبی پہلے معدہ میں جو سب سے بڑا اور ضخیم میں بائیں طرف تقریباً پیٹ کے بلکہ حصہ کو گھیرتا ہے جاتی ہے اس کو اوچھڑی کہتے ہیں اور اس کی سطح خاردار ہوتی ہے۔ دوسرا معدہ سب سے چھوٹا خانہ ہے اس کی استری جہلی کی ترکیب شدہ کی لمبی کے چپتے کی طرح ہوتی ہے اور فی الحقیقت پہلے معدہ کا ایک بڑا حصہ اسکو چٹا بولتے ہیں تیسرا معدہ پتو جھری کہلاتا ہے اور دوسرے سے بڑا دائیں

جانب واقع ہوتا ہے اس کی جھلی میں چوڑے چوڑے ورق یا دیواریں
طویل رخ پر ہوتی ہیں چوتھا معدہ باضمہ کا اصلی خانہ بنام چستہ مشہور ہے
کیونکہ اس میں وہ کام انجام پاتا ہے جو دوسرے جانوروں میں ایک معدہ ہی
ہوتا ہے۔



میل کا معدہ

(۴) او جھری یا پہلا معدہ

(۵) پتو جھری یا تیسرا معدہ

(۶) اسعاء اثناء حشر

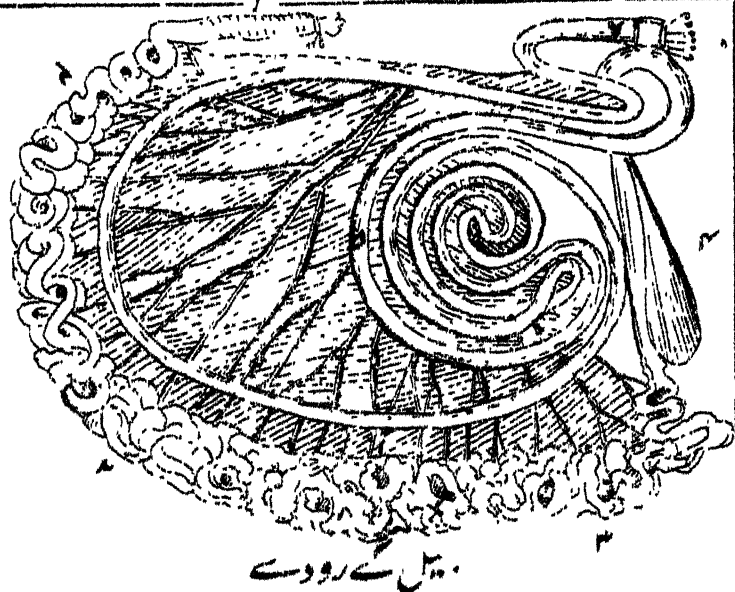
(۱) مری یا غذا جانیکا راستہ

(۲) چٹا یا دوسرا معدہ

(۳) چستہ یا چوتھا معدہ

او جھری کی حیب غذا کچھ نرم ہو جاتی ہے تو اس کا باریک حصہ موٹے

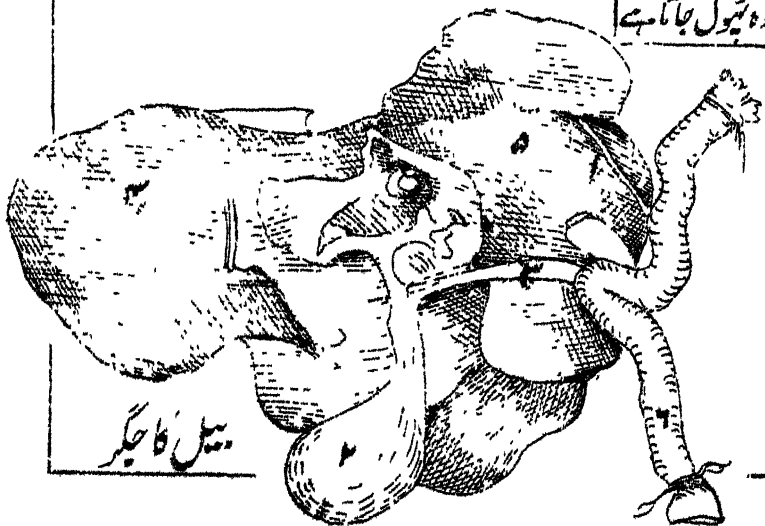
اجزائے جدا ہو کر پتو تہی میں پھیل جاتا ہے لیکن موٹی غذا دوسرے معنہ یعنی پتہ میں معنہ ملائی حرکت کی وجہ سے پھر حلق میں آجاتی ہے جس کو جانو دوبارہ چبا کر نگل پاتا ہے اس فعل کو چکائی کرنا بولتے ہیں۔ اور اس چبائی ہوئی غذا کا کچھ ہضم ہوا دیکھری میں کرتا ہے اور باقی پتو تہی میں پھیل جاتا ہے جہاں نیکیون اجزائے کسے۔ مائع ملکر اس کی شکل بالفل بدل جاتی ہے اور اس حالت میں اس کو کیوس بولتے ہیں سن بعد ۵۰ امعاء عشرہ میں داخل ہوتی ہے جہاں اس میں تین رطوبتیں ملتی ہیں۔ مرارہ۔ یا پشہ میں سے صغیر اجزائی مائل بہ رنگ کی رطوبت ہوتی ہے اور لعلیہ کا عرق جو لعلیہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ہا ہضم میں مدد دیتا ہے۔ اور تیسرے امعاء کے غدود کی رطوبت۔ کیوس پران رطوبات کا یہ اثر ہوتا ہے کہ تیزابی کیفیت والے اجزاء پٹ کر بے اثر ہو جاتے ہیں اور چربی دار اجزاء پٹ کر قابل ہضم بن جاتے ہیں اور اس طرح یہ تمام غذا کاست نہا بد اسفید رطوبت بن کر چھوٹی آنتوں میں داخل ہوتا ہے اور کیلوس بن کر پکارا جاتا ہے۔



(۱) اسعاد شاعشریہ
(۲) اسعاد صایم
(۳) اسعاد قیق
(۴) روده مستقیم
(۵) قونون
(۶) اغنی

چھوٹی آنتوں میں سے جاؤ با اور وے غذا کے ست کو چوس چوس کر جسم کی پرورش کے لئے بھیجتے رہتے ہیں اور پھر وہ سفید رطوبت آخر کار سرخ رنگ کا خون بن جاتی ہے۔ اور چھوٹی آنتوں میں سے گذرئی ہوئی بڑی آنتوں میں پھسل جاتی ہے اور آخر کار روده مستقیم میں تھج ہو کر براہ تصدیع کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے۔ آنتوں کا طول یل کی ۲۲ فٹ ہوتا ہے جگر کا بڑا کام صفرا پیدا کرنا ہے جو تھوڑا تھوڑا رس کر پتہ میں جو پتہ کل تھیلی ہوتا ہے جمع ہوتا رہتا ہے اور وقت ضرورت وہاں سے خارج ہو کر غدا سے روده میں ٹپاتا ہے۔ اگر صفرا کم ہو تو غدا کا قوام قابل ہضم تیار نہ بننے سے جانور بیمار ہو جائیگا اس طرح اگر زیادہ صفرا پیدا ہو گا تو بھی اس کو دست آنے لگیں گے۔

پھیپہہ دھونکتی کی طرح کا وہ آکے جس کے ذریعے سے سانس کا دودہ جاری رہتا ہے اس کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ سانس اندر کو لیا جاتا ہے تو وہ ٹپول جاتا ہے



(۴) جگر کا بایاں نو تھڑا

(۵) جگر کا ۱۰ ہٹا نو تھڑا

(۶) امعاء اثنا عشریہ

(۱) بلبہ کی نالی

(۲) مزارہ یا پٹہ

(۳) صفرا کی نالی

اور جب ہوا خارج ہوتی ہے تو وہ سکر جاتا ہے اور یہ عمل پید ہونے سے مرتے دم تک برابر جاری رہتا ہے ہمارے ارد گرد کی ہوا میں سے ایک خاص قسم کی ہوا اوسکین کیلئے پیکر چیدہ میں داخل ہوتی ہے اور خون سے ملکر اس کو صاف کرتے ہوئے تمام جسم میں پہنچ جاتی ہے جہاں کاربن سے ملکر بصورت کاربانک ایسڈ گیس بذریعہ سانس کے خارج ہو جاتی ہے اور یہ کام ہر وقت جاری رہتا ہے چونکہ ہوا چھ منٹ کے عرصہ میں تمام جسم کا دورہ کر کے واپس آ جاتی ہے اس لئے سخت کا مدار زیادہ تر صاف تازہ ہوا پر منحصر ہے جو حیوانی تیلی اور خراب ہوا میں رہتے ہیں ان کی صحت بہت جلد بگڑ جاتی ہے بڑے بڑے شہروں اور میدان کے رہنے والوں کی حالت کا مقابلہ کر کے جب چاہو آزالو۔

بیل کا دل وزن میں ڈیڑھ سیر سے سوا دو سیر تک ہوتا ہے لیکن گھوڑے کی طرح اس کی حرکت صاف میز نہیں ہوتی جنگالی کرنے والے جانوروں کے دل میں ہڈیاں شعلہ گوشتہ ہوتی ہیں۔ حیوان کا دل نمبر ۱۲ حوض کے ہے جو ہر وقت کھلتا اور بند ہوتا رہتا ہے اس میں سے دو بڑے نل یا سوریوں اور پھر اس میں سے چھوٹی چھوٹی ٹیلیاں تقسیم ہو کر جسم کے بالائی اور نیچے کے تمام حصوں میں پہنچتی ہیں یہ دو بڑے قسم کے ہوتی ہیں ایک متحرک جنگو شریٹن کہتے ہیں اور انہیں سرخ خون بہتا ہے اور دوسرے غیر متحرک بنام درید تہن ہیں۔ بخینی رنگ کا خون رہتا ہے اور تیسری قسم کی سنایت باریک بال سی ٹیلیاں ان دونوں کے درمیان بکثرت پانی جاتی ہیں۔ فی الحقیقت خون سب یکساں ہے لیکن جو خون جسم میں حرکت کر کے غایظ ہو جاتا ہے اس کا

زنگ نیلگوں ہو جاتا ہے مگر سانس کی تازہ ہوا لگتی ہے وہ پھر سرخ ہوتا ہے۔
 دوران خون کا سلسلہ دل کے کیلتے اور بند ہونے کی وجہ سے ہے۔ رگی جہزہ
 یا شراہین کو نبض کہتے ہیں چنانچہ انسان کی نبض کلائی پر دیکھی جاتی ہے اور
 گھوڑے کی نیچے کے ہپٹے میں لیکن بیل کی نبض ملنی مشکل ہے پھر بھی بیٹھے
 کی حالت میں اٹکے کمر کے تنگ کی سیہ میں تالاش کرو۔ یا سینہ کے بائیں
 جانب گنتی کے قریب دل پر ہاتھ رکھ کر حرکت کا اندازہ کرو جو بحالت صحت مرت
 ہر میں چالیس بار ہوگی۔ اگر توفیق آدمی حلال کئے ہوئے جانور کی نعشیں
 کا وقتاً فوقتاً معائنہ کریں گے تو معمولی تشريح جسم سے خوب واقف ہو جائیں گے۔
 دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ مویشی پالنے کے شایق ہیں جب انکا جانور بیمار ہو جاتا
 ہے یا دوسرے معمولی سی بھی پوٹ لگ جاتی ہے تو وہ دوا کے لئے مجبور ہو کر ہر ایک معمولی
 آدمی سے علاج کرانے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اکثر نادانوں کے علاج سے
 بجائے فائدے کے الٹا نقصان ہوتا ہے اور بعض موقعوں پر دوا بھی بہم نہ
 پہونچنے کے سبب مریض مر جاتا ہے اس لئے صفحات ذیل میں معمولی امراض
 کے مجرب نسخے جو نہایت سہل ہیں درج کئے جاتے ہیں تاکہ مویشی کے مالک ضرورت
 کیوقت استعمال کر سکیں لیکن یہ بھی خیال رکھیں کہ اکثر ہندی زمیندار اور کسان صاحب
 خاص امراض کے بہت عمدہ نسخے جانتے ہیں اور خوب علاج کرتے ہیں اس لئے
 کتاب کے نسخوں پر ہی ہر وسہ نہ کر رکھیں بلکہ سجدار آدمی سے مشورہ لینا بھی خوش
 اس میں کچھ شک نہیں کہ دوا سے تو مرض رفع ہو اہی کرتا ہی لیکن صفائی اہتمام
 اور روشنی اور صاف پانی عمدہ چارہ اور معمولی حفاظت ایسے اسباب ہیں کہ
 جو مرض کو دور ہی رکھتے ہیں اور جوت والے امراض میں جو امراض کو جہا تک
 ممکن ہو گھٹنے سے بالکل علیحدہ تھان میں رکھنا لازمی امر ہے۔

گیلی جگہ مینہ اور گرم تو اور گرمی کی دھوپ اور سڑے ہوئے تالابوں کے
 پانی سے جسے الموح مویشی کو بچائیں۔ اگر مالک کے پاس ایک گلمویشی کا ہو

اور زمین چرائی کے لئے رکھی ہو تو اس میں پانی اور سایہ دار جگہ کا ایسا انتظام کر دیں کہ وقت ضرورت موشی کو آرام مل سکے جب کوئی نیا جانور خرید کر تو تھوڑے دن تک علیحدہ رکھو تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ بیمار تو نہیں ہے۔ اگر ہاتھ پاؤں یا گھم وغیرہ کی بیماری جو چھوت والی بیماریاں خیال کیجاتی ہیں کسی جانور کو چھوئے تو فوراً اسکو علیحدہ کر دو اور تمام اسٹبل اور تھانوں میں کاریاں لگ یا فینائل دن میں دوبارہ چھڑک دیا کر اس عمل سے دیگر جانور بیماری سے محفوظ رہیں گے مریض جانور کا کمانا پانی بھی علیحدہ ہونا چاہئے اور اس کے گوشت کو جلا دینا زیادہ بہتر ہے۔ جو موشی چھوت والی بیماریوں سے ہلاک ہوں انکی نعش کو زمین میں گرا دینا آگ میں جلا دینا مناسب ہے لیکن ہندوستان جیسے ملک میں اکثر ایسی بیماریاں ہوتی رہتی ہیں اور خیریب ہوتی ہے جبکہ وہ اپنا اثر کر جاتی ہیں اس لئے زیادہ کچھ اس پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور معمولی مریض کی تدابیر بیان کرتے ہیں تاکہ ہر کس و ناکس اپنے طور پر اپنے موشی کا علاج کر لیا کرے اور ہر ذرا سی بات کے لئے ویٹرنری سرجن (بیطار) کا محتاج نہ رہے۔ کیا بھن گائے کا دودھ کبھی ترش ہوتا ہے اور جوش ہونے میں پھٹ جاتا ہے اس لئے اسکو علیحدہ رکھنا چاہئے تاکہ باقی دودھ خراب نہ ہو۔

جس گائے کو خوب پیٹ بھر کر خوراک ملتی ہے تو وہ سانڈ کے پاس جانیکی رغبت کرتی ہے ایسی حالت میں اس کو چھاپھ پلائی چاہئے۔ کیلا گوند پانی میں بھگو کر دینا اور گنے کو کھیل کر کھلانا یا اس کا رس پلانا بھی یہ ہی فائدہ کرتا ہے اگر گائے بار بار سانڈ کے پاس نہ پہنچے یہی انکار کرے تو مہو کی یا دوسری یا کوئی اور شرابی پڑ پاؤ پلانا اور گوند کھلانا چاہئے۔ اگر گائے ابھی طرح دودھ دیتے دیتے کم دودھ دینے لگے اور کوئی ظاہر وجہ نہ معلوم ہو تو اس کو پیتا (ارنڈ خریزہ۔ ارنڈ لکڑی) یا اوس کے پتے یا کدو (نہرا گھیا) یا پیٹھا کدو (گونڈھا) جوش دیکر کھلانا چاہئے۔ اگر کچھ پیدا ہونے میں زیادہ تکلیف ہوئی ہو تو ایک بوتل بیر شراب

کی ہر صبح کو چند روز تک پلا دیا کرو اور ماشہ چرائیۃ کو سفوف کر کے گڑ میں گولی باندھ کر صبح شام دینا بھی اچھا ہے اگر کچھ ہونے میں گائے کو زیادہ تکلیف ہو تو ایک دوڑتی ایفون کھلانی چاہیئے جو گائے دودھ نہ دیتی ہوں ان کو اناج کھلانا اچھا نہیں گھانس اور جھوسہ کھلانا یا بیل کے پاس اکثر بیجانا مناسب ہے۔

اگر گائے کے تھن یا بھٹیاں پاک گئی ہوں تو دودھ نکالنے کے بعد کپڑے سے خشک کر کے چربی بٹیا مکھن میں موم ملا کر مرہم کی طرح تل دینا چاہیئے۔ اگر زیادہ تکلیف ہو تو ۲ ۱/۲ تولہ موم میں ڈیڑھ چٹا مک چربی الکی آگ پر پگھلا کر ماشہ شوگراف لیڈ ریسٹ آف لیڈ سیسہ کا گشتہ اور ماشہ پیٹری کا سفوف بعد سرد ہونے کے ملا دو اور گرم پانی سے تھنوں کو دھو کر اس مرہم کو لگا دیا کرو۔

جُون اور چھڑی

یہ کیڑے موشی کو بہت تکلیف دیتے ہیں چھڑی اگر بڑی ہو تو آسانی سے پکڑ کر چھڑا دینی ممکن ہے لیکن جو بہت چھوٹی ہوں اُنکا نکالنا سہل نہیں ہے مگر ایک جھاڑی گزسوا گزلی ہوتی ہے جس کو بنگالی زبان میں چوات گارا اور ہندوستانی میں مکھن پتا بولتے ہیں ان کیڑوں کے دفعیہ میں عجیب اغفل باٹے گئے۔ اس کے پتے جو دل کی شکل کے آدمی کے ہاتھ کے برابر گہروری سطح کے ہوتے ہیں پھل کر موشی کے بدن پر لگا دینا چاہیئے اور دس منٹ بعد اس کو خیل دیں۔ تمام کیڑے دفع ہو جاتے ہیں لیکن مذکورہ بالا بونی ٹلا جواب شے ہے۔ تیل یا چربی سے بدن کو پکھلانا بھی ایک علاج ہے بعض دفعہ مکھیاں موشی پرانڈے دیے جاتی ہیں اور بچے ایک روز میں نکل کر کیڑے بن جاتے ہیں اگر اس مقام پر کا فور تیل میں پیسکر لگا یا جائے تو وہ کیڑے مر جائیں گے یا اگر وہ علد میں سوراخ کر کے داخل ہو گئے ہوں تو تار پین کے تیل میں کا فور

حل کر کے زخم میں بہر دوپہ نسبت کار بالک آئل کے زیادہ فائدہ دیگا۔ شرییفے کے پتے بھی ابرکام کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مگر کافور حکم اکیر کارکتا ہے۔

آنتوں میں کیڑے پڑ جانا

اگر گوبیس کیڑے نکلیں تو ڈھائی پاؤروغن اسی میں ۲ تولے تارپین کا تیل ملا کر پلاؤ دوشترطیکہ مریض کو دست نہ آتے ہوں اگر دست آتے ہوں تو تیل کا تیل ڈھائی پاؤ اور ۲ تولے تارپین کا تیل پلاؤ۔
کیلہ اور رسوت کھلانے سے بھی کیڑے مر کر دفع ہو جائیں گے۔

تھنوں کا ورم کر آنا

گرم پانی سے دھار دو اور پانی میں پرست خشخاش جوش دیکر ٹکور دو ہاتھ سے ٹول کر دیکھو کہ گٹھلیاں پڑ گئیں یا نہیں اگر پڑ گئی ہوں تو خالص سرسوں کا تیل ملو۔ یا قدرے کافور میں تیل ملا کر لگاؤ۔ ہاں یہ ضرور خیال رکھو کہ تیل خاص ہو۔ چونہ اور ہلدی کو پانی میں گھول کر لگانا بھی فائدہ بخشا ہے۔ ایسی حالت میں موشنی کو تھان میں باندھ کر رکھنا چاہیے۔ جو کالٹا اور ٹھوس کو جوش دیکر ٹکور کرنا بھی مفید عمل ہے۔

سکتہ

جب بیکایک کسی سبب سے دماغ میں بہت سا خون چلا جائے تو صدمہ سے باریک شراین پھٹ جاتی ہیں اور جانور بیہوش ہو جاتا ہے لیکن اس سے پہلے آنکھوں کے ڈھیلے باہر کو نکل آتے ہیں۔ سانس آہستہ اور بہاری ہو جاتا ہے اور بخیری کے آثار پائے جاتے ہیں جلد سرد پڑ جاتی ہے اور کبھی کبھی منہ سے جھاگ نکلتے ہیں۔ اور پھر تشنج ہو کر ایک سے ۲۴ گھنٹے کے اندر

جانور مر جاتا ہے۔

علاج :- بلندی سے سرد پانی کا ٹریڈا اس کے سر پر ڈالو۔ اور اگر جانور تلگنے کے قابل ہو تو آدھ سیر اسپم سالٹ یا کماری نمک ۲ سیر گرم پانی میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا پلا دو تاکہ آنتوں پر اثر ہو کر دست آوے یا اگر حققتہ کرنے کی بچکاری موجود ہو تو ۱۰ سیر سے ۲۰ سیر تک گرم پانی بذریعہ اس کے آنتوں میں پڑھا دو۔ اگر ان تدابیر سے جانور ہوشیار ہو جائے تو اس کو احتیاط اور آرام سے رکھو اور چانول کی پیچ پتلی کر کے پلاؤ۔

کھانسی

معمولی کھانسی ہو تو جانور کو بالسنی کے پتے کھلاؤ دو تین روز میں مرض دفع ہو جائیگا اگر سخت بخار کے بعد لرزہ ہوا اور تنفس میں تنگی اور خشک کھانسی ہو اور بے چینی پائی جائے اور کبھی کبھی منہ پاناک سے رطوبت خارج ہو اور کھانسی کھانسنے کی رغبت نہ ہو اور جانور اپنی گردن کو زمین پر بار بار تکلیف سے ڈالے تو جان لو کہ زکام کی خرابی سے یہ مرض ہوا ہے اور یہ مرض اکثر سردی کھانسنے اور تریجکے میں دیر تک رہنے یا یکایک محنت کے بعد سرد جگہ میں آنے سے ہو جایا کرتا ہے۔

علاج :- سب سے پہلے آدھ سیر نمک کو ۲ سیر پانی میں جو گرم ہو گھول کر پلاؤ اور ہر چار گھنٹے کے بعد ایک سیر تریج چانول کے پینے کو تاکہ دست آجائے۔ اور ۲ سیر پانی میں ایک چمٹا نمک شورہ گھول کر اس کو پلاؤ اور جب تک واپس نہ کرے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہو سینہ پر تارپین کا تیل اور سروں کا تیل ہوزن ملا کر مالش کرو۔ یا تیلنی ملھی کو تارپین کے تیل یا اسی نمک ایڈ میں حل کر کے سینہ اور ہیلوں پر ملو۔ اگر مرض کی زیادتی ہو تو استری کو گرم کر کے سینہ کو سینکھو یا اینٹ کو گرم کر کے بجائے استری کے کام میں

لاؤ۔ کھانے کو چانول کی بیج اور نرم گھانس دو اور اس کو گرم جگہ میں رکھو
بلکہ اسپرکبل یا جھول ڈال دو۔

مرکام

سانس کی نالی کی جھلی میں جیب سوزش ہو جائے تو یہ مرض ہو جاتا ہے
اور بوجہ سردی یا یکایک بعد محنت کے سرد جگہ میں آنے سے اس کی پیدائش
ہوتی ہے اور اکثر تین یا چار روز میں دفع ہو جاتا ہے۔ علامتیں اس کی یہ
ہیں کہ ناک سے پتلی رجوبت بہتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جاتے
ہیں اکثر کھانسی بھی ہوتی ہے گویا ایک معمولی بیماری ہے لیکن بے احتیاطی سے
بڑھ کر دیگر بیماریاں پیدا کرتی ہے۔

علاج :- ۲۴ گھنٹے تک پانی وغیرہ نہ پلایا جائے تو اکثر مفید پڑتا ہے
ورنہ آدھ پاؤ آپیم سالٹ اور سوا تولہ سوٹھ کاسفوف گرم پانی میں گھول کر
مرہض کو پلا دو بعض دفعہ ہماری نمک پاؤہر گرم پانی میں گھول کر پلانے سے
بھی مرض دور ہو جاتا ہے۔

گلابند ہونا یا گھٹنا

بعض پیوٹیاں جو زحلی جلدی کھانے کی کوشش کرتے ہیں اور
کوئی بڑا ٹکڑا ان کے گلے میں اٹک کر حلق کو بند کر دیتا ہے جس کے سبب سے
وہ بے چین ہو کر جگلی کرنا چوڑ دیتا ہے کھانتا ہے اور پانی پیتا ہے گو
نتہنوں سے باہر نکل آتا ہے۔

علاج :- گلے کو آہستہ آہستہ لہو۔ یا اسکامٹہ چیر کر کسی لڑکے کا ماتہ اندر
اتنا داخل کر دو کہ اٹکی ہوئی شے اندر کو چلی جائے یا زردی کا تیل ایک چمچا تک
یا زاید گلے کے اندر داخل کر دو۔ گرم گرم بیج اسکو پلاؤ۔ اگر اسطرح بھی کامیابی نہ

تو بید کار بھر کا ٹکڑا نصف انچ موٹا لیکر اس کے ایک سرے پر ہوشیار سی سکر
کپڑا لپیٹا اور تیل میں اچھی طرح سے تر کر کے جانور کے منہ کو لکڑی سکر کو لکڑی داخل کرو تاکہ جوشے
پھنسی ہوئی ہر دوہ اندر کو ہو جائے اگر اس عمل سے بھی فائدہ نہ تو بیلار کو بلاؤ۔

درد قوج

بعضی کیوجہ سے یہ شدید درد پیٹرو میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے
جانور بے چین اور پریشان ہو کر اٹھتا بیٹھتا ہے کہی اپنے اگلے پیروں اور
سینگوں سے سمدھ کو مارتا ہے نبض تیز ہو جاتی ہے اور جلد کہی گرم اور کہی
سرد ہو جاتی ہے۔

علاج: عرق سونف ایک بوتل لیکر اٹھ تولہ سوٹھ یا اورک حل کر کے
پلا دو اگر تین گھنٹے تک فائدہ نہ تو دورہ روکنے کے لئے نصف سیر ازندی کا
تیل ۲ تولہ ایفون کے ساتھ گھول کے دو گرم پانی پیڑ پر ڈالو اور ہاتھ سے
ملو یا تار پین کے تیل میں سرسوں کا تیل ملا کر ماش کر و غرض ایسا عمل کرو کہ آنتیں
صاف ہو جائیں یا یہ نختہ عمل میں لاؤ۔ نسخہ

کباب پیپی (دیک تولہ ۴ ماشہ) اجوائین (۸ ماشہ) سرخ مرچ (۴ ماشہ) ایفون
(۱۰ رتی) گندہ ہر وزہ (۴ ماشہ) کیلول (چارہ کاشتہ جو دوا میں مستعمل ہے)
(۱۰ رتی)۔ سب کو باریک پیسکر گولی بنا کر کھلا دو۔ اور گرم پانی پلا دو۔ یا ٹھٹائی پاؤ
اسی کا تیل اور سوا تولہ ایفون ملا کر پلا دو۔

تبض

خشک چارہ کھانے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ارندھی کا تیل یا نمک کا جلا
دینا چاہئے تاکہ آنتوں کا فضل درست ہو جائے یا الوز فروٹ سالٹ (آدھ یا)
گرم پانی میں گھول کر پلا دو۔ اور جب تک دست نہ ہو جائے تو کھانے کو مست دو

اور جب دو تھپا نولوں کی تیج یا جھوٹی کا جو شیدہ پانی پلاؤ۔ پیر و اور آنتوں کے مقام پر گرم گرم پانی کا ترپڑا دینا بھی بہت سفید پایا گیا ہے۔

زہر چڑھنا

کبھی کبھی جانور غلطی سے دھتورہ یا تمباکو اور اسی قسم کی زہریلی اشیاء کے کھا جانے سے بیمار ہو جاتا ہے۔ بے چینی منہ سے جہاگ کا گرنا سر کو توڑ دھڑاؤ دھارنا سینگوں سے سجدہ کو مارنا دست میں خون وغیرہ کا آنا شیخ کا ہونا وغیرہ اس کی علامات ہیں۔

علاج :- بجز اس کے کچھ نہیں کہ ازندی کا تیل پانی کے ساتھ یا پیچ کے ساتھ ملا کر پلاؤ یا نصف سپر ایم سالٹ کو سیر بھر گرم پانی میں حل کر کے پلا دو۔

دست جاری ہونا

نہ ہضم ہونے والی غذا جیسے کہ گھانس کی تازہ تازہ کوئل ہیں اور جنکو جانور بشوق تمام زیادتی کے ساتھ کھا لیتے ہیں یہ عرض ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی جن دنوں میں پانی اور چارہ کم ملتا ہے موسم گرما میں بھی اس مرض کی زیادتی ہوتی ہے یا یکایک خشک غذا کو تازہ سے بدلا جائے یا اس کے برعکس عمل میں آوے یا خراب پانی پینے کو ملے تو ضرور یہ بیماری ہو جائیگی۔

علاج :- ازندی کا تیل سوپاؤ اور سوا تولدیفون گھول کر پلاؤ اور جب ۴ سے ۶ گھنٹے میں دوا کا اثر ہو جائے تو ہر چہ گھنٹے کے بعد ذیل کا کوئی نسخہ دو صاف کی ہوئی چاک مٹی ایک چٹانک ست راکر اکم ڈیرہ چٹانک

کھٹہ	ڈھانی تولد	ایم سالٹ	ایک تولد	ہماشہ
اورک یا سوٹھ	سوا تولد	کاربونیٹ آف آئرن	۸	ہماشہ
ایفون	ایک چٹانک	گرم پانی	ایک سیر	

ایسی حالتیں کا بنی کا پانی پلانا بہت مفید پڑتا ہے (بسی تیج کو بھی کا بنی کہتے ہیں) کچے انار کو ہار یک پیسکر ایک ایک تولہ کی گولی بناؤ اور دو دو گھنٹے بعد کھلاؤ پانی میں پیٹکری گمول کر پلاؤ۔ یا چاک مٹی اور آٹا ہموزن لیکر شراب جن یا کے ساتھ دیسی شراب کے ساتھ گوندھ کر اور کالی چرج ملا کر اخروٹ کے برابر گولیاں بناؤ اور دن میں دو دو گولیاں ۳ بار کھلاؤ بچھڑے کو ایک ہی گولی کافی ہے۔ یا بچھڑوں کی یہ تدبیر کر کہ انڈے کا چھلکا توڑ کر اس کے طع میں ڈال دو۔ یا یہ نسخہ پلاؤ۔ نسخہ

کیلہ کی چھال (ڈھائی تولہ) صاف شدہ چاک مٹی (آدھ پاؤ) انیون (۲۱ تولہ) پانی (ڈھائی پاؤ) مرکب کو یک جان کر کے ۶ یا ۸ چمچے بھر گائے کو اور دو یا ۳ بچھڑے کو پلا دو۔

دست معہ آؤں کے آنا

اس میں سست آتے ہیں اور ان میں کچھ خون بھی آتا ہے لیکن برا زبانا خانہ تکلیف سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں آنے سے جانور دم کھڑی کر لیتا ہے اور چاہتا ہے کہ پاخانہ کسل کر آجائے۔ تھوہنی کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور جانور تکلیف سے چلاتا ہے جلد خشک اور شروع میں بیض تیز لیکن من بعد کمزور ہو جاتی ہے بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے اور مریض آخر کار مر جاتا ہے۔

علاج :- آنتوں کے صاف کرنے کے لئے فوراً پاؤ سیر انڈی کے

تیل میں ۲ ۱/۲ تولہ انیون ملا کر پلا دو۔ بلکہ ضرورتاً ہر ۲۴ گھنٹے کے بعد دو اور تارپین کے تیل میں مساوی الوزن سرسوں کا تیل ملا کر پیڑ و پر ملو۔ اور ۲ ۱/۲ تولہ انیون اور ۲ ۱/۲ تولہ کستھ کا ٹنکچہ ڈھائی پاؤ تیج کے ساتھ ملا کر ہر گھنٹے کے بعد دو۔ جب تک کہ دستوں میں کمی واقع ہو۔ جب تک مریض کو کچھ افاقہ ہو چانول کی تیج میں ڈھائی پاؤ دیسی شراب اور ایک چٹانک کہتہ اور ۲ ۱/۲ تولہ گرم مٹھا

۲ بار دینا اور مریض پر کمبل ڈال دینا بہتر ہے۔

جلد

جلد کے نیچے پانی کا جع ہونا یا جسم کے بعض حصوں میں پانی کے بہا بنکا نام ہے یہ بیماری اکثر جگر۔ دل۔ تلی۔ اور گردوں کے بیمار ہونے کی علامت ہے۔ اور ابھرے ہوئے مقام کو اگر دبایا جائے تو گڑا پڑ کر تھوڑی دیر میں پھر بھرتا ہے اس کا مریض رفتہ رفتہ جسم میں بڑھتا جاتا ہے اور خامک پڑو زیادہ بڑھتا ہے بجائے سے ڈھول کی طرح آواز نکلتی ہے بھونکنی کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور بدم گھٹنے کی نوبت پہنچتی ہے تو جانور عام کمزوری سے مر جاتا ہے۔

علاج :- تجلاب۔ اسپم سالٹ کا بہترین علاج ہے ۱/۲ سیرنگ کو ایک سیر گرم پانی میں حل کر کے روز یا ایک دن درمیان دیکر پلانا چاہئے۔ ایک چمٹا تک شورہ پانچ سیر پانی میں حل کر کے مریض کو پینے کو دیا کر جب تک وہ پینا ہے۔ گھٹنہ گھٹنہ ہیر دن میں دو یا تین بار ہاتھوں سے لمس کرنا بھی عجیب اثر رکھتا ہے۔ خوراک میں چانول کی بیج یا بسوی کا پانی اچھی دوا ہے۔ مریض کو گرم کمبل آڑا کر گرم مقام میں رکھنا اچھا ہے۔

بخار

کبھی بیرونی سبب سے ہوتا ہے کبھی اندرونی سے۔ کمزوری۔ کمی ہستہ سستی تیز رفتاری نبض گرمی کی زیادتی۔ تھوٹھنی کی خشکی۔ جھکالی کا ترک۔ سینگوں کی جڑوں کا خوب گرم ہونا جلد کا خشک اور سخت پڑ جانا۔ اور چھریا سات گھٹنہ کے بعد جانور کا اچھی حالت میں پایا جانا۔ اس کی علامت ہے اگر اسی طرح چھ روز یہی حالت رہی اور علاج کی طرف توجہ نہ کی جائے تو کسی

اندرونی مضمونیں ورم ہو جائیگا۔

علاج :- جانور کو تھان پر باندھ دو اور پاؤں سیر یا سوا پاؤں ایسم سالٹ اور ۲ ۱/۲ تولہ شورہ ۲ سیر شیر گرم پانی میں حل کر کے پلا دو جب دست آجائے تو چند روز تک کہانیکا معمولی نمک دن میں ۲ بار ڈھائی ڈھائی تولے مع ۸ ماشہ شورہ کے ڈھائی پاؤں گرم پانی میں حل کر کے دیتے رہو۔ غذا کم دو اور پانی صاف اور سترا پلاؤ۔ بعد دفع ہوئے مرض کے دن میں دو تین بار صوف چراتہ سوا تولہ۔ مرج سیاہ ۸ ماشہ کی گولی بنا کر دو چار روز کھلاؤ۔
دیکھ :- شورہ ۲ ۱/۲ تولہ۔ گندک ایک چٹانک۔ باریک پیکر گولی بنا کر گند یا اگر قصہ کھولتی آتی ہو تو خون نکال دو۔

غذا کا پیٹ میں بستہ ہو جانا

یہ عمل جانور کے تیسرے معدہ میں ہوا کرتا ہے۔ غذا بستہ ہو کر گٹھلیاں بند جاتی ہیں کی اشتہا بگالی نکرنا۔ سستی۔ وقت تنفس قبض رنگین پیشاب کا ہونا اس کی علامت ہے اگر ۲۴ گھنٹے تک دفع نہ ہو تو ورم شروع ہوئے سے جانور کو سخت تکلیف ہوتی ہے دانت پیتا ہے عمکین آواز نکالتا ہے تھوٹی سینک۔ کان۔ اور پاؤں۔ سرد ہو جاتے ہیں اور نبض سا قبط ہو کر مر یض مر جاتا ہے۔

علاج :- جلاب دو۔ نصف سیر ایسم سالٹ میں ۲ ۱/۲ تولہ سوٹھ ۱۰ ۱/۲ تولہ سیاہ چر کا سفوف ملا کر پتلی سیر بھر تیج کے ساتھ پلا دو اور فوراً ڈھائی یا دو گھی بھی کھلا دو اور چھ گھنٹے بعد گھی پھر دو اگر معدہ کا پیپ یعنی پیکار ہی موجود ہو تو دس پندرہ سیر ہلکا گرم پانی معدہ میں داخل کر دو۔ آور آنخوں میں بھی چرٹھا دو تاکہ راستہ کشادہ ہو جائے۔

مُتہ اور پاؤں کی بیماری

یہ ایک قسم کا چھوت والا بخار ہے جس میں مُتہ تنوں اور پاؤں میں آبلے ہو جاتے ہیں پہلے تھو تھنی پر پھر پسیر میں اور کبھی کبھی تنوں پر یہ بیماری اکثر ہندوستان میں دورہ کرتی رہتی ہے۔ ابتدائی حالت میں جلد کا سُکڑنا اور گرم ہو کر سرد ہو جانا۔ چونکنا۔ نبض مثلی۔ تھو تھنی۔ سینگوں کی جڑ اور مُتہ کا خشک اور گرم ہونا پایا جاتا ہے۔ اشتہا جاتی رہتی ہے۔ ناک۔ اور آنکھ کی جلد میں خون کے جمع ہونے کے آثار موجود ہوتے ہیں بگلی کرنا بھی کم ہو جاتا ہے مُتہ اونٹنوں پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو کر ۲۴ گھنٹے میں بھوٹ جاتے ہیں اور یا تو وہ خشک پڑ جاتے ہیں یا زخم بن جاتے ہیں گھر کے بالائی ٹھہس میں بہار پیدا ہو کر بڑھتا جاتا ہے اور ناک اور مُتہ کی تکلیف سے جانور کھانا چھوڑ دیتا ہے لنگڑا ہوتا ہے اور زیادتی ورم کے بعد گھر اتر پڑتے ہیں۔ اگر کھڑکھنوں پر دلنے نکلتے ہیں تو وہ سُوجھ جاتے ہیں اور زخم ہونے کی وجہ سے جانور نہ تو دودھ نکالنے دیتا اور نہ بچے کو پینے دیتا ہے۔

علاج :- ہوا دار تھان میں مریض جانور کو علیحدہ رکھو اور چائول یا دیگر اناج کو پانی میں جو شذیکریسے آتش بنا کر کھلاؤ۔ اور نرم چارہ کھلاؤ۔ ہندوستانی علاج ابتداء میں یہ ہے کہ جانور کو تین تین چار چار گھنٹے تک کھچڑ میں کھرا رکھتے ہیں تاکہ سوتین نہ چڑھے۔ لیکن جب زخم بڑھ جائے تو دن میں دو مرتبہ دھو کر کاغذ اور نیم کے تیل میں قدرے گتہ ملا کر لگاتی ہیں۔ کار بالک کایل مع اشیاء بالا کے ملا کر لگانا بھی بہت اچھا ہے تاکہ کبھی وغیرہ زخم پر نہ بیٹھے۔ نمک ایک چٹاک ڈھائی پاؤنچ کے ساتھ ملا کر پلانا طاقت بخشا ہے اور یہ مرض کبھی کم ہوتا ہے کبھی زیادہ لیکن احتیاط کو کام میں لانے سے مریض اکثر ایک دو ہفتہ میں اچھا ہو جاتا ہے۔

دیوانے کتے یا گیدڑ کے کاٹنے کا علاج

جس مقام پر زخم پہنچا ہو وہاں ٹائٹریٹ سلور یا کاسٹک سے خوب جلاؤ اور دو تین روزیہ ہی عمل۔ آہنی سینچہ کو آگ میں گرم کر کے اس مقام کو اچھی طرح سے جلا دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

پیٹ اچھڑنا

جب جانور زیادہ مقدار میں کھا جاتے ہیں یا ایسی اشیاء کھا لیتے ہیں۔ جسے خیر پیدا ہوتا ہے یا جوار وغیرہ کثرت سے کھا جائیں تو غذا کے نہ ہضم ہونے سے معدہ میں خراب قسم کی ہوا یا یاد پیدا ہو کر پیٹ کو پہاڑ دیتی ہے جس سے تمام پیٹ پھول جاتا ہے اور بجانے سے ڈھول کی سی آواز نکلتی ہے جانور شکل سے سانس لیتا ہے۔ اپنے پیٹ کو سینگوں سے مارتا ہے اور غمگین آواز نکالتا ہے اور جسم کو سکڑتا ہے کہی لیٹ کر اپنی ٹانگوں کو پھیلا دیتا ہے اور گردن کو دراز کرتا ہے تاکہ سانس آسانی لیا جاسکے۔ اگر جلد خبر نہ لی جائے تو پیچھے والی ہر دہاؤ پہونچ کر مریض کا دم ٹھٹ کر جان نکل جاتی ہے۔

علاج :- آدھ پاؤں سرسوں یا رائی ڈھائی تولہ۔ نمٹھ۔ ڈھائی تولہ۔ مچ سیاہ کو ڈھائی پاؤں ویسی شراب اور چچ میں ملا کر ہر چار گھنٹے کے بعد پلاؤ اور گرم پانی انتوں پر ڈالو۔ اگر ۱۲ گھنٹے تک فائدہ محسوس نہ ہو تو تیز چاقو سے آخری پسلی اور جانگھ کی ہڈی کے درمیان شگاف کر کے مین یا بانس کی نالی جس کا قطر نصف انچ کا ہو یا ۶ انچ اندر داخل کر دو تاکہ اس راستہ سے ہوا خارج ہو جائے لیکن یہ احتیاط کرو کہ سہہ کا مادہ پیڑو کے علاوہ مین نہ داخل ہو جائے ورنہ اور بیماری کٹری ہو جائیگی نلی کو اسی حالت میں ایک یا دو گھنٹے تک رکھنا چاہئے تاکہ سب ہوا نکل جائے اور ایسی تدبیر کر دی جائے کہ نلی زخم

سے پہلے باہر نہ نکل آوے اور جب اچھی طرح سے ثابت ہو جائے کہ تمام ہوا خارج ہو گئی تو نئی کو نکال کر چند ٹانگے لگا دو اور معمولی مرجم لگا دو زخم بھر آئیگا۔ اس حالت میں ڈھائی پاؤ اور نڈی کا تیل ڈھائی تولہ سوئٹھ بطور جلاب کے پلانا بہتر ہے اور سعدہ کی حرارت بڑھانے کو معمولی نمک ڈھائی تولہ صبح ۱۱ بجے سیاہ مرجم کے چند روز تک دینا مفید ہے۔

پیشاب خون آمیز آنا

موسم گرما میں جبکہ چارہ کم ہو اور خراب پانی پینے کو ملے تو غریب کسٹل کے مولیشیوں میں یہ مرض ہو جاتا ہے پیشاب کرنے میں تکلیف پیشاب سرخ رنگ کا کم کم خارج ہونا۔ بالکل سیاہ پیشاب آنا اس مرض کی علامت ہے۔ بیمار سست ہو جاتا ہے ترک غذا کرنے سے کمزوری بڑھتی ہے کبھی کبھی درست بھی ہونے لگتے ہیں لیکن پھر قبض ہو جاتا ہے۔ جمنہ کان۔ اور ماتہ پاؤں سرد ہو جاتا ہے نبض کمزور ہو جاتی ہے اور سانس جلد جلد چلنے لگتا ہے اور چہرہ مرہض ہو جاتا ہے یہ مرض دو ہفتے سے ایک ماہ تک رہتا ہے۔

علاج :- ڈھائی پاؤ اور نڈی کا تیل بلاؤ اور اگر ضرورت ہو تو دوسرے روز بھی اسی مقدار میں دو تاکہ آنتیں اپنا نسل اچھی طرح سے کرنے لگیں پھر ڈھائی تولہ شورہ اور ۷ ماشہ ایون ڈھائی پاؤ جالول کی بیج کے ساتھ دو۔ اور دن میں ۲ بار یہ عمل کرو کہانے کو چالول کی بیج میں ڈھائی تولہ نمک اور ہوس ملا کر دو۔ اور تازہ گھانس دو۔ جب پیشاب کا رنگ بدل جائے تو دن میں ۲ بار ڈھائی توپرائیہ اور کس ۷ ماشہ اور سوا سوا تولہ اور ک یا سوئٹھ اور سیاہ مرجم کی گولی بنا کر لاؤ۔

دیکر ڈھائی تولہ شورہ کو ڈھائی پاؤ دودھ میں جوش دو اور ایک انڈے کی سفیدی صبح دو یا تین چاہ کے چھپو بہر رو غن کو پیسا ملا کر خوب جوش دیکر

مریض کو پلا دو اگر گتے کو تین بار دن ہر میں کھل کر کھلا دیں یا اُس کا رس پلاؤ تو بھی یہ مرض رفع ہو جاتا ہے کبھی کبھی یہ مرض بعد بچہ پیدا ہونے کے ظاہر ہوتا ہے اس حالت میں ذیل کا نسخہ فائدہ مند ہوگا۔ سلفٹ آف میگنیشیا یعنی اسپم سالٹ ڈیڑھ پاؤ۔ گندک پاؤ سیر۔ کاربوئیٹ آف امونیا۔ ایک تولہ ۳ ماش سفوف سوٹھ ایک تولہ کیلوئل دس رتی۔ سب اجزا کو ملا کر سہراہ تیج یا آتش کے پلا دیں اور من بعد یہ نسخہ دیں تاکہ طاقت پیدا ہو۔ اسپرٹ آف نامرکسل اسپرٹ ڈھائی تولہ۔ سلفٹ آف پوٹاش ۸ ماشہ۔ یوٹھ ۴ ماشہ جنتیانہ ۴ ماشہ دن میں ۲ بار سہراہ تیج کے دیں۔

دماغ کا ورم یا لو لگنا

سینگ کے ٹوٹ جانے یا کمو پری پر چوٹ لگنے سے دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور جانور کی آنکھیں خون سے پر بنفٹ سست اور سانس جلد جلد چلنا اور بے خبری و بدحواسی کا پایا جانا اس کی علامت ہے اس حالت میں مریض ہر شے پر جو اس کے سامنے ہو حملہ کرتا ہے اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔

علاج :- بہتر یہ ہے کہ اس کو نشانہ بندوق بنائیں یا جلاب وغیرہ سے آنتوں کا فضل درست کر کے ہلکی غذا دیں۔

ذات الحنہ

جب پھیپھڑوں کی جہلی یا اس کی نالی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو یہ مرض ہو جاتا ہے اور یہ چھوت والے مرضوں میں سے ہے اس سے اس کے مریض کو فوراً علیحدہ رکھنا چاہئے۔ بحیر بکریوں کو بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ بخار کی سی علامتیں اس میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جارڈ چڑھنا۔ سستی کانوں اور سر کا جھکانا۔ نین تیرکان اور سینگوں کی جڑوں کا گرم پایا جانا۔ آنکھوں

میں خون کا زیادہ جو شش معلوم ہونا اور خشک دھسک کھانسی کی پایا جانا
 کمی اشتہا اس کی ابتدائی علامات ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد نبض نہایت
 تیز لیکن کمزور ہو جاتی ہے اور جانور سر کو اونچا اٹھاتا ہے۔ اور سانس
 لینے کیلئے پیٹ پھلتا ہے اور غلگین آواز نکالتا ہے بھٹکرا اپنے سینہ کی ہڈی
 کو زمین سے دباتا ہے تاکہ سینہ پھیلے اور سانس آسانی جاری رہے ناک
 اور آنکھ سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور مرض جلد بڑھتا جاتا ہے۔ کان۔
 سینک ناک اور لاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں سانس میں بدبو آنے لگتی ہے
 کھال گرم ہو جاتی ہے۔ اگر پسلیوں کو دبایا جائے تو تکلیف کی وجہ سے جانور
 غلگین آواز نکالتا ہے پھر دست آنے لگتے ہیں اور کمزوری اور دم گھٹنے
 سے مرلیض مر جاتا ہے۔

علاج ۱۔ ۳ ہیم سالٹ ۲ چٹانک جلاب پلاؤ اور ۳ بار دن میں
 معمولی نمک ایک چٹانک شورہ ۲ ۱/۲ تولہ افیون ۱ ۱/۲ تولہ ہمراہ چانول کی بیج
 لے جس کا وزن ایک سیہ ہو ملا کر دو گرم مکان میں اس کو باندھو اور دس
 قطرے کاربالک ایسڈ دن میں ۳ بار چانول کی بیج کے ساتھ ملا کر پلاؤ سینہ
 پر تارپین کا تیل اور سرسوں کے تیل کی مالش کریں اور گرم کپل سے سینک کرو
 چونکہ یہ بیماری نہایت سخت ہے اس لئے علاج کرنا بے فائدہ ہے اور گولی سے
 مار دینا مفید ہے۔

ورد گرہ

ہندوستان کے کام کرنے اور زیادہ محنت مشقت کرنے والے جانور
 کو یہ مرض اکثر ہو جایا کرتا ہے اور وجہ کم یا پہلوؤں پر چوٹ لگنا ہے یا کبھی
 یکایک سردی و گرمی ہو بچنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ رنگین کبھی
 دھوئیں کے رنگ کا کبھی خون آمیز تکلیف کے ساتھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں

آیا کرتا ہے اگر کمر پر دباؤ ڈالا جائے تو جالوز تکلیف کے سبب جھک جاتا ہے بعض بیماریوں میں سینہ و پیرو میں جلد رکی سی علامات بھی بوجہ ورم کے پائی جاتی ہیں۔

علاج :- فوراً پاؤں سیرا رنڈی کا تیل پلاؤ تاکہ انتوں کا فعل جاری ہو اگر یہ مقدار کافی نہ ہو تو دوبارہ پلاؤ پھر اجزا ذیل کی گولی بنا کر دو اور دن میں تین بار دو۔

کا فور ۴ ماشہ - شورہ ۸ ماشہ - سوٹھ ۸ ماشہ - افیون ۴ ماشہ مقام مخصوص کا سینکنا - اور تارپین کے تیل اور سرسوں کے تیل کو ملا کر مالش کرنا بھی مفید پڑتا ہے - جانور کو آرام دیں اور پانچ سیر پیچ میں ایک چٹا نمک معمولی نمک ملا کر پلانا بھی اچھا ہے۔

پیلیا

یہ کوئی خاص بیماری نہیں ہے بلکہ جگر کا فعل خراب ہونے سے صفرا کا رنگ خون میں سرایت کر جاتا ہے - مریض کے پھرے سے سستی کے آثار اور مٹنہ اور آنکھوں میں زردی پائی جاتی ہے پیشاب کم مقدار میں گہرے زرد رنگ کا خارج ہوتا ہے کبھی دست جاری ہوتے ہیں تھوکتی اور جلد پر خشکی معلوم ہوتی ہے۔

علاج :- فوراً پاؤں سیرا رنڈی پاؤں اسیٹم سالٹ پیچ کے ہمراہ پلاؤ تاکہ دست آوے اگر ضرورت ہو دوبارہ پلاؤ اور بعد ازاں یہ گولی بنا کر کھلا دو۔
عام نمک ایک چٹا نمک - مرچ ۲ ۱/۲ تولہ سوٹھ ۱ ۱/۲ تولہ اور صبح و شام یہ گولیاں ہفتہ یا عشرہ بہر کھلاتے رہو تاکہ مرض دفع ہو جائے - یا یہ نسخہ جو شش دیکر روز پلایا کرو۔

ڈایا پٹی ایک چٹا نمک - زیرہ ایک چٹا نمک - میستی ایک چٹا نمک پانی ایک سیر ہونا چاہیے۔

جگالی نکرنا

یہ خود کوئی امراض نہیں ہے بلکہ علامت مرض ہے اس حالت میں جانور سست کھڑا رہتا ہے اور اکثر پیشاب پاخانہ بند رہتا ہے۔

علاج :- فوراً پاؤں سیریاڈیٹھ پاؤں ایم سالٹ میں ۲ ۱/۲ تو سوئٹھ کا سفوف اور ۲ ۱/۲ تولہ کالی مرچ کا سفوف ملا کر گرم پانی کے ساتھ پلا دو اور چھ گھنٹے بعد اگر اثر نہ ہو تو کم مقدار میں مذکورہ بالا اجزاء پھر پلاؤ نیر پٹر و کو ملو تاکہ دست ہو جاوے۔

استرخاء یا فالج

جب جسم کے کسی حصہ یا کل جسم کی قوت حس و حرکت مفقود ہو جائے تو اس کو استرخاء کہتے ہیں اور جب نصف حصہ اس حالت میں مبتلا ہو تو اس کو فالج کہتے ہیں یہ مرض جانوروں میں اکثر پچھلے نصف دھڑ میں بیشتر ہوتا ہے اور سبب کمزور چوٹ لگنا جس سے شخاع یعنی حرام مغز پر صدمہ پہونچے یا سردی اور تری یا یکایک پہونچنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ مریض نہ کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے بلکہ بہ شکل اپنے پچھلے ڈھڑ کو کہینچتا ہے پیشاب و پاخانہ بلا تکلف خفا ہو جاتا ہے اور اشتہا میں کمی اور نفخ سست اور ممتلی ہو جاتی ہے۔

علاج :- اگر پیشاب یا پاخانہ بند ہو تو فوراً جلاب دو در نہ صرف ہاتھ سے پیٹ اور مثانہ کو دونوں وقت ملکر پیشاب و پاخانہ خارج کر دینا کافی ہے اور پھر یہ دوا گولی بنا کر دونوں وقت دو۔ کچلہ ایک ماشہ، رنی سوئٹھ ۲ ۱/۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ ۱/۲ تولہ اور تارہین کے تیل دوسروں کے تیل کی عضو ماؤف پر صبح و شام مالش کرنا بھی مفید ہے۔

حلق میں دم ہونا یا ٹوٹلہ

یہ بیماری نہایت سوزی اور چھت والی ہے اس میں حلق مری ہو یا
کی نالی اور زبان کا پچھا حصہ سوچ جاتا ہے جس سے مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے
اس میں بھوک اور جھاملی کرنا چھوٹ جاتا ہے بخار کہانی وقت تنفس اور
مٹہ اور ناک سے رال کا بہنا اور نہایت کمزوری پائی جاتی ہے۔ بعض تیز
کمال گرم وقت تنفس زبان مٹہ سے باہر نکلی ہوئی جس کی رنگت سیاہ اور
سطح کھردرا۔ اس مہل سے مریض ایک گھنٹہ میں مر جاتا ہے یا عرصہ تک
اس میں مبتلا رہتا ہے۔

علاج :- اگر جان بزرنگنے کے قابل ہو تو فوراً آدھ سیرا پیم سالت سیبھ
یا دو سیر گرم پانی میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا پلا دو۔ یا پلستر لگا کر چالا اوٹھاؤ یا
لوہے کی سلاخ سے داغ دو۔ اور مٹہ کو گرم پانی سے دھوؤ۔ اور پکاری
کے ذریعہ سے گرم پانی آنتوں میں چڑھاؤ اور خوراک صرف چانول کی پتلی
بیج دو۔ اگر زیادہ کمزوری ہو تو دسی شرباب آو۔ یا ڈیج میں ملا کر دو ہر چا
گھنٹہ بعد دماغی پاد لکھی پلانا چاہیے۔ اگر مریض کی حالت کچھ بہتر پائی جائے
تو دونوں وقت نسخہ ذیل ہفتہ بہر تک دو۔

عام نمک (آدھ پاؤ) مرچ سیاہ (اچھ تولہ) سوٹھ (اچھ تولہ) مرچ سرخ
(۸ ماشہ) گولی بنا لو۔

چونکہ مریض چھوت والا ہے اس لئے مریض کو بالکل علیحدہ گتہ سو کرنا چاہیے

گٹھیا

سیل اور پانی کی جگہ میں رہنے سے جوڑوں میں درد شروع ہو کر
رفتہ رفتہ پھیل جاتا ہے یا کسی خاص حصہ میں قائم رہ جاتا ہے۔ مریض سست

اور نڈیل ہو جاتا ہے اور جس حصہ میں مرض ہو وہ سوجا ہوا اور گرم پایا جاتا ہے۔ رہا تھ لگانے سے تکلیف ہوتی ہے اکثر مریض اس سے لکڑا ہوتا ہے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد گرمی و سوجن رفع ہو جاتی ہے اور دوسرا جوڑ مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔

علاج :- آدھ سیر ایسٹم سالٹ کے ساتھ ۲ ۱/۲ لہ سوئٹھ کا سفوف گرم پانی میں حل کر کے پلا دو جب دست ہو جائے تو ایک چٹانک نمک اور نصف چٹانک مرچ سیاہ اور سوئٹھ کی گولی دن میں دو بار کھاؤ تاکہ موشی کی طاقت جی بنی رہے۔ اور گرم گرم کور عصفونہ پرف کر کے تارپین کاتیل اور سرسہوں کے ملا کر کلو اس طرح پر جلد آرام ہو جائیگا اور درم رفع ہو گا۔

جبرابند ہونا

یہ مرض تشنج اعصابی کا نتیجہ ہے اور چوٹ لگنے یا سیل اور سردی میں رہنے سے ہو جاتا ہے ابتدا میں ہلکا تشنج پیدا ہوتا ہے اور پھر بڑھ کر جانور کو جیس کہ دیتا ہے حتی کہ وہ گردن کو حرکت دینے کے نا قابل ہو جاتا ہے اور پھر منہ کھلنا اور ہاتھ پاؤں کی حرکت مفقود ہو کر موشی زمین پر گر پڑتا ہے اور ہاتھ اور پاؤں پھیل جاتے ہیں آنکھیں پھرا جاتی ہیں۔

علاج :- اس حالت میں علاج ناممکن ہے مگر اگر جانور نگل سکتا ہو تو ایسٹم سالٹ کا جلاب دیں اور حقنہ کریں جس میں آدھ پاؤں تارپین کاتیل بھی ہمراہ گرم پانی کے ملا لیں۔ پھر ہر چار گھنٹہ کے بعد آدھ پاؤں ایفون اس کو کھلا دیں اگر جبرابند ہو جائے تو بذریعہ حقنہ کے ایفون داخل کریں یا زیر جلد ایفون کی پچکاری کریں یہ مرض ہلکا ہے اور مریض ایک سے تین دن کے عرصہ میں مر جاتا ہے۔

آنکھ کا ورم کر آنا

بچوں سے یا قدرتی طور پر آنکھ میں ورم ہو جایا کرتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اول پاؤں پر اچھم سالت اور اٹھ سو گھنٹہ ۸۰ ماشہ سیاہ مرچ ملا کر دیں اور کپڑے کی پٹی آنکھ پر باندھ کر سرد پانی سے ترکیبیں لگائی جیں کچھ خرابی معلوم ہو تو نائٹریٹ سلور ۴ رتی لیکر ۲ ۱/۲ تولہ پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈال دیا کریں۔

ضعف بصر

ایک حصہ پھنگری دس حصے صاف میٹھے پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالو یا سلفٹ آف زنک۔ سفید جتی کو پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالو۔ ہیئر بیٹر۔ آملہ۔ کوٹ کر پانی میں بہگو دیں اور دن میں دوبار یا ۳ بار آنکھوں میں چینیٹا دیں تو بہت جلد بینائی درست ہو جائے گی۔

سینک کا شکستہ ہو جانا

سینک بینائی کی بڑھی ہوئی ہڈی ہوتی ہے جو اندر سے خالی ہوتی ہے لیکن بہت سی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں خون اس میں بہو پجاتی ہیں جن پر اس کی پردہ کا انحصار ہے اور سینک کی ساخت تہ بہتہ ہوتی ہے یعنی اسپر کہہ کرے چرٹے سے ہوتے ہیں جڑ کے پاس موٹائی کم اور نوک کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ سینک کا صدرہ سے ٹوٹنا ممکن ہے اگر ہڈی ٹوٹ جائے اور جب سکر علیحدہ نہ ہو تو لکڑی کی چھٹی اس کے ساتھ رکھ کر مضبوط بندش کر دو اور موشی کو آرام سے رکھو امید ہے کہ دو یا تین ہفتوں میں سینک جڑ جائیگا۔ اگر سینک اس طرح ٹوٹے کہ بالکل جڑ سے اکٹھا ہائے اور خون جاری ہو

تونی انور کتھ مازو یا پھکری وغیرہ اشیاء بار یک بیکر پھر ک دو اور کپڑے کو تیل میں تر کر کے لپیٹ دو تاکہ مکھی سے محفوظ رہے اور اس زخم حصے کو ہوانہ لگے سینک تو دوبارہ نکلنے سے رہا مگر تیلی کمال پیدا ہو جائے گی اور ڈھی چھپ جائیگی۔ اور بیل تمام عمر کو ڈونڈا ہو جائیگا۔

اگر سینک اس طرح ٹوڑی کہ اندر کی ٹہنی اور اوپر کا خول دونوں گر پڑیں تو یہ حالت خطرناک ہے۔ خون کے روکنے کی تدبیر اس حالت میں یہ کرتے ہیں کہ لوہے کو گرم کر کے اس مقام پر لگاتے ہیں۔ اور کتھ۔ نیلا تھوکتھ مازو پھکری وغیرہ پھرتے ہیں نیز کار بالک کے تیل ڈالنے سے مکھی بیٹھنے کا اندیشہ جاتا رہتا ہے اور زخم بھی سترنے نہیں پاتا۔ رفتہ رفتہ زخم مندل ہو کر کمال نکل آتی ہے۔

ہاضمہ کی کمزوری

اس مرض میں کیت۔ اور بیل کے پتے کھلاؤ۔ نمک اور بھوسی جانور کو نہیں پیتر۔ چرائیۃ۔ گڑ۔ اور نیب کے پتے بھی مفید ہوتے ہیں۔

زخم کا علاج

اگر جانور کے اتفاقہ کوئی شے چبھ کر زخم ہو جائے ہے اور اس کی خبر نہ لی جائے تو مکھی بیٹھ کر اس پر کرم پیدا کر دے گی اور تکلیف زیادہ ہو جائے گی اس لئے مناسب ہے کہ نیب کے گرم پانی سے یا سادہ گرم پانی سے زخم کو دھو کر خشک کریں اور چاک مٹی میں تیل ملا کر لگا دیں زخم خود ہی مندل ہو کر گھر ڈاٹر جائے گا۔ یا یہ عرق لگا دیں۔ ایلو۔ آدہ پاؤ۔ جرم پ۔ تولہ ریکٹا ڈا اسپرٹ آف واین ڈی مٹی پاؤ۔ پانی سوا سیر سب اجزاء کو ملا کر دو ہفتہ تک بند بول میں رکھیں اور کبھی کبھی صرف ملا دیا کریں۔ زخم کو ٹانگے دینا بے سود ہے

اگر سوجن ہو تو پلوٹس باندھیں اور جو دانہ دار حالت ہو تو ہلکے کاسٹک سے جلا دیں۔ منحنہ کاسٹک :- توتیا ۲ ٹ تولہ پانی دہائی پاؤ۔ حل کر کے کام میں لائے۔

زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج

ہنری صاحب کا تیلیم - تیلنی مکئی - بھڑ - شند کی مکئی اور بچھو وغیرہ موزی کیڑوں کے کاٹے ہوئے زحسم پر ملنے سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

کاسٹا

زبان کے اگلے یا پچھلے حصے پر ایک زاید بو تھڑا گوشت کا پید ا ہو کر سخت ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور کو کھانے میں تکلیف ہوتی ہے۔
علاج :- موشی کو گرا کر حجام کو بلاؤ۔ تاکہ وہ استری سے زاید حصہ گوشت کا تراش دے اور اس تازہ زحسم پر نمک کی مالش کرو نیز چھڑ ورتک اٹکو نمک زبردستی کھلاؤ اور خوراک اچھی طرح دو۔

ہڈی کی چول اور تر جانا

اگر صرف چٹھا بھڑک جائے اور سوجن گرمی اور تکلیف پانی جائے اور جوڑ کے قریب ہو تو لکڑی کی چپٹی رکھ کر مضبوط باندھ دو اور کپڑا پیٹ کر سرد پانی سے تر کر دو جب سوجن اتر جائے ہاتھ سے تیل کی مالش کر کے ہر روز سرد پانی میں گھنٹہ ڈیرہ گھنٹہ تک جانور کو کھڑا کر دو۔

اگر ہڈی کی چول اتر جائے تو اس کے پڑھانے کی کوشش کرو اور جانور کو گرم دو

ناک میں چونک گھس جانا

میلے جو ہڑ میں پانی پیتے ہوئے یا کنارہ پر گھاس چرتے ہوئے کہی کہی

جانور کی ناک میں جو نمک چلی جاتی ہے اور وہاں خون چوستی ہے جس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے ناک سے خون بہتا ہے اور وہ منہ کو اپنی اگلی ٹانگوں پرارتا ہے۔
علاج :- نمک کو پانی میں گھول کر بذریعہ پچکاری ناک میں پہنچاؤ اور جب جو نمک حرکت کر کے قریب سوراخ بینی آوے تو موچنے سے پکڑ کر نکال لو۔

سوکھا لگنا

یہ بیماری سعدہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔ مریض کھانا چھوڑ دیتا ہے سست اور کمزور ہو کر ہڈی سے چھڑا لگ جاتا ہے۔ کھال گھردری اور بے روپ و اعذار ہو جاتی ہے بال گرے لگتے ہیں منہ سے رال بہتی ہے اور کبھی کبھی دست جاری ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے جانوروں کو یہ بیماری ہو جاتی ہے جنکی ننگہ اشت نہ کیجائے۔

علاج :- کھانے کو ارہر کی دال جو شش کر کے دواور نمک اور چرٹہ بھی کھلاؤ روزمرہ صابن اور گرم پانی سے مریض کو نہلاؤ۔ اور تمام جسم پر اس مرکب کی مالش کرو۔ کرٹوئل آدھ پاؤ۔ گندک ایک چٹانک۔ کافور ایک چٹانک اسپرٹ آف ٹرین ٹائین یعنی تارپین کاتیل ۲ ۱/۲ تولہ قینائل ایک چٹانک۔ اگر جانور کا کوئی دانت زیادہ لمبا ہو گیا ہو تو سوہن یا ریتی سے گس کر برابر کر دو کیونکہ اس کی وجہ سے موشی سے اچھی طرح پرچارہ نہیں کیا جاسکتا اور مسورہ میں چھب کر زخم بھی ڈال دیا۔

اگر بچہ دشواری سے پیدا ہوا ہو اور گائے کو طاقت دینی ہو تو ایک سیر شرباب سیر میں ۱۰ منٹ تک دویات ذیل کو جوش دیکر پلا دو زیرہ ۲ ۱/۲ تولہ سونف ۲ ۱/۲ تولہ سوٹھ کاسفوف ۱ ۱/۲ تولہ عقیق ۲ ۱/۲ تولہ۔

زہر باد

اس ہوائی مرض میں صدمہ جانور مرتے ہیں کیونکہ نہایت بُری قسم

کی چھوت والی بیماری ہے بنگالی اس کو بوشونٹو کہتے ہیں اسکا علاج یہ ہے کہ بیماری کے دنوں میں ہوا صاف کرنے والے اجزاء جیسے گندہک اور فینائل ہے استعمال کریں۔ یسے گندہک کو تھان کے اندر جلا دیں اور دروازہ میں ٹاٹ روک دیں یا ٹٹی لگا دیں تاکہ گندہک کا دھواں اچھی طرح سے اپنا اثر کرے اور فینائل کو پانی میں گھول کر سطح اور دیواروں پر بھی چھڑک دیں اپنے اپنے جانوروں کو گلہ کے ساتھ چہرے نہ نہیں اور نہ اس تالاب یا جوہڑ سے پانی پینے دیں جس میں سے دیگر گلے پیتے ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں بیماریاں بھی ہوں۔ اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ حالت اول میں جسم کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ سستی کے آثار چہرہ پر نمایاں ہوتے ہیں حلق اور تھوٹھی پر گرمی اور خون بہرنے کے آثار پائے جاتے ہیں کان لٹکے ہوئے نہایت شدت کی پیاس بلی کمانی کی دھمک۔ کمی اشتہا۔ اور کم اور اگلے اور پچھلے ٹانگوں کے عضلات میں شج۔ جگالی میں کمی قبض۔ دانٹوں کا چبانا اور انگڑائی کا آنا اور نبض کا متواتر چلنا۔ دوسری حالت میں جسم کی حرارت میں بے قاعدگی اور کبھی سردی کبھی گرمی لگنا جگالی نہ کرنا نفس کا جلد جلد آنا آنکھوں میں رطوبت کا بہنا۔ پیاس کا بڑھنا بخار کی شدت۔ مشکل سے نکلنا نبض کا متواتر مگر بے قاعدہ چلنا۔ منہ اور مٹور کا شج ہونا۔ زبان میں کانٹے پڑنا۔ گوہر خون آمیز کرنا۔ یا قبض ہونا مقامات مخصوصہ کا شج ہونا اور کبھی باہر نکل آنا۔ تیسری حالت میں نکتوں۔ منہ اور آنکھوں سے رطوبت کا بہت بہنا۔ بدبودار سانس آنا۔ مٹوروں اور ہونٹ کے کناروں کا زرد رنگ ہو جانا۔ گوہر میں سترے آنا اور خون آمیز گرہ کا نکلنا۔ جلد اور اعضاء کا سرد پڑ جانا کمانی میں شدت اور نکلنے میں سخت تکلیف اور اس قدر کمزوری کہ جانور بیٹھ جاتا ہے اور نعلین آواز نکالتا ہے جتنے کہ نبض ساقط ہو جاتی ہے اور مر جاتا ہے حالہ گائے اکثر تیسری حالت میں بچہ گرا دیتی ہیں اور کبھی جلد پر دالے نکل آتے ہیں جو اچھی علامت خیال کی جاتی ہے۔

علاج :- آدھ پاؤنڈ فروٹ ساکٹ یا پاؤنڈ بہر ایپم سالٹ اور آدھ سیر
 معمولی نمک گرم پانی میں حل کر کے پلا دو اور ہر گھنٹہ بہر عید تاکہ دست آجاوے
 جب ۲۴ گھنٹے تک دست آتے رہیں اس وقت یہ دوا پلاؤ۔ کافور پتہ تولہ دہتورہ
 پتہ تولہ دہتورہ کے بیج ۳ ماشہ چرائیۃ پتہ تولہ دیسی شہراب آدھ پاؤنڈ۔ اگر ۲۴ گھنٹے
 کے بعد یہی دست جاری رہے تو اس نکتے میں مازو پتہ تولہ اور زیادہ کر دو اور
 ہر بارہ گھنٹے کے بعد دو تاکہ دست بند ہو جائیں اور بیٹریکری کے لئے اس مریض
 کا چٹا حصہ کافی ہے۔

مریض جانور کا دیگر مویشیوں کے تھان سے دور رکھنا ضروری اور لازمی امر ہے۔

سیتلا

یہ مرض سختی ہے گائے کے تھنوں میں دانے پیدا ہو کر پھیل جاتے ہیں
 یہ دانے چوتنی کی برابر گول وسط میں سے دبے ہوئے اور کنارے بلند سرخ رنگ
 کے جینکے اندر سفید مادہ بہا رہتا ہے اور بنام لطف موسوم ہے ہوتے ہیں چند روز
 میں یہ پھوٹ جاتے ہیں اور بہر تین ہفتے کے اندر خشک ہو کر جھڑ پڑتے ہیں
 مریض کے حالت بے چین نظر آتی ہے کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج :- یہ احتیاط رکھو کہ دانے چھل نہ جائیں ورنہ پھر زخم ہو جائیں گے
 اگر ہلکا سسل دیں تو بھی اچھا ہے۔ فقط

Hi.....

Hi..